میثم قادری

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝

تصریح الاوثق
فی ترجمہ
شرح البرزخ

مترجم

اعلحضرت عظیم البرکت، مفتی شریعت، حامی طریقت
بحرالعلوم، کاشف السرا لمکتوم ذی التصنیفات الرائقہ و التحقیقات الفائقہ
تاج المحققین، سراج المدققین، اکمل الفقہاء و المحدثین
حضرت مولانامولوی **سیّد شاہ محمد عبد الغفار** صاحب
القادری، الحنفی، بنگلوری مد ظلہٗ
مدرس اعظم، مدرسہ عربیہ جامع العلوم بنگلور (انڈیا)

تقدیم

جامع معقول ومنقول، شمس العلماء، بدرالفضلاء، حامئ سنّت
ماحئ بدعت، واقفِ رموز شریعت، عالم اسرار طریقت، شیخ المحدثین والمفسّرین
حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد عبد الشکور الباروی** مدظلہٗ
خطیب مرکزی دارالعلوم احسن المدارس، راولپنڈی، پاکستان

باہتمام **مرکزی دار العلوم احسن المدارس، باغ سرداراں، راولپنڈی**
جامعہ رضویہ مظہر اسلام و جامعہ خدیجہ للبنات، ڈھوک سیداں، راولپنڈی

کرنے کو لکھتے ہیں اور خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) سے بھی ثابت ہے پھر دعا کرنے میں کیا شبہ ہے۔ جواب ثانی یہ ہے کہ یہ جو مرقوم ہے کہ نماز جنازہ دعا ہے دعا کے بعد دعا کی کیا ضرورت یہ تحریر خلاف ادب فقہاء ہے۔ نماز جنازہ من وجہ نماز ہے من وجہ دعا موافق دلیل استحسانی کے جیسا کہ ھدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ میں ہے کیونکہ اس میں وضو اور تکبیر تحریمہ ہے مانند اور نمازوں کے اسی سبب سے اس کو نماز جنازہ کہتے ہیں نہ دعاء جنازہ۔ پس مطلق اس کو دعا کہنا جائز نہیں ہے۔ پھر اس پر تفریع دوسرے مسئلہ کی کرنا کیسے جائز ہوگا۔ ان دلائل کو یاد کرنا چاہیے تاکہ شک و وہم ڈالنے والوں کے دام فریب میں نہ آجائیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۵

بَابُ بُكَاءِ النَّاسِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عَلَى الْمُؤْمِنِ

لوگ اور ملائکہ اور آسمان و زمین کے مومن کے انتقال پر رونے کے بیان میں

میت پر نوحہ کرنا مار پیٹ کرنا روبکائے شیطان سے ہے

اَخْرَجَ الْحٰكِمُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) لَمَّا مَاتَ اِبْنُهٗ اِبْرٰهِيْمُ رَمِعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَيْتَنَا عَنِ الْبُكَاءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ رِنَّتِهِ الشَّطَانِ وَهٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِ الرُّحَمَاءِ ثُمَّ قَالَ اَلْقَلْبُ يَحْزَنُ وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ وَلَا نَقُوْلُ مَا يَسْخَطُ الرَّبُّ

نقل کی حاکم نے ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا جب رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہتے یعنی روتے تھے۔ پوچھا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ کیا آپ نے نہیں منع کیا رونے سے ہم کو اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم)۔ فرمایا منع کیا تھا میں نے تم کو بکاء شیطان سے یعنی رونا مار پیٹ کر اور بال نوچ کر اور یہ یعنی نفس رونا رحمت ہے کہ گردانا ہے اللہ عزّ وجل دلوں میں غمزدوں کے۔ پھر فرمایا میرا دل غم کرتا ہے اور آنکھیں روتی ہیں اور نہیں کہتے ہم کہ خدا ناراض ہو۔

میت پر بغیر نوحہ کے رونہ جائز ہے

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْبُکَاءَ عَلٰی مَیِّتٍ بِلَانَوْحٍ جَائِزٌ وَاَنَّہٗ عَلَا مَتُہ رِقَّتُہٗ الْقَلْبُ وَھِیَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَلَا یَجُوْزُ الْفَنَاءُ وَخُمُشُ الْخُدُوْدِ وَتَسْوِیْدُ الْوُجُوْہِ وَشَقُّ الْجُیُوْبِ وَحَسْرُ الرُّؤسِ وَنَشْرُ الشُّعُوْرِ وَضَرْبُ الْیَدَیْنِ عَلَی الْفَخِذَیْنِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ فَاِنَّھَا مِنْ رُسُوْمِ الْجَاھِلِیَّۃِ الْمَنْھِیَّتِہ فِی الْاِ سْلَامِ

مولف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث کہ رونا میت پر بغیر نوحہ یعنی مار پیٹ کے جائز ہے اور وہ نشانی ہے دل کے رِقّت اور غم پر جو ایمان کی علامت ہے اور نہیں جائز ہے گرانا اپنے جسم کو بین پر یعنی پٹکیاں کھانا اپنے گالوں پر مارنا منہ کو کالا کرنا یا پیرہن کر پھاڑنا اور سر کو پیٹنا اور بالوں کو نوچنا اور ہاتھ سے زانوں پر مارنا اور مانند اس کے یہ عادات ایام جاہلیت کے ہیں جو اسلام میں ممنوع ہیں۔

بندہ مومن کے انتقال سے آسمان کے دو دروازے روتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اَنَسٍ (رضی اللہ عنہ) اِنَّ النَّبِیُّ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) قَالَ مَامِنْ اِنْسَانٍ اِلَّا لَہٗ بَابَانِ فِی السَّمَاءِ بَابٌ یَصْعَدُ فِیْہِ عَمَلُہٗ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ اِنْسَانٍ اِلَّا لَہٗ بَابَانِ فِی السَّمَاءِ بَابٌ یَصْعَدُ فِیْہِ عَمَلُہٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ الْعَبْدُ الْمُوْمِنُ بَکَیَا عَلَیْہِ

نقل کی ابو نعیم اور ابو یعلی اور ابن ابی الدنیا نے انس (رضی اللہ عنہ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے نہیں ہے کوئی ایک انسان کہ اس کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ ہے کہ اس کے نیک اعمال اس مقام پر چڑھتے ہیں اور دوسرا دروازہ ہے کہ رزق اس کو اس مقام سے نازل ہوتا ہے۔ جب

بندہ مومن انتقال کرتا ہے روتے ہیں اس پر وہ دونوں دروازے آسمان کے۔

آسمان کا رونا سرخ ہونا آسمان کے کناروں کا ہے

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) اِنَّ بُکَاءَ السَّمَاءِ حُمْرَۃُ اَطْرَافِھَا مولف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ رونا آسمان کا سُرخ ہونا آسمان کے کناروں کا ہے۔

آسمان پر شفق کے ساتھ جو سرخی نظر آتی ہے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے پہلے نہیں تھی

وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ الْحُمْرَۃَ الَّتِیْ مَعَ الشَّفَقِ لَمْ تَکُنْ حَتّٰی قُتِلَ حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ (رضی اللہ عنہ) کہا ابن سیرین (رضی اللہ عنہ) نے خبر دیئے گئے ہم وہ سرخی جو آسمان پر شفق کے ساتھ نظر آتی ہے، امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے شہید ہونے سے پہلے نہیں تھی۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ قول درمیان لوگوں کے مشہور ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ سرخی آسمان کی جو شفق کے ساتھ ہے آگے شہید ہونے حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے بھی تھی مگر تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید بعد شہید ہونے امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے وہ سرخی زائد ہو گئی ہو ان کے مصیبت کے غم میں۔

آسمان پر سرخی نمودار ہونے سے مراد یہ ہے

آسمان مومن کے انتقال پر روتا ہے

وَرُوِیَ اَنَّھُمْ مُطِرُوْا مَا اَیَامَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ (رضی اللہ عنہ) فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْبُکَاءَ مِنَ

الْجَمَادِ بِهَا يَسْلِحُ بِحَالِهٖ جَائِزٌ رُوِیَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیُ وَعَطَا وَالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ كَانَ يُقَالُ هٰذِهِ الْحَمَرَةُ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی السَّمَاءِ بُكَاءُ السَّمَاءِ عَلَى الْمُوْمِنِ

اور مروی ہے کہ لہو برسا ایام شہادت امام حسین (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) میں۔ پس دلالت کرتی ہے حدیث رونا جمادات کا اپنے طور پر جائز ہے۔ مروی ہے سفیان ثوری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور عطا (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور حسن بصری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے یہ سرخی جو آسمان پر نمودار ہوتی ہے وہ ہے کہ آسمان روتا ہے مومن کے انتقال پر۔

مومن کے انتقال سے زمین چالیس روز تک روتی ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَامِنْ مُوْمِنٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَتَبْكِیْ عَلَيْهِ لَارْضُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا قَالَ رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی الله عنه اَنَّ الْمُوْمِنَ اَمَاتَ بَكِیْ عَلَيْهِ مُصَلَّاهُ مِنَ الْاَرْضِ وَمُصْعِدُ عَمَلِهٖ مِنَ السَّمَاءِ

نقل کیا ابونعیم سے کہ فرمایا جب مومن انتقال کرتا ہے زمین اس پر روتی ہے چالیس روز تک کہتا ہے مروی ہے علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا جب مومن انتقال کرتا ہے، روتا ہے اس پر مقام سجدہ اور دروازہ آسمان کا کہ جس جگہ سے اس کے اعمال صالحہ چڑھتے تھے،

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْبُكَاءَ عَلَى الْمُوْمِنِ بِمَا يَصْلَحُ بِحَالِهٖ جَائِزٌ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رونا زمین و آسمان کا مومن کے انتقال پر اس طور سے جائز ہے۔

مومن کے انتقال سے اس کا مقام سجدہ اور جائے نشست و برخاست چالیس روز تک روتے ہیں

فَقَدْ رُوِیَ اَنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا مَاتَ يَبْكِیْ عَلَيْهِ مُصَلَّاهُ وَمَسْكَنُهٗ مِنْ بُكَاءِ الْاَرْضِ

اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا تحقیق مروی ہے مومن جب انتقال پاتا ہے روتا ہے اس پر مقام سجدہ اور جائے نشست و برخاست چالیس روز تک۔

مومن مسافرت میں انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیتا اس کو

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْيَا عَنِ الْحَسَنِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا يَوَفّٰی الْمُوْمِنَ بِبِلَادِ غُرْبَتِهٖ لَمْ تُعَذِّبْهُ وَرَحْمَهٗ لِغُرْبَتِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَتِهِ الْبَوَاكِيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ نَيَاحُ مَنْهِیُّ عَنْهِیُ عَنْهَا.

نقل کی ابن ابی الدنیا نے حسن (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا جب اللہ تعالیٰ بلادِ غربت میں مومن کو یعنی مسافرت میں موت دیتا ہے نہیں عذاب دیتا ہے اس کو اور اس کی غربت پر ترحم کرتا ہے اور ملائکہ کو حکم کرتا ہے کہ اس پر رونے کے لیے نہیں ہے ملائکہ میں ایسا رونا جو ممنوع ہو

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْبُكَاءَ مِنَ الْمَلَائِكَتِهِ عَلَى الْمُوْمِنِ جَائِزٌ

دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رونا ملائکہ کا مومن کے غم میں جائز ہے۔

مومن کے انتقال سے عرش ہلتا ہے

وَاَمَّا رُوِیَ اَنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا مَاتَ اِهْتَزَّلَهٗ الْعَرْشُ قِيْلَ الْمُرَادُ اِهْتِزَازُ اللَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ مِنَ الْمَلَائِكَتِهِ لِبُكَائِهِمْ عَلَى الْمُوْمِنِ وَهٰذَا الْكَرَامَتُهُ الْمُوْمِنِ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا مَاتَ الْكَافِرُ لَاتَبْكِیْ عَلَيْهِ مَوْضِعُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَابَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ يَعْنِیْ عَلٰى فِرْعُوْنَ وَ قَوْمِهٖ

وہ جو مروی ہے کہ مومن کے انتقال سے عرش ہلتا ہے، کہا بعض حضرات نے مراد اس سے حرکت کرنا ملائکہ کا ہے جو حامل عرش ہیں، اور یہ بزرگی مومن کی ہے اللہ کے نزدیک اور جس وقت مرتا ہے کافر نہیں، روتا اس پر کوئی ایک جگہ یعنی زمین و آسمان، کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں روتا ہے ان پر آسمان اور زمین۔ مراد اس سے فرعون اور اس کی قوم ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

بظاہر فرعون اور اس کی قوم مراد ہے اور درحقیقت کل کفار اس سے مراد ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۶

بَابُ غُسلِ الْمَیِّتِ

میت کے غسل کے بیان میں

مومن جنگل میں تنہا انتقال پائے تو ملائکہ اس کو غسل دیتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْیَعْلٰی اِذَا مَاتَ الْمُوْمِنُ فِیْ بَرِیَّۃٍ وَلَمْ یَکُنْ مَنْ یُّوَلِّیْہِ' یَغْسِلُہُ الْمَلَائِکَتُہُ وَیَدْ فِنُوْنَہ' وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ

نقل کی ابویعلی نے جب انتقال پاتا ہے مومن کوئی ایک جنگل میں ایسا کہ نہ ہو اس کا والی یعنی تنہا ہو غسل دیتے ہیں، اس کو ملائکہ اور نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور دفن کرتے ہیں۔

نماز جنازہ جائز نہیں جب تک میت کو غسل نہ دے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) وَذٰلِکَ لِکَرَامَتِہِ الْمُوْمِنِ فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ غُسْلَ الْمَیِّتِ مِنْ سُنَنِ الْاِ سْلَامِ وَلَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَیِّتٍ لَمْ یُغْسَلُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ یہ بہ سبب بزرگی مومن کے ہے۔ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ غسل میت عادات اسلام سے ہے۔ نہیں جائز ہے نماز میت پر جب تک غسل نہ دیں۔

غسل دینا جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کا ملائکہ کے ساتھ حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کو

اَخْرَجَ اِبْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا قُبِضَ نَزَلَ جِبْرَائِیْلُ

بِالْمَلائِکَتِه وَغَسَلُوه وَقَالُوْا لِوَلَدِهٖ هٰذِهٖ سُنَّةُ مَوْتَا کُم

نقل کی ابن جریج نے عطا سے کہ جب آدم (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کا انتقال ہوا نازل ہوئے، جبرائیل (عَلَیْهِ السَّلَامُ) ساتھ ملائکہ کے اور ان کو غسل دیا اور کیا ان کے فرزند یعنی شیث علیہ السلام کو یہی طریقہ ہے تمہارے اموات کا یعنی مُردوں کو غسل دینے۔

قَالَ رحمته الله علیه دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ غُسْلَ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْمَلائِکَتِه جَائِزٌ وَاَنَّه، شَرِیْعَةُ مَاضِیَةٌ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ غسل دینا ملائکہ کا مرد مومن کو جائز ہے ایسا ہی تھا آگے کی شریعتوں میں۔

مومن کی میت کو جب نہ کوئی غسل دینے والا ہو تو ملائکہ غسل دیتے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ اِنَّ الْمَلائِکَته یَغْسِلُوْنَ مَنْ لَمْ یَحْضَرْ غَاسِلُه، یَعْنِی الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ فِیْ غُرْبَتِهٖ وَلَمْ یَکُنْ ثَمه مَنْ یَغْسِلُه، یَغْسِلُه، الْمَلائِکَتُهٗ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا ملائکہ غسل دیتے ہیں اس مومن کی میت کو جب نہ کوئی غسل دینے والا ہو یعنی جب سفر میں انتقال کیا اور نہ ہو کوئی غاسل تو ملائکہ غسل دیتے ہیں اور نماز جنازہ پڑھتے ہیں

میت کو بغیر غسل نماز جنازہ جائز نہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ غُسْلَ الْمَیِّتِ یَجْهَدُ فِیْهِ وَ یَحْتَاطُ لِئَلَّا یُبْقٰی لَمْعَتَهُ لِاَنَّه، اَمْرٌ یَّقُوْمُ بِهِ الْمَلائِکَةُ وَ ذٰلِکَ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ لَا یَجُوْزُ بِدُوْنِ الْغُسْلِ عَلَیْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ میت کے غسل دینے میں خوب کوشش کرے اور اچھا غسل دے، اس طور سے کہ نہ چھوٹے غسل سے کوئی عضو میت کا اسی واسطے وہ وقت نہ ہونے غاسل کے ملائکہ غسل دیتے ہیں اور نماز بدوں غسل کے نہیں جائز ہوتی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۷

مسلمان میت کو گھر میں روکنا نہ چاہیے

سامان کفن ودفن میں کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ مسلمان کے مردہ کو اس کے گھر والوں میں روکنا نہ چاہیے۔ وَوُضِعَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَجُمِرَ وِتْرًا اور رکھا جائے تخت پر جس کو طاق مرتبہ بسایا ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

در مختار میں ہے کہ بسایا جائے سات واقعہ تک کذافی الفتح یعنی اس سے زیادہ نہ بسائیں مثل اس کے کفن کے کہ وہ بھی طاق دفعہ بسایا جائے۔ بسانے سے مراد یہ کہ کسی برتن میں آگ رکھ کر اُس پر خوشبو جلادیں اور اس کو مردہ یا کفن کے گرد پھرادیں تو یہ بسانا تین وقت چاہیے۔ ایک جس وقت اس کی جان نکلی۔ دوم غسل کے وقت۔ سوم کفن پہنانے کے وقت۔ وَجُرِّدَ ثِیَابُہٗ وَسُتِرَ عَوْرَتُہٗ الْغَلِیْظَتُہ وَقِیْلَ مِنَ السُّرَّۃِ اِلَی الرُّکْبَتِہٖ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ لِئَلَّا یَشُقُّ الْغُسْلُ اور ننگا کیا جائے کپڑوں سے پوشیدہ کی جائے مردہ کی صرف شرمگاہِ غلیظ اور قول مشہور یہ ہے ناف سے ٹخنوں تک پوشیدہ کی جائے اور پہلا صحیح ہے کہ نہ تکلیف ہو غسل میں۔

میت کی ران دیکھنا حرام ہے

طحطاوی حاشیۃ درمختار میں ہے کہ قول صحیح یہ ہے کہ نہلانے میں ناف سے لیکر گھٹنوں تک تہبند

ڈالیں اس لئے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ زندہ اور مردے کی ران پر نظر مت ڈالو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردہ کی ران کو دیکھنا حرام ہے۔

وَوُضِّیَ بِلَامَضْمَضَۃٍ وَاسْتِنْشَاقٍ وَلَامَسْحِ الرَّاْسِ اور وضو کرایا جائے بدون کلی اور ناک میں پانی دینے اور مسح سر کرنے کے۔

﴿ فائدہ ﴾

میت کو غسل دینے کا طریقہ

در مختار میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ کلی اور ناک میں پانی دینا کپڑے سے کرائی جائے یعنی نہلانے والا اپنی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ناک کے نتھنوں میں پھیرے اور اسی پر عمل ہے ہمارے زمانہ میں اور اگر میت جنب یا حائض یا نفاس والی ہو تو کلی اور ناک میں پانی دیں اور شروع کیا جائے اس کے چہرہ سے یعنی کپڑے سے منہ اور نتھنوں کو پونچھ کر منہ دھویا جائے اور مسح کیا جائے۔ اس کے سر پر وضو میں۔ مؤلف نے جو کہا کہ مسح سر نہ کیا جائے صحیح نہیں، اسی سبب صاحب درمختار نے کہا کہ یَبْدَءُ بِوَجْہِہٖ وَیَمْسَحُ رَاْسَہٗ یعنی وضو میں شروع کیا جائے اس کے چہرہ سے اور مسح کیا جائے اس کے سر پر۔ شامی نے کہا اسی طرح بچہ کو بھی وضو کرایا جائے کیونکہ یہ وضو غسل میت کی سنت ہے۔ وَلَا وَضْعَ قُطْنٍ فِیْ مَنْخَرِہٖ وَفِیْہِ اور وضو کیا جائے بغیر روئی رکھنے مردہ کے منہ اور ناک میں

﴿ فائدہ ﴾

اگر مردہ کے ناک یا منہ یا اور سوراخوں میں لہو جاری ہو اس وقت روئی رکھنا چاہیے نہ بے ضرورت۔

وَیَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَنَفْخِہٖ وَھَمْزِہٖ وَنَفْثِہٖ رَبِّ اغْفِرْبُکَ مِنْ ھَمَزَاتِ

الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَحْضُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاہُ عَلَی الْاِسْلَامِ وَاَمَاتَہٗ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پناہ مانگتا ہوں میں شیطان اور اس کے وساوس سے شرِ مذمومہ سے اے اللہ بچا مجھ کو شیطان کے وسوسوں سے اور پناہ مانگتا ہوں یہ کہ نہ حاضر ہوں شیاطین میرے پاس۔الٰہی مجھ کو ثابت رکھ اسلام پر اور وفات دے اسلام پر۔

اور وضو کرانے والا دعا مذکور پڑھے۔ وَحُبِّبَ یُوْمِیْ اِیْمَاءً مُسْتَلْقِیًا طُلُوْلاً عَلٰی قَفَاہُ وَرِجْلَاہُ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ کَمَا یُوْضَعُ فِی الصَّلٰوۃِ بِالْاِیْمَاءِ وَعَلَیْہِ الْمَشَائِخُ وَاخْتَارَ الْبَعْضُ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنْ یُّوْضَعَ مُسْتَلْقِیًا عَلٰی قَفَاہُ عَرْضًا رَاْسَہٗ نَحْوَ الْقَلْبِ کَمَا یُوْضَعُ فِی الْقَبْرِ وَعَلَیْہِ الْمُتَاخِرُوْنَ بہتر ہے چت لٹانا مردہ کا وقت نہلانے کے اور پاؤں اس کے جانب قبلہ ہونا جیسا کہ اشارہ کرنے والا نماز پڑھتا ہے۔یعنی جب مریض کو قوت ملنے کی نہیں اور نماز پڑھنا چاہے تو اس کے پاؤں قبلہ جانب کیے جائیں اور کہا ایک گروہ مشائخ نے لٹایا جائے مردہ اپنی بائیں کروٹ پر اسی پر متاخرین ہیں۔

میت کو غسل دینے کے پانی میں کون سی چیزیں ڈالنا چاہیے

وَصُبَّ عَلَیْہِ مَاءٌ مُغْلٰی بِسِدْرٍ اَوْ حُرُضٍ وَاِلَّا فَالْقُرَاحُ وَغُسِلَ رَاْسُہٗ وَلِحْیَتُہٗ بِالْخِطْمِیِّ اور اس پر وہ پانی ڈالا جائے جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں یا اشنان پڑا ہوا اگر یہ چیزیں ملیں ورنہ پانی خالص جوش دیا ہوا ڈالا جائے۔

﴿ فائدہ ﴾

حرض بضم حا مہملہ اور سکون را مہملہ شنان ہے جو چھوٹی ہوئی جڑیں ہوتی ہیں اس سے کپڑے دھوتے ہیں جیسے صابن سے صاف کرتے ہیں اور دھویا جائے سر اس کا اور داڑھی اس کی گل خیرو سے اگر میسر ہو ورنہ صابن سے۔خطمی ایک گھاس ہے ملک عراق میں اور ہندوستان میں گل خیرو کہلاتی ہے ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی

یُسَارِہٖ فَیُغْسَلُ حَتّٰی یَصِلَ اِیْمَاءً اِلٰی مَایَلِیَ التَّخْتَ مِنْہُ کَذٰلِکَ ثُمَّ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ اُجْلِسَ مُسْنِدًا اِلَی الْغَاسِلِ وَمَسَحَ بَطْنَہٗ رَقِیْقًا وَمَا خَرَجَ مِنْہُ غُسِلَ وَلَمْ قَدْ غُسْلَہٗ اور لٹایا جائے مردہ اپنی بائیں کروٹ پر تاکہ پانی اس کے داہنے جانب پر پڑے پھر نہلایا جائے یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصہ پر پہنچ جائے۔پھر مردہ کو بٹھادے یعنی نہلانے والا اپنا سہارا دیکر اور ملے اس کے پیٹ کو نرمی سے اور جو کچھ مردہ سے خارج ہو،نہلانے والا پھر اس کو دھوڈالے اور نہ دہرائے غسل کو۔

﴿ فائدہ ﴾

در مختار میں ہے پھر بٹھانے کے بعد اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر غسل دے اور یہ تیسری بار کا غسل ہے تاکہ عدد مسنون حاصل ہو جائے یعنی تین بار نہلانا سنت ہے وہ اس مرتبہ ہو جائے گا اور ہر لٹانے کے وقت مردہ پر تین بار پانی ڈالا جائے اسی وجہ سے کہ گزرے یعنی مسنون تین بار دھونا ہے۔

مردے کی شرم گاہ کو بغیر تہبند اور کیسہ کے ہاتھ لگانا حرام ہے
مگر بچوں کے لیے ضروری نہیں

اور دھوئے برہنگی کو تہبند کے نیچے بعد لپیٹنے ایک کپڑے مثل تہبند کے نیچے بعد لپیٹنے ایک کپڑے مثل تہبند کے اپنی ہاتھوں پر بسبب حرام ہونے ہاتھ لگانے کے مثل دیکھنے کے۔شامی نے کہا کہ کیسہ کا مثل تہبند کے ہونا شرط نہیں بلکہ ایسا ہونا چاہیے جو چھونے کا مانع ہو کیونکہ بدون آڑ کے ہاتھ لگانا شرمگاہ کو حرام ہے جیسے دیکھنا حرام ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے تہبند اور کیسہ ضروری نہیں۔

مردے کو غسل کے بعد خشک کرنے کے وقت پڑھنے کی دعا

وَنُشِفَ بِثَوْبٍ وَیَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ طَہِّرْہُ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَقْذَارِ وَطَہِّرْہُ مِنَ الذُّنُوْبِ

الصِّغَارِ وَالْکِبَارِ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْغَفَّارُ وَجَعَلَ الْحُنُوْطَ عَلٰی الْحِیَتِ وَرَاسِهٖ وَالْکَافُوْرَ عَلٰی مَسَاجِدِهٖ وَلَا یُسَرِّحُ شِعْرَهٗ وَلِحِیَّهٗ وَلَا یَقُصُّ طَفْرَهٗ وَشِعْرَهٗ

اور نہلانے کے بعد خشک کیا جائے کسی پاک کپڑے سے اور خشک کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ الٰہی پاک کر تو اس کو میل اور نجاست سے اور پاک کر تو اس کو گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے تحقیق کہ تو احسان کرنے والا بخشنے والا ہے اور حنوط ملا جائے اس کے سر اور داڑھی پر اور کافور ملا جائے اس کے سجدہ کے جگہوں پر یعنی جو مقام سجدہ میں زمین پر ٹیکتے ہیں اور وہ ماتھا اور ناک اور ہتھیلیاں اور پاؤں ہیں ان پر کافور ملا جائے، حنوط بفتح حاء مہملہ وضم نون عطر مرکب ہی خوشبودار چیزوں سے۔

مردہ کے بالوں میں کنگھی کرنا مکروہ تحریمی ہے

اور مردہ بالوں میں کنگھی نہ کی جائے یعنی کنگھی کرنا مکروہ تحریمی ہے اور نہ کترے جائیں ناخن اس کے اور نہ سر کے بال کترے جائیں۔

﴿ فائدہ ﴾

مردہ عورت کو اس کے شوہر کا ہاتھ لگانا جائز نہیں

درمختار میں ہے اور منع کیا جائے شوہر مردہ عورت کا عورت کے نہلانے اور ہاتھ لگانے سے نہ اس کے طرف نگاہ کرنے سے یعنی شوہر کا اپنی عورت کو ہاتھ لگانا جائز نہیں دیکھنا جائز ہے۔

مردہ کو بعد کفن پہنانے کے سرمہ لگانا مباح ہے

درمختار بخلاف اس کے عورت نہ منع کی جائے اپنے خاوند کو نہلانے اور دیکھنے سے اور مردہ کو بعد کفن پہنانے کے سرمہ لگانا مباح ہے اب اس کا رواج عموماً ہے۔

مردے کی پیشانی پر کلمہ اور تسمیہ لکھنے سے بہت ثواب ہے

اور عبیر سے مردہ کی پیشانی پر کلمہ اور تسمیہ لکھے اس میں بہت ثواب ہے جیسا کہ درمختار میں ہی

حکایت

کسی شخص نے وصیت کی کہ میری پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دینا سو لکھ دیئے گئے، بعد اس کے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا اس نے کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا تو میرے پاس عذاب کے فرشتے آئے سو جب انہوں نے میری پیشانی پر بسم اللہ لکھی دیکھی تو کہا کہ تو اللہ کے عذاب سے مامون ہوا۔ فتاوی خانیہ میں ہے کہ مردہ عورت کے نہلانے کے لیے ضرورت کے وقت جب عورت نہیں ملتی اس کا محرم ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے تیمّم کرادے اور اگر اجنبی ہو تو اپنے ہاتھ پر تھیلی چڑھا کر تیمم کرادے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۸

بَابُ مَایَفعَلُ قَبلَ الدَّفنِ

دفن سے پہلے کیے جانے والے کاموں کے بیان میں

میت کا نام لے کر فاتحہ دینا چاہیے

اَخرَجَ اُبَیُّ بنِ کَعبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اَلْمَوتُ فَزَعٌ فَتَصَدَّقُوا لَہٗ قَبلَ الدَّفنِ وَاقرَاُوا مَا تَیَسَّرَ مِنَ القُراٰنِ وَاجعَلُوا لَہٗ

نقل کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا موت مقام خوف ہے پس ثواب بخشی کرو اس کے لیے آگے دفن کے اور قرآن پڑھو اس کے لیے جتنا ہو سکے اور گردونواح اس کے لیے ثواب کو یعنی اس پر فاتحہ دے کے اس کا ثواب نام پر بخشو۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث معلق ہے پیشتر معلوم ہو گیا ہے کہ اگر محدث ثقہ ہو اس کی تعلیق معتبر ہے اور وہ واجب العمل ہے مانند حدیث متصل کے جیسا کہ شرح نخبۃ الفکر اور مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔

میت کو دفن کرنے سے پہلے ختم قرآن کرنا جائز ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الحَدِیثُ اَنَّ التَّصَدُّقَ لِرُوحِ المَیِّتِ قَبلَ الدَّفنِ سُنَّۃٌ وَلَو خَتمَ لَہٗ

اَلقُراٰنُ لَکَانَ جَائِزٌ اُرجِی فِیہِ نَجَاۃُ المَیِّتِ وَکَانَ السَّلفُ عَلٰی ذٰلِکَ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق ثواب بخشی روح میت کو آگے دفن کے سنت ہے اور اس کے لیے ختم قرآن کیا جائے البتہ جائز و بہتر ہے اُمید ہے کہ میت کی مغفرت ہو اور ایسا ہی عادت سلف صالحین کی تھی۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی صحابہ اور تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میت کو قبل دفن ثواب بخشی کرتے تھے اور قرآن شریف پڑھ کے بخشتے تھے۔ اِلَّا اَنَّہٗ لَا یَتبَعُ الجَنَازَۃَ بِالطَّعَامِ کَمَا یَفعَلُہُ الیَہُودُ مگر نہ لے جائیں کھانا ہمراہ جنازہ کے جیسا کہ یہود کرتے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

جنازے کے ساتھ قبرستان کھانا لے جانا جائز ہے

یہود کی عادت تھی کہ کھانا ہمراہ جنازے کے لے جا کے مقام مدفن میں ڈال دیا کرتے تھے چنانچہ اب ہنود کی بھی ایسی عادت ہے اس لئے مؤلف نے منع کیا اگر ایصال ثواب کی غرض سے لے جائیں اور وہ توشہ حاملین جنازہ اور حاضرین قبر یعنی جنازہ کے اٹھانے والے اور قبر کے کھودنے والوں کو دیں جیسا کہ اب اس کا رواج ہے۔ منع نہیں جیسا کہ فتاوی ملتقط میں ہے۔ اَھلُ المُصِیبَۃِ لَو حَمَلُوا الطَّعَامَ خَلفَ الجَنَازَۃِ عِندَ قَبرِہٖ وَھُوَ حَقُّ الحَامِلِینَ وَالحَافِرِینَ اہل میت یعنی میت والے اگر لے جائیں توشہ پیچھے جنازہ کے مقام مدفن تک تو وہ توشہ حق ہے حاملین جنازہ اور حاضرین قبر کا۔

ایصال ثواب قبل میت کو اٹھانے جنازے کے بخش کا ذریعہ ہے
اور نجات ہے قبر کی دہشت سے

اَخْرَجَ الْاَ عَزُ الْمُزَنِّی رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ لَصَدَّقُوْا لِمَوْتَاکُمْ قَبْلَ الدَّفْنِ لَعَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی یُنْجِیْہِ بِذٰلِکَ نقل کی اعز مزنی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ثواب بخشی کرو واسطے موتیٰ تمہارے کے آگے دفن کے تو اللہ تعالیٰ بخشے گا اس میت کو۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث معلق ہے اور حدیث کے قاعدہ کے مطابق واجب العمل ہے۔

قال (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ التَّصَدُّقَ لِرُوْحِ الْمَیِّتِ قَبْلَ رَفْعِ الْجَنَازَۃِ سَبَبُ نَجَاتِہٖ مِنْ اَھْوَالِ ذٰلِکَ الْوَقْتِ .

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ یہ دیا حدیث نے اس پر کہ ثواب بخشی روح میت کو قبل اٹھانے جنازے کے سبب نجات کا ہی دہشت قبر وغیرہ سے نجات ہوگی۔

فدیہ اپنے مردوں کا اگرچہ ایک شاخ خرما کی

رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تُفْدُوْا مَوْتَاکُمْ مِنْ مَلَائِکَۃِ الْقَبْرِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ وَتَصَدَّقُوْا لِرُوْحِ الْمَیِّتِ قَبْلَ الدَّفْنِ لِیَکُوْنَ ذٰلِکَ فِدْیَۃً لَہٗ مِنْ اَیْدِیْ مَلَائِکَۃِ الْعَذَابِ مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ فدیہ دو اپنے موتیٰ کو ملائکہ سے قبر کے اگرچہ کہ شاخ خرما ہو اور ثواب بخشی کرو روح میت کو آگے دفن کے کہ ہو فدیہ یہ ہاتھوں سے ملائکہ عذاب سے۔ یعنی خیرات کرنا اور فاتحہ دینا قبل دفن کے تخفیف عذاب کا سبب ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث بھی معلق ہے اور بقاعدہ محدثین واجب العمل ہے۔

قریب وفات کے لیے ثواب بخش اور فاتحہ دو اور پڑھو
قرآن شریف جتنا ہو سکے

اَخْرَجَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ الْمَیِّتُ عَلٰی شَرَفِ الْھَلَاکِ فَتَصَدَّقُوْا لَہٗ اِنْ تَیَسَّرَ وَاقْرَؤُا لَہٗ مَا تَیَسَّرَ قَبْلَ اِدْخَالِہٖ فِی الْقَبْرِ.

نقل کی انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو شخص کے قریب وفات ہو خیرات کرو اس کے لیے اور ثواب بخشی کرو اور فاتحہ دو جتنا ہو سکے اور پڑھو قرآن شریف کو آگے دفن کے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث بھی معلق ہے اور بقاعدہ محدثین واجب العمل ہے۔

ایصال ثواب سے میت کو مدد پہنچاؤ

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْقَبْرَ مَنْزِلُ وَحْشَۃٍ یَتَحَیَّنُ فِیْہِ الْفِطَنُ وَالْمَلَائِکَۃُ یَسْاَلُوْنَہٗ فَاِنْ اَصَابَ فِی الْجَوَابِ یَنْجٰی وَاِلَّا فَقَدْ ھَلَکَ فَاَغِیْنُوْا لَہٗ بِالصَّدَقَۃِ وَقِرَاءَۃِ شَیْئٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْاَدْعِیَّۃِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ وہی حدیث اس پر کہ قبر مقام دہشت ہے جو حیران ہے اس میں عقل دانا کی ملائکہ سوال کرتے ہیں میت سے قبر میں پس اگر برابر جواب دیا تو نجات پایا ورنہ بتلائے

عذاب ہوگا۔(تفصیل اس کی بعد آتی ہے)پس مدد پہنچاؤ میت کو ساتھ ثواب بخشی اور فاتحہ رسانی کے اور قرآن شریف کے پڑھے سے اور دعاؤں کے کرنے سے یعنی میت کے حق میں جتنا ہوسکے قرآن شریف پڑھوا کے بخشاؤ اور مقدور بھر ثواب رسانی اور فاتحہ کرو۔

فضیلت سات بار سورہ اخلاص میت کو بخشنے کی

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ مِنْ قَرَءَ الْاِ خْلاَصَ سَبْعًا لِمَیّتِ غُفِرَلَہٗ وَاِنْ کَانَ الْمَیّتُ مَغْفُوْرًا غُفِرَ لِلْقَارِیّ

مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جس نے میت پر سات بار قل ہو اللہ پڑھ کے اس کا ثواب میت کو بخشا تو بخش جاتی ہے وہ میت یعنی میت کے لیے حسنات کثیرہ ہیں اور اگر میت مغفور ہو تو پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث معلق ہے اور بقاعدۂ محدثین واجب العمل ہے۔

فضیلت ایک ہزار بار کلمہ شریف میت کو بخشنے کی

وَجَاءَ فِی الْاَخْبَارِ اِنْ خَتَمَ لِلْمَیّتِ اَلْکَلِمَتہ الطَّیّبَۃَ اَلْفَ مَرَّۃٍ غُفِرَلَہٗ' وَکَانَ السَّلَفُ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ

حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر میت کے لیے ایک ہزار کلمہ ختم کر کے اس کا ثواب میت کو بخشیں تو اس میت کے لیے بخشیں ہے اور سلف صالحین کا اسی پر عمل تھا

﴿ فائدہ ﴾

یعنی سلف صالحین دفن کے آگے ہزار کلموں کا ختم پڑھوا کے میت کے نام پر بخشتے تھے اور ہمارے زمانے میں رواج ہے کہ قبل دفن کے سوا لاکھ درود شریف پڑھوا کے میت کو بخشتے ہیں اور جنازہ کے ہمراہ آہستہ کلمہ شریف پڑھنا بھی بہت اجر کا سبب ہے میت کو مغفرت کا باعث ہے اور پڑھنے والے کو نیکیاں ملتی ہیں اور یہ فعل خیر القرون سے ثابت ہے۔

جنازے کے ہمراہ کلمہ شریف پڑھنے سے اس کا ثواب قاری اور میت کو ہر دو کو پہنچتا ہے

جیسا کہ خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جنازے کے ہمراہ آہستہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتے کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم کرتے ہیں چنانچہ **الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر** کے **الجزء الاول حرف الھمزہ فصل الکاف** میں یہ حدیث شریف ہے اَکْثِرُوْافِی الْجَنَازَۃِ قَوْلَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ فَرعَنْ اَنَسٍ مسند دیلمی میں انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کثرت سے پڑھو تم ہمراہ جنازہ کے **لا الہ الا اللہ** کو کہا امام مناوی نے **کتاب التیسیر بشرح الجامع الصغیر** میں **حدیث البشیر التنذیر** میں حدیث مذکور کی شرح میں اَکْثَرُ وَفِی الْجَنَازَۃِ قَوْلَ لَآ اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ فَرعَنْ اَنسٍ اَیْ اَکْثَرُوْاَحَالَ لِلْمَیّتِ مِنْ قَوْلِھَا سِرًّا فَاِنْ بَرکَتَھَا تَقُوْدُ عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمْ اَمَّا الْجِھْرُ بِھَا التَنِذِ فَغَیْرُ مَطْلُوْبٍ یعنی کلمہ طیبہ ہمراہ جنازہ کے آہستہ پڑھنے کے لیے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کیونکہ اس کا ثواب قاری و میت ہر دو کو پہنچتا ہے اور پکار کے کلمہ طیبہ نماز جنازہ کے پڑھنا

مطلوب نہیں، یعنی آہستہ پڑھنے سے جب ہر دو قاری میت کو ثواب پہنچتا تو حاجت پکار کر پڑھنے کی نہیں۔ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے حدیث مذکور میں کلمہ طیبہ ہے جیسا کہ شارح حدیث خود امام مناوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے اسی کتاب کے الجزو الاول حرف الثار المحلی بال میں دوسری حدیث کی تشریح میں فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی مراد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے کلمہ طیبہ ہے اور وسیلہ النجات میں ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا جنازے کے پیچھے کلمہ طیبہ پڑھنا اور لوگوں کو پڑھنے کے لیے حکم فرمانا

رَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَمْ یَکُنْ یَسْمَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) وَھُوَیَمْشِیْ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ اِلَّا قَوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عبداللہ ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ میں نے ہمیشہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پیچھے جنازے کے ساتھ جو زبان مبارک سے کلمہ طیبہ پڑھتے تھے۔ احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیچھے جنازے کے کلمہ طیبہ پڑھتے تھے اور لوگوں کو بھی کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے حکم کیا تو لوگوں کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے آہستہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے قبرستان تک جائیں۔

جنازے کے پیچھے دنیاوی باتیں نہ کرے

اس وقت دنیاوی باتیں نہ کریں، جیسا کہ بیہقی کی حدیث میں آیا ہے اور کلمہ طیبہ ہمراہ جنازے کے جہر یعنی پکار کر پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے مگر متاخرین کے نزدیک جائز بلا کراہت ہے، اس پر فتویٰ

ہے کہ حدیقۃ الندیہ وغیرہ میں ہے اور مؤلف کتاب ہذا جو ماسبق میں احادیث شریف لایا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ میت کو قبل دفن کے ثواب بخشی کرو اسی سبب سے میت کے لیے اسقاط دیتے ہیں اور یہ اسقاط دینا قبل دفن کے ہے خواہ نماز جنازہ کے آگے ہو یا بعد، یہ اسقاط دینا کتب معتبرہ فقیہہ سے ثابت ہے۔

اسقاط دینے کا پہلا طریقہ

اور اس کے طریقہ دو ہیں۔ پہلا طریقہ اسقاط کا بلادِ خراسان و کابل و قندھار میں رائج ہے۔ دوسرا طریقہ اسقاط کا ملک ہند میں رائج ہے۔ پہلے طریقہ کو در مختار جلد اول باب قضاء الفوائت میں یوں لکھا ہے وَلَوْمَاتَ وَعَلَیْہِ صَلٰوٰتٌ فَائِتَۃٌ وَاَوْصٰی بِالْکَفَّارَۃِ یُعْطٰی لِکُلِّ صَلٰوۃٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ کَالْفِطْرَۃِ فَکَذَا حُکْمُ الْوِتْرِ وَالصَّوْمِ وَاَنَّمَا یُعْطِیْ مِنْ ثُلُثِ مَالِہٖ وَلَوْلَمْ یُتْرَکْ مَالًایَسْتَقْرِضُ وَارِثُہٗ نِصْفُ صَاعٍ مَثَلًا وَیَدْفَعُہٗ لِفَقِیْرٍ ثُمَّ یَدْفَعُہٗ الْفَقِیْرُ لِلْوَارِثِ ثُمَّ وَثُمَّ یَتِمَّ اور اگر اس کے ذمہ نمازیں فوت شدہ ہیں اور وصیت کی کفارہ دینے کی دیا جائے ہر نماز کے لیے آدھا صاع گیہوں مانند صدقہ فطرہ کے اور ایسا ہی حکم ہے وتر اور روزہ کا یعنی ان میں سے ہر ایک عوض صدقہ فطر کے مانند دینا چاہیے اور یہ کفارہ میت کے مال کی تہائی سے دیا جائے اور اگر میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو یا اتنا نہ ہو کہ سب نمازوں کے کفارہ کو کافی ہو تو میت کے وارث یہ تدبیر کریں کہ نصف صاع گیہوں مثلاً قرض لیں اور اس کو فقیر کے حوالہ کریں پھر فقیر وہ گیہوں وارث کو واپس کر دے اور وارث ہبہ فقیر کو دے دیں۔ اسی طرح اتنی بار یہ عمل ہو کہ کفارہ تمام ہو جائے۔ یہ پہلا طریقہ اسقاط ہے

اسقاط دینے کا دوسرا طریقہ

دوسرا طریقہ جو یہاں مروج ہے یہ ہے طریقہ اسقاط مروجہ عمر بھر کے نماز و روزہ کا حساب کر کے نقد دام ٹھہرانا یا اناج معلوم کرنا۔ ایک وقت نماز فوت شدہ کو آدھا صاع اڑھائی سیر ہر ایک دن کے ساڑھے بارہ سیر ہوئے اور ایک ماہ کے تیس دن اور ایک سال کے بارہ ماہ حساب کر کے روزے فوت شدہ کا ویسا ہی حساب کرے اور کفارہ قسم و کفارہ تلاوت کل ملائے تو سال کو دس ہزار تین سو گیہوں ہوتے ہیں۔ مرد کی عمر سے بارہ سال بلوغ کے نکال دیں اور عورت کی عمر سے نو سال وضع کر دیں، پھر جس شخص کو اسقاط دیتے ہیں بٹھلا کے زبانی بیع مُسلّم کے جمیع شرائط سے دیا میں کر کے اپنے ذمہ قرض لینا یعنی مثلاً میں اتنی مدت میں اسی مقام میں فلانے گیہوں کھرے عمدہ پہنچاتا ہوں پھر وہاں سے ہٹ کے کہنا اس قرض کے عوض ایک قرآن مجید اور یہ مبلغ اور گیہوں نمک وغیرہ میں تم کو دیا اس کو اس نے قبول کیا۔ پھر قرآن شریف و دیگر اشیاء اس کے حوالے کر دیں اور یہ اسقاط وارث کے ذمہ واجب نہیں مشروع ہیں۔ اگر وصیت نہ کی ہو اور در صورت وصیت اسقاط دینا ثلث مال میں اس کے واجب ہے جیسا کہ حدیقة الندیه وغیرہ میں ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۹

بَابُ الدَّفَن

میت کے دفن ہونے کے بیان میں

انسان کا جس مٹی سے خمیرہ رہتا ہے اسی مٹی میں دفن ہوگا

اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَرَّ فِی الْمَدِیْنَةِ فَرَایٰ جَمَاعَةً یَحْفِرُوْنَ قَبْرًا فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوْا حَبْشِیٌّ مَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبَقَ مِنْ اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ اِلَی التُّرْبَةِ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا۔

نقل کی بزار اور حاکم نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مدینہ منورہ کی ایک جگہ تشریف لائے پس دیکھا چند لوگوں کو کہ ایک قبر کھودنے میں شاغل ہیں۔ پوچھا ان سے کہ یہ کس کی قبر ہے۔ کہا انہوں نے کہ ایک شخص حبش والا انتقال کیا اس کے لیے یہ قبر کھودتے ہیں، فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ یہ شخص نقل کیا اس زمین میں جس زمین سے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللہِ عَلَیہ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّهٗ لَا یُدْفَنُ مَیِّتٌ اِلَّا فِیْ بُقْعَةٍ خُلِقَ مِنْهَا فِیْ اِیْجَادِ التَّخْلِیْقِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللہِ عَلَیہ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ آدمی جس مقام میں دفن ہوتا ہے اس کی مٹی اس کی خمیر میں ہے۔

آدمی جس شہر میں انتقال کرتا ہے اُسی شہر میں اس کو دفن کرنا مستحب ہے

﴿ فائدہ ﴾

درمختار ردالمحتار ۔وغیرہ کتاب میں ہے کہ آدمی جس شہر میں انتقال کرے اسی شہر میں دفن کرنا مستحب ہے اگر دوسرے شہر میں دفن کرنے کی وصیت کرے ورثاء کو ضروری ہے کہ اس کی وصیت کی تعمیل کریں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَقَدْ ذَرَّ عَلَیْہِ مِنْ تُرَابِ حُفْرَتِہٖ

نقل کی ابونعیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں کوئی پیدا ہوتا ہے مگر اس میں وہ مٹی خمیر ہے کہ جہاں اس کا مدفن ہوگا۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ کُلَّ اِنْسَانٍ مَخْلُوْقٌ مِنْ تُرَابٍ یُدْفَنُہٗ فِیْہِ فَنُ فِیْہِ اِذَا مَاتَ وَاِنْ کَانَ یَطُوْفُ الْخَافِقَیْنِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ ہر انسان جس مٹی سے خمیر پاتا ہے اسی میں دفن ہوگا اگرچہ کہ وہ سیر کرے مشرق اور مغرب تمام جہاں میں۔

رَوَی الدَّیْنُوْرِیُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِیْ سُرَّتِہٖ مِنْ تُرَابِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا قَبْلَ اِبْتِدَاءِ خِلْقَۃِ الْجَنِیْنِ مِنَ السُّرَّۃِ وَلِذَا قَالَ فِیْ سُرَّتِہٖ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْمَیِّتِ اِلَّا ذَنْبُ الْعِجْزِ وَیَبْدَءُ تَرْکِیْبَ الْاَجْزَاءِ الْمُنْتَشِرِ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

نقل کی دینوری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں ہے کوئی مولود مگر اس کے خمیر میں اس زمین کی مٹی ہوتی ہے جس میں وہ مرتا ہے قبل پیدا ہونے ترکیب جسم اس کے جو بسبب اس

کے وہ شخص وہیں انتقال کرتا ہے اور نہیں باقی رہے گا عام میتوں سے قبر میں مگر ہڈ اس کے سرین کا (یعنی اس کے جسم کے ہڈیاں باقی رہیں گے) کہ اسی سے قیامت کے دن ترکیب اجزا ہوگی۔

﴿ فائدہ ﴾

مومن بدکار اور کافر و مشرک کے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے

پیشتر اس کے قرآن اور حدیث اور اقوالِ عرفاء وعلما سے معلوم ہو گیا ہے کہ انبیاء (عَلَیْہِ السَّلَامْ) اور اولیاء، شہداء اور صالحین اپنے قبروں میں زندہ ہیں حیات حقیقی سے اور ان کے جسم کو ہرگز مٹی نہیں کھاتی بخلاف ان کے جو انسان ہیں غیر صالح یعنی مومن بدکار اور کافر و مشرک ان کے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے اور فقط ان کے جسم کے ہڈیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

اَخْرَجَ الْحَاکِمُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ الْمُوَکِّلُ بِالرَّحِمِ یَاخُذُ النُّطْفَۃَ مِنَ الرَّحِمِ فَیَضَعُھَا عَلٰی کَفِّہٖ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ مُخَلَّقَۃٌ اَوْغَیْرُ مُخَلَّقَۃٍ فَاِنْ قَالَ مُخَلَّقَّۃٌ قَالَ یَارَبِّ مَالرِّزْقُ مَا الْاَثَرُ مَاالْاَجَلُ مَا الْعَمَلُ فَیَقُوْلُ اُنْظُرْفِی اُمِّ الْکِتَابِ فَیَنْظُرُفِی لِلَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَیَجِدُ فِیْہِ رِزْقَہٗ وَاثْرَہٗ وَاَجلَہٗ وَعَمْلَہٗ فَیَاخُذُ التَّرَابَ الَّذِیْ یُدْفَنُ فِی الْبُقْعَۃِ وَاَیَجزُبِھَا نُطْفَۃٌ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی مِنْھَا خَلَقْنَا کُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُ کُمْ

نقل کی حاکم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے ابی سعید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا جو فرشتہ مقرر ہے عورت کے رحم پر لیتا ہے نطفہ کو رحم سے پس رکھتا ہے اس کو اپنے ہاتھ پر اور کہتا ہے اے رب کیا تو پیدا کرتا ہے اس کو یا نہیں۔اگر کہے اللہ تعالیٰ میں اس کو پیدا کرنے والا ہوں تو فرشتہ کہتا ہے اے رب اس کا کیا رزق ہے کیا اس کی شان اور کاروائی ہے۔کیا ہیں اس کے اعمال صالحہ اور کب ہے اس کا انتقال۔کہتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھ تو لوح محفوظ کو دیکھتا ہے فرشتہ اس کو پس پاتا ہے لوح محفوظ میں رزق اور نشان اور عمل اور اجل کو بعد لیتا ہے مٹی

اس کے مدفن کی اور خمیر کرتا ہے اس سے نطفہ کو۔ یہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا اسی سے پیدا کرتے ہیں ہم اس کو اور اسی میں لوٹاتے ہیں ہم ان کو۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ فَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْمَیِّتَ یُدْفَنُ فِیْ بُقْعَۃٍ خُلِقَ مِنْھَا فَاِنْ کَانَ تَخْلِیْقُہٗ مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ وَمَوْلَدُہٗ فِیْ بِلَادِ الْمَشْرِقِ یُدْفَنُ فِی الْمَغْرِبِ لَا مُحَالَۃَ اَمَّا اَنْ یُسَافِرَ ھُوَ اِلَیْہِ اَوْ یَنْقُلُہُ الْمَلَائِکَۃُ بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ مَدْفَنِہٖ فِی الْمَشْرِقِ اِلَی التُّرْبَۃِ الَّتِیْ لَہٗ فِی الْمَغْرِبِ اَلْاَوَّلُ اَکْثَرُوَا الثَّانِیْ اَیْضًا مَرْوِیٌّ اِلَّا اَنَّہٗ قَلِیْلٌ بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْاَوَّلِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق آدمی انتقال پاتا ہے اس مٹی میں کہ جس سے اس کی خمیر کی گئی ہے اگر خمیر اس کی ملک مغرب سے اور پیدائش اس کی ملک مشرق میں تو وہ ضرور دفن ہوگا مغرب کے بلاد میں یا سفر کرے گا اس کے طرف یا نقل کرتے ہیں ملائکہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مشرق سے طرف مغرب کے۔ پہلی صورت یعنی سفر کرنا ہے کثیر الوقوع ہے اور دوسری صورت یعنی ملائکہ کا نقل کرنا درالوقوع ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۰

بَابُ اِیْذَاءِ الْمَیِّتِ بِجَارِہِ السُّوْءِ وَشَفَاعَۃِ الصَّالِحِ لِلْجَارِ السُّوْءِ

میت کے اپنے برے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف پہنچنے اور نیک میت کا اپنے برے پڑوسی کی شفاعت کے بیان

ایک میت صالح کی شفاعت سے چالیس غیر صالح اہل قبور کی شفاعت ہونا

اَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاکِرٍ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ فَاِنَّ لِلْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِجَارِہِ السُّوْءِ کَمَا یَتَاَذّٰی الْحَیُّ بِجَارِہِ السُّوْءِ

نقل کی ابن عساکر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے ابن مسعود (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دفن کرواپنے اموات کو درمیان قبور صالحین کے یعنی جب وہ میت صالح ہو کیونکہ میت ایذاء پاتی ہے قبر فاسق سے جو اس کے متصل ہو جیسا کہ مرد صالح ایذا پاتا ہے فاسق کے صحبت سے۔

صالح میت کا ایذا پانا فاسق میت سے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْمَیِّتَ الْفَاسِقَ اِذَا دُفِنَ بِجَنْبِ صَالِحٍ یَتَاَذَّی الصَّالِحُ بِتَعْذِیْبِ الْفَاسِقِ کَمَا اِذَا یُعَذَّبُ رَجُلٌ فَیَصِیْحُ جَنْبَ دَارِ رَجُلٍ فَیَغُمُّ بِحَالِہٖ وَیَنْغَصُہُ الْعَیْشُ۔

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق جب فاسق دفن کیا جائے پہلو

میں قبر صالح کے تو ایذا پاتا ہے صالح اس سے بہ سبب عذاب پانے اس کے جیسا کہ کوئی آدمی مبتلا عذاب ہوا وہ چیخیں مارتا ہو پس ہمسایہ اس کا اس تکلیف پاتا ہے اور خوشی اس کی زائل ہو جاتی ہے۔

صالح میت کا فاسقین کے لیے شفاعت کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

اَخرَجَ اِبنُ اَبِی الدُّنیا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنْ عَبدِ اللّٰہِ بْنِ نَافِعِ الْمُزَنِیِّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَدُفِنَ فِیْھَا فَرَءَ ہُ رَجُلٌ کَاَنَّہٗ مِنْ اَھلِ النَّارِ فَیَغَمَّ لِذٰلِکَ ثُمَّ اُرِیَہٗ بَعْدَ سَابِعَۃٍ اَوْ ثَامِنَۃٍ کَانَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَسَالَہٗ قَالَ دُفِنَ مَعَنَا رَجُلٌ مِنَ الصَّالِحِیْنَ فَشَفَعَ فِی اَرْبَعِیْنَ مِنْ جِیْرَانِہٖ وَکُنْتُ فِیْھِمْ

نقل کی ابن ابی الدنیا (رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن نافع مزنی (رضی اللہ عنہ) سے کہ فرمایا مدینہ میں ایک شخص مرگیا اس کو دفن کیا گیا مدینہ میں ہی پس اس شخص کو ایک آدمی نے دیکھا کہ وہ دوزخ میں جل رہا ہے جس سے دیکھنے والا بہت مغموم ہوا پھر اس کو اسی ہفتہ میں خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں خوشحال ہے اس کا تفتیش حال کیا تو کہا اس نے کہ ایک ہفتہ کے آگے ایک مرد صالح جو انتقال کیا تھا ہمارے قبور کے متصل دفن کیا گیا تو اس نے ہم تمام کو جو اس کی قبر کے متصل تھے اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کی اس کی شفاعت اللہ کے پاس مقبول ہوئی۔ اس نے چالیس قبور کی شفاعت کی اور میں بھی ان چالیس سے ہوں۔

صالح کی قبر کے متصل دفن ہونا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الصَّالِحَ یَشْفَعُ غَیْرَ الصَّالِحِ فَیُسْتَحَبُّ اَنْ یُّدْفَنَ جَنْبَ صَالِحٍ وَاَنَّ لِلْاَرْوَاحِ شَفَاعَۃً قَبْلَ الْقِیَامَۃِ فَیُسْتَعَانُ بِالْمَوْتٰی وَعَلَیْہِ الْاَکْثَرُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مرد صالح شفاعت کرتا ہے غیر

صالح کی۔ پس مستحب ہے مدفون ہونا متصل قبر صالح کے اور ثابت ہوا کہ ارواح نیکوں کے شفاعت کرتی میں غیروں کے آگے قیامت کے بھی پس قبور سے صالحین کے مدد مانگی جائے اسی پر اتفاق جمہور علماء وعرفاء۔

﴿ فائدہ ﴾

وسیلہ مانگنا انبیاء (علیہم السلام)، اولیاء، شہداء اور صالحین رحمہم اللہ سے جائز ہے

وسیلہ مانگنا انبیاء (عَلَیْہِمِ السَّلَام)، اولیاء، شہداء اور صالحین رحمہم اللہ سے جائز ہے اور یہ ثابت ہے قرآن اور حدیث اور اجماع اور اقوال علماء عرفاء سے جیسا کہ اس کے دلائل بیشتر باب فضل لموتی میں گزر گئے ہیں۔

استمداد کے تین طریقے ہیں

استمداد کے تین طریقہ یہ ہے کہ توسل والا کہے یا خدا وسیلہ سے اس نبی علیہ السلام کے یا ولی رحمۃ اللہ علیہ کے میری فلاں حاجت کو دینی یا دنیوں کو پوری کر دے دوسرا طریقہ یہ ہے یا نبی علیہ السلام اور یا ولی رحمۃ اللہ علیہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے میری حاجت کو پوری کرو۔ تیسرا طریقہ یہ کہ یا نبی علیہ السلام یا ولی رحمۃ اللہ علیہ تم ہی میری حاجت روائی کرو اور دل میں ارادہ کرنا کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے میری حاجت کو پوری کر دو۔ اور یہ تینوں طریقے استمداد کے شرعاً وطریقتہً جائز ہیں جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں اور ملا علی قاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علماء اپنی کتب میں لکھتے ہیں اور ان تینوں قسم کے جواز کی سند حدیث شریف سے ثابت ہے جو حصن حصین میں نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی اور حاکم سے مروی ہے۔

صلوٰۃ الحاجات کا طریقہ

مَنْ کَانَتْ لَہُ ضَرُوْرَۃُ اِلَیْکَ نَبِیْکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذَا لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیْ حَاجَتِیْ لِتَقْضٰی لِیْ

فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کو ضرورت ہو کسی کام کی چاہیے وہ وضو کرے پس عمدہ وضو کرکے اور دو کعت یعنی صلوٰۃ حاجت ادا کرے پھر دعا کرے اے الٰہی عزّ وجل! میں تجھ سے چاہتا ہوں اور متوجہ ہوں طرف تیرے بواسطہ تیرے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جو محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں اور نبی الرحمت ہیں۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں متوجہ ہوں طرف تمہارے اور مانگتا ہوں تمہارے اللہ سے کہ یہ حاجت میری برآئے۔ یا الٰہی عزّ وجل! پس شفاعت قبول کر اس کی میری حاجت میں اور پورا کر میرے مقصد کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یہ پہلی قسم استقامت کی ہی کہ پہلے خدا تعالیٰ کو خطاب کر کے کہنا کہ یا خدا عزّ وجل بواسطہ اس نبی علیہ السلام یا ولی رحمتہ اللہ علیہ کے میرا کام کر اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ تحقیق میں متوجہ ہوں طرف تمہارے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ دوسری قسم استعانت کی ہے یوں کہنا یا نبی علیہ السلام اور یا ولی رحمتہ اللہ علیہ تم اللہ تعالیٰ سے شفاعت کر کے میری مدد کرو۔ یا محمد، اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے طرف دیکھوں اور میری مدد کرو یہ تیسری قسم استعانت کی ہے یوں کہنا یا نبی علیہ السلام اور یا ولی رحمتہ اللہ علیہ میری فریاد کو پہنچو اور دل میں یہ نیت کرنا کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں تمہارے وسیلے سے میرا کام ہونا تمہارے ہی سے میرا مقصود ہے، یہ تینوں قسم کی استعانت شرعاً جائز ہیں گروہِ مشلک تیسری قسم کے جواز میں خصوصاً منکر ہے یہ ان کی جہالت ہے۔ اس قسم کی استعانت درجہ تواتر کو پہنچی ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا استعانت مانگنا

شفاء شریف میں قاضی عیاض اور مدارج النبوۃ میں ہے کہ جب عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے پاؤں میں درد تھا چلنے سے رو گئے تھے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ ان کو کہے کس لئے تم بہترین عالم کو ایسے وقت میں یاد نہیں کرتے۔ پس خطاب کیا عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کر کے۔ یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میری فریادرسی کو پہنچو۔ بمجرد کہنے کے پاؤں اچھا ہو گیا۔ یہ استعانت کرنا ابن عمر کا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے وفات کے بعد ہے اور حدیثوں میں وارد ہے کہ اصحاب کرام علیہم رضوان روم وشام کے جنگوں میں یَا مُحَمَّدَاہ کر کے پکارتے تھے جس سے ان کو فتح و نصرت حاصل ہوتی تھی۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے حسان بن ثابت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے استعانت مانگی جو قسم سوم سے ہے

بیہقی وغیرہ کتب احادیث میں ہے کہ حسان بن ثابت صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جو شاعر بلیغ تھے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے وسیلہ مانگا جو تیسری قسم سے ہے۔

فَجَاھُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ جَاہ رَفِیْعُ مَالِرَ فَعْتِہِ اِنْتِھَاءُ
رَجُوْتُکَ یَاابْنَ اٰمِنَۃَ لِاَ نِّیْ مُحِبُ وَالْمُحِبُّ لَہٗ الرَّضَاءِ

یارسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمہارا ایسا بلند مرتبہ اللہ کے نزدیک ہے جو کسی بشر کا نہیں ہے تمہارے اس بلند مرتبہ کے وسیلہ سے امید رکھتا ہوں میں میرے حل مشکلات کی کیونکہ میں آپ کا عاشق زار ہوں اور

آپ میرے مطلوب ہیں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بی بی صفیہ (رضی اللّٰہ عنہا) کا توسل مانگنا

تواریخ معتبرہ میں ہے کہ ام المؤمنین بی بی صفیہ (رضی اللّٰہ عنہ) نے ایک غزل فرمائی جس میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے تیسرے قسم کی توسّل مانگی ہے اس کا مطلع یہ ہے۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتَ رَجَاءَ نَا   وَکُنْتَ بِنَابَرًّا وَلَمْ تَکُ جَافِیَا

یارسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ ہی ہمارے امید بستہ ہیں اور آپ ہی ہمارے محسن اور وسیلہ ہیں اور نہیں میں خشک کرنے والے محروم کرنے والے ہم کو۔

امام زین العابدین (رضی اللّٰہ عنہ) کا توسل مانگنا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے

معتبرہ میں ہے کہ امام زین العابدین (رضی اللّٰہ عنہ) نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اسی قسم کی توسل کی کہ جب ظالمان نے بعد شہادت امام حسین (رضی اللّٰہ عنہ) کے آپ کو کوفے میں اسیر کیا تھا۔

یا رحمۃً لِّلعَالَمِیْن اِدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْن

مَجْبُوْسُ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِی الْمُوْکَبِ وَالْمُزْدَھَمْ

اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) دیکھو میرے طرف یعنی استعانت کرو زین العابدین (رضی اللّٰہ عنہ) کی کہ میں ہاتھ میں ظالموں کے محبوس ہوں۔ بیر وغیرہ میں ہے کہ جب قاتلان امام حسین (رضی اللّٰہ عنہ) آپ کی شہادت کے بعد پس ماندگان نبوت کو دمشق کی طرف اسیر کر کے لے چلے تو بی بی زینب بنت فاطمہ (رضی اللّٰہ عنہ) نے جو بہن امام حسین (رضی اللّٰہ عنہ) نے ان ابیات میں حضور نبوی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم) میں استغاثہ کیا جس میں یہ بیت ہے۔

یاجَدُّ مَنْ نَکَلِّیْ وَطُوْلَ مُصِیْبَتِیْ

لِمَا اُعَائِنُہ اَقُوْمُ وَاقْعُدُ

اے دادا! ایسی ہماری بے کسی کے وقت کون ہے دادرس سوائے تمہارے جو اعانت کرے ہماری۔

استغاثہ کرنا حضرت امام اعظم (رضی اللّٰہ عنہ) کا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے

قدوۃ المجتھدین سراج الامت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رضی اللّٰہ عنہ) نے اپنے قصیدۃ النعمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا استغاثہ کیا ہے اس کے صرف دو بیت لکھے جاتے ہیں۔

یا اَکرَمَ الثَّقْلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی   جُدْلِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

انا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ   لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

موجودات یا خزانہ نعمت ہائے الٰہی جو کچھ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے مجھے بھی بخشئے اور جیسا اللہ تعالیٰ نے راضی کیا ہے مجھے بھی راضی کیجئے میں دل سے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فیض و شفاعت خاصہ کا امیدوار ہوں مجھ بیچارے ابوحنیفہ (رضی اللّٰہ عنہ) کا جہان میں کوئی وسیلہ نہیں ہے۔

توسل کرنا حضرت غوث اعظم (رضی اللّٰہ عنہ) کا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے

قطب الاقطب محبوب سبحانی سید محی الدین عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی (رضی اللّٰہ

عنہُ) نے بھی آپ سے اسی قسم کا توسل کیا ہے جیسا کہ فتح المبین تریاق المجمعین وغیرہ کتب میں ہے۔

یارَسُولَ اللّٰہِ اسمَعْ قَالَنَا   یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

اِنَّنِی فِی بَحْرِھَمٍّ مُغْرَقٌ   خُذْبِیَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

یارسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سنو احوال کو ہمارے۔ اے حبیب خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیکھوں حال کو ہمارے۔ تحقیق میں دریائی غم میں ڈوبا ہوں پکڑو میرا ہاتھ اور آسان کردو میرے مشکلات کو۔

ومنہ ایضاً

یَا حَبِیْبَ اَلْ اِلٰہ خُذْبِیَدِیْ   مَالِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ

غَیْرُ عُزوَاکَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْن   لِعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ

اِعْتِصَامِیْ سِوَا جَناً بِکَ لِیْ   لَیْسَ یَاسَیِّدِیْ اِلَی الاَحَدِیْ

اے دوست خدا کے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پکڑو میرے ہاتھ کو تمہارے سوا میرا کوئی پناہ گیر نہیں میں تمہارے ہی پس سائل ہوں دونوں جہاں میں تمہارے سوا کوئی میرا معتمد نہیں تمہاری ذات کے سوا۔

آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے استمداد مانگنا

امام شرف الدین بوصیری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کا

اور امام شرف الدین بصیری نے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرمایا۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُبِہٖ   سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے بہترین خلق کونسی ہے وہ بیماری کہ جس سے میں ایذاء پاتا ہوں آپ کے سوا ایسے وقت میں حلال

مشکلات کون ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے اسی پر اکتفا کیا گیا۔ الحاصل ہزار ہا علماء وعرفاء ہیں جو اس قسم کی آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے استعانت کرتے ہیں۔ ایسا ہی صحابہ کرام اور تابعین عظام وتبع تابعین کرام واولیائے فخام سے اسی قسم کا توسل واستمداد کرنا بتواتر ثابت ہے پس بزرگان دین جو حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے اس قسم کا استغاثہ کرتے ہیں بطور مختصر لکھا جاتا ہے۔

امام یافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کا استمداد چاہنا

حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے

امام عفیف الدین یافعی قدس سرہ قطب مکہ نے اپنی کتاب تاریخ الاولیاء میں حضرت محبوب کے پاک اوصاف کو نقل کر کے ایک غزل لکھی ہے ان میں یہ دو بیت ہیں۔

مَلِیْکُ لَہُ التُّصْرِیْفُ فِی الْکُوْنِ نَافِذ   بِشُرقِ وَ غَرْبَ الْاَرْضِ فِی الْمَفرِ ذَا السَّھْلِ

لَجُدْ وَاکَ یَا یَجرَ النَّدٰی عَبْدَقَادِرْ   اَنَا یَافِعِی ذو فِتمَّارٍ وَ ذُو مُحْلِ

یا محبوب رضی اللہ عنہ تمہارا ہی تصرف سے تمام جہان مشرق ومغرب میں اور تمام کام تمہارے ہی حکم سے دنیا میں جاری ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مجمع دریا، جود وکرم ہیں، یہ یافعی جو محتاج اور شکستہ ہے تمہاری ہی دستگیری کا طالب ہے۔

اور رسالہ قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر کے آخر میں قطب الوقت حضرت ابوبکر المصری قدس سرہ کی ایک مطول غزل ہے۔ جس میں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ میں شریف ہے اس میں ان سے استغاثہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

غَوْثُ الْاَنَامِ وَغَیْثُھُمْ دَمُجِیْرُھُمْ — اَرْجُوْتُ مِنْ نَفَحَاتِ قُرْبِکَ نَفْحَةً

بِدُعَائِهٖ مِنْ کُلِّ خَطْبٍ جَائِرٍ — یَحْیٰی بِھَانِیُ الْعُمْرِ مَیِّتَ فِیْ خَاطِرِیْ

محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہ) تم تمام مخلوق کے فریادرس اور باران رحمت ہو اور دستگیر و پناہ گیر ہو تمہاری استمداد سے ہر ایک کام حاصل ہوتا ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ ایک نظر توجہ مجھ پر پڑ جائے تمام خواہشات دل کے حاصل ہوں۔

حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہ) سے استغاثہ کرنا غوث الوقت

حضرت سید داؤد قدس سرہٗ کا

سالہ الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین کے آخر میں ہے کہ غوث الوقت سید داؤد قدس سرہ نے حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہ) کی تعریف میں غزل لکھ کے اخیر میں استغاثہ کیا ہے۔ وہ ابیات معظم یہ ہیں۔

یَاابْنَ النَّبِیِّ وَاَنْتَ قُرَّةَ عَیْنِیْهِ — یَاعَبْدَ مَوْلَانَا الْعَزِیْزِ الْقَادِرِ

وَاسْلُلْ لِدَاءٍ فِیْهِ وَاَثْبُتْ وَدَّہٗ — وَامْنُنْ عَلَیْهِ بِالْجَمِیْلِ السَّاتِرِ

اے فرزند نبی یا قرۃ العینین علی تیرا نام شریف عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہے میرے امراض وعلتوں کو اپنے کیمیاء جیسا اثر سے دور کرو اور محبّ نبی بناؤ اور آپ کے نوازشات سے مجھ کو نوازو۔

توسل کرنا حضرت قدوۃ الالیاء بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا

حضرت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) سے

اور قدوۃ الاولیاء حضرت بہاؤالدین نقشبندی (رحمتہ اللہ علیہ) نے آپ سے بدین طور توسل کیا جیسا کہ

فتح المبین ردتریاق المحبین وغیرہ میں ہے۔

پیر دستگیر تو دست مرا گیر

رستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

استغاثہ چاہنا حضرت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) سے قدوۃ الاولیا

خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہٗ کا

حضرت قدوۃ الاولیا خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہ جو خلیفہ حضرت زبدۃ الاصفیا مولانا معین الدین چشتی ہندالولی قدس سرہ کے اور مرشد حضرت نظام الدین اولیا بدایونی ثم الدہلوی قدس سرہ

کے ہیں ایک مناجات منظومہ استغاثیہ شان میں حضرت محبوب سبحانی معشوق ربانی سید عبدالقادر حسنی الحسینی (رضی اللہ عنہ) کے لکھے ہیں جو مولوی محمد غوث صاحب مدراسی انہار المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں تحریر کیے ہیں۔

غزل مناجاتیہ

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین — دستگیر ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین

یک نظر از تو بود در دوجہاں بس مارا — نظرے جانب ما حضرت غوث الثقلین

کار ہائے من سرگشتہ بسے بستہ شدہ — رحم کن باز کشا حضرتِ غوث الثقلین

خاکِ پائے تو بود روشنی اہل نظر — دیدہ رانجش ضیا حضرتِ غوث الثقلین

بجنابت کہ تولائے سکالت دارد — بنما راہ خدا حضرتِ غوث الثقلین

درد مندم ہمہ اسباب شفا مفقود است — کرم تست دوا حضرتِ غوث الثقلین

عالمِ تیرہ بغر بال نظر سچیتہ ام — نیست درد ہر وفا حضرتِ غوث الثقلین

بینوا خستہ دلم نیست کسے آنکہ دہد — خستہ راجز تو دوا حضرتِ غوث الثقلین

درگہت کعبہ حاجات ہمہ خلقان است — حاجتم سازروا حضرت غوث الثقلین

مردہ دل گشتم ونام تومحی الدین است — مردہ رازندہ نما حضرت غوث الثقلین

قطب مسکین بغلامی درت منسوب است — داغ فخرش فرما حضرت غوث الثقلین

استغاثہ کرنا حضرت بندہ نواز گیسودراز قدس سرہٗ کا محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہٗ) سے

اورزبدۃ الاولیا حضرت سید بندہ نواز گیسودراز قدس سرہ نے حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہٗ) سے استغاثہ کیے ہیں جس کا مطلع یہ ہے۔

غریبم نا مرادم یا محی الدین جیلانی

زپاافستادہ ام دستم بگیرای غوث صمدانی

حضرت مولانا جامی قدس سرہ نے بھی حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہٗ) سے استغاثہ کیا ہے جو تیسری قسم سے ہے

اورخاتم الصوفیہ حضرت مولانا نورالدین جامی قدس اللہ سرہ السامی نے حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہٗ) سے استغاثہ کیا جو تیسری قسم سے ہے وہ بہت معظم یہ ہے۔

غوث اعظم مددے یا شہ جیلان مددے

شاہِ شاہان مددے مرشد پاکان مددے

حضرت سید محمد جلال جدِّ امجد مترجم کتاب ھٰذا بھی حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہٗ) سے استغاثہ کیا ہے جو تیسری قسم ہے

اورجدی حضرت سید محمد جلال شاہ قادری قدس سرہ المتخلص بہ وفا نے حضرت محبوب سبحانی (رضی اللہ عنہٗ) سے جو ان کے خاص جد معظم ہیں استغاثہ کیا یہی جو تیسری قسم سے ہے۔ایک غزل کامل لکھی ہے اس کے اخیر کی یہ بیت ہے۔

اے وفا صبح و مساایں وردکن

الغیاث ای شاہ جیلانی الغیاث

رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ اِذَا تَحَیَّرْ تُم فِی الْاُ مُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا بِاَھْلِ الْقُبُوْرِ مروی ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جس وقت کوئی ایک حیران وپریشان ہو مدد مانگو اور استعانت کرو اہل قبور سے۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی قبور سے انبیاء، اولیاء وصحابہ وصلحا کے خواہ زندہ ہوں یا نقل مکان کیے ہوں نقل کیا اس حدیث کو ملا علی قاری (رضی اللہ عنہٗ) نے شرح عین العلم میں اس کا پورا بیان باب فضل الموتی میں گزر گیا ہے وُجُوْہٗ منھا اِذَا تَحَیَّرْ تُم فِی عَاقِبَۃ مَوْتَا کُم فَادْ فُنُوْ ھُمْ فِی الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّ لَھُمُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَاللّٰہِ تَعَالٰی اس حدیث کا دوسرا معنی یہ ہے جب حیران ہو تم کو تمہارے اموات کے عاقبت پر، پس دفن کروان کو متصل قبور صالحین کے کیونکہ ان کو مرتبہ شفاعت کا ہے نزدیک اللہ کے اس لئے کہ وہ غیر صالح کی شفاعت کرتا ہے اَخرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اِبْنِ عَبَّاس (رضی اللہ عنہٗ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِدْفِنُوْا مَوتَاکُمْ فِیْ بُقْعَةِ الصَّالِحِیْنَ وَاِلَّا فَفِیْ وَسْطِ قُبُوْرِ اَقْرِبَائِهِمْ لِیَکُوْنَ مَعَهُمْ نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہا کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) دفن کرو تمہارے اموات کو قبور میں صالحین کے۔

میت کو اس کے دوستوں کی قبور کے پاس دفن کرنا مستحب ہے گوکہ وہ صالح نہ ہوں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ دَفْنَ الْمَيِّتِ جَنْبَ صَلِحٍ اَوْلٰى مِنْ دَفْنِهٖ فِي اَقْرِبَائِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَشْهُوْدُ الصَّلَاحِ فِي ذٰلِكَ الْمَقْبِرَةِ فَدَفْنُهٗ فِيْ قَرِيْبِهٖ اَوْلٰى مِنْ دَفْنِهٖ فِي الْاَجَانِبِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث پر دفن کرنا میت کا متصل قبر صالح کے مستحب ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کے دوستوں کے قریب ترین دفن کرنا مستحب ہے گوکہ صالح نہ ہوں، کیونکہ اجنبی قبور کے متصل دفن کرنے سے ان کے اقربا کے قبور میں دفن کرنا بہتر ہے۔ ف۔ اس معلوم ہوا کہ میت کو اپنے ہڈاواڑ میں دفن کرنا مستحب ہے۔ رُوِیَ اَنَّ الصَّالِحَ اِنْ کَانَ لَهٗ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی یُشَفَّعُ دُفِنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْعُصَاةِ وَاِلَّا فَیَتَاَذّٰی الصَّالِحُ بِتَعْذِیْبِ مَنْ قَبْرٍ عِنْدَهٗ مِنْ اَهْلِ الْفِسْقِ حدیثوں میں آیا ہے کہ تحقیق صالح اگر اس کا رتبہ شفاعت کرنے کا ہو تو شفاعت کرتا ہے ان قبور غیر صالح کی جو اس کے متصل ہیں کیونکہ ایذا پاتا ہے صالح عذاب پانے سے فاسق کے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۱

مصیبت میں نہ رونا اور رنج قلبی نہ ہونا نشانی دل کی سختی کی ہے جو مومن کے لائق نہیں

اَنَّ الْاَوَّلَ فَهُوَ عَلَامَةُ قَسَاوَةِ الْقَلْبِ وَلَوْ لَمْ یَکُنِ الثَّانِیْ لِمَا یَکُوْنُ الْمَعَاشُ لِاَحَدٍ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ مراد حدیث مذکور سے واقعی پرسات کا گرنا اہل مصیبت پر نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ مصیبت میں پھر تسکین پانا کل اللہ عزّ وجل کے تقدیر سے ہے۔ اسی میں مومن کی بھلائی ہے اس لئے مصیبت میں رونا یا رنج قلبی نہ ہو تو نشانی دل کی سختی کی ہے جو مومن کے لائق نہیں اگر مومن کو شرع کے بعد تسکین قلبی نہ ہو تو پھر معاشی دنیا کے طرف ہرگز متوجہ نہ ہوتا۔

اَخْرَجَ اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ فِیْ قَلْبِ الْاِنْسَانِ وَ حَرَارَةً فَاِذَا مَاتَ مَیِّتٌ فَحَظُّهٗ سَاعَةٌ رَحْمَتٌ وَحَرَارَةٌ وَسَاعَتُهٗ وَقَسَاوَةٌ وَخُمُوْدَةٌ

نقل کی ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے انسان کے دل میں رحمت و حرارت اور قساوت و تسکینیت کو جب کوئی انتقال ہو کے اقربا کو کبھی رحمت اور حرارت ہوتی ہے اور کبھی قساوت و تسکینیت ہوتی ہے۔

بغیر آواز مصیبت پر رونا اور آنسو بہانا خدا تعالیٰ کی رحمت ہے

قَالَ اَفَادَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) وَالْحَدِیْثُ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَامَاتَ مَیِّت فَیَبْکِیُ وَیَدْمَعُ عَیْنَاہُ بِلَا صَوْتِ اَحْمَقَ لَومِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَنْ یَبْکِی وَیَحْزَعَ فَیَدْفَعُ صَوْتَ الْاَحْمَقِ وَیَفْعَلُ مَایَفْعَلُ وَمِنْ حَرَارَۃِ الْقَلْبِ یَسْخَطُ بِہِ الرَّبُّ الرَّحِیْمُ وَیَفْرَحُ بِہِ الشَّیْطَانُ الرَّجِیْمِ وَاَنْ یَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَھُوَ مِنْ قَسَاوَۃِ الْقَلْبِ وَلَیْسَ مِنْ عَلَامَۃِ الْمُوْمِنِ ثُمَّ یَفْعَلُ عَنْ لَا بُدَّکُلُّ اَحَدٍوَ ذٰلِکَ مِنَ الْخُمُوْدِ لَیْسَ مَنْ قَصْرِ الْاٰمَلِ الْمَحْمُوْدِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ وہی حدیث اس پر کہ جب کوئی انتقال کرے تو اس پر مصیبت سے رونا اور آنسو بہانا بغیر بے آواز کے رونے کے مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی ۔ بے عقلی کا رونا یہ ہے کہ آدمی بن پر پٹکیاں کھاوے اور دیوار سے مارلے اور بالوں کو نوچے ۔

بے عقلی کے رونے سے خدا تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اور شیطان خوش ہوتا ہے

اگر اس نے بے عقلی کا رونا رویا قلبی سے ہی تو غصہ ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور خوش ہوتا ہے اس سے شیطان اگر بالکل یا رقت قلبی نہ کیا تو یہ قساوت قلبی سے ہی اور نہیں ہے علامت مومن کامل کی ۔

اہل مصیبت کا خلاف شرعی رونا پیٹنا شرعاً جائز نہیں

ایسا شخص چاہے ممنوعات شرعیہ کو اختیار کرسکتا ہے ۔ یعنی خلافِ شرع رُوے سے اور بال نوچنے اور خلاف شرع باتیں کرنے کو اس کو خوبی کہتے ہیں جو شرعاً بہتر نہیں ہے ۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۲

بَابُ التَّکْفِیْنِ وَھُوَسُنَّۃٌ

کفن دینا اور کفن کے سنت (فرض کفایہ) ہونے کے بیان میں

آدم علیہ السلام کا غسل کفن اور دفن کس نے کیا

اَخْرَجَ اَبُوْ بُرْدَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامِ (عَلَیْہِ السَّلَام) لَمَّا تُوُفِّیَ نَزَلَ جِبْرِئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَغَسَّلَہٗ، وَکَفَّنَہٗ، وَدَفَنَہٗ، وَقَالَ لِوَلَدِہٖ ھٰذِہٖ سُنَّتُہٗ مَوْتَاکُمْ

روایت کی ابو بردہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کو جب انتقال ہوا جبرائیل علیہ السلام ۔ پس غسل دیا ان کو اور کفن پہنایا پائے ان کو اور دفن کیا ان کو ۔ کہا جبرئیل علیہ السلام نے شیث (عَلَیْہِ السَّلَام) کو یہی طریقہ ہے تمہارے اموات کے غسل و دفن کا ۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ، یَجُوْزُ اَنَّ یُکَفِّنَ الْاِنْسَانَ مَلَا ئِکَتُہٗ، الرَّحْمٰنِ کَمَا کُفِّنَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جائز ہے ملائکہ کا انسان کو کفن پہنانا جیسا کہ کفن پہنایا آدم علیہ السلام کو ۔

شہید کو کوئی کفن پہنانے والا نہ ملے تو ان کو ملائکہ کفن پہناتے ہیں جنت کے کپڑوں سے

رُوِیَ اَنَّہ، قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا مَاتَ فِی الْغَزْوِ اَوْفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَکُنْ لَہ، مَنْ یُکَفِّنُہ، یُکَفِّنُہُ الْمَلَائِکَتُہ فِی ثِیَابِ الْجَنَّۃِ

مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جب کوئی شہید ہو جنگ میں یا نکلا تھا جنگ کے لیے اور نہ ہو کوئی کفن پہنانے والا تو ملائکہ اس کو کفن پہناتے ہیں کپڑوں سے جنت کے۔

میت فخر کرتی ہے بسبب عمدہ کفن پہننے کے ملائکہ اور حوروں میں جیسا کہ آدمی حالت حیات میں فخر کرتا ہے عمدہ لباس پہننے

اَخْرَجَ اَبُوْ بَشِیْرُ الْاَنْصَارِیُّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفِّنُوْا مَوْتَاکُمْ وَحَسِّنُوْا اَکْفَانَھُمْ

نقل کی ابو بشیر الانصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کفن دو اپنے مردوں کو اور عمدہ دو ان کے کفنوں کو کیونکہ وہ فخر کریں گے ان کپڑوں سے۔

میت قرضدار ہو تو کفن کفایت دینا چاہیے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) رُوِیَ اَنَّ الْمَیِّتَ یَفْتَخِرُ بِحُسْنِ الْکَفَنِ فِی الْمَلَائِکَتِہ وَالْاَرْوَاحِ کَمَا یَفْتَخِرُ اَحُکُمْ بِحُسْنِ الثِّیَابِ وَلِذَا قِیْلَ یُکَفِّنُ الْمَیِّتُ بِثِیَابِ جِیَادٍ ذَاتَقِیْمَتِہٖ اِنْ لَّمْ یَکُنْ عَلَیْہِ دَیْنَ فَا فَا دَالْحَدِیْثُ اَنَّ حُسْنَ الْکَفَنِ اِنْ وُجِدَ وَاِلَّا فَمَا یُوْجَدُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے مروی ہے کہ میت فخر کرے گا بہ سبب عمدہ کفن پہننے کے ملائکہ میں اور حوروں میں جیسا کہ آدمی حالت حیات میں فخر کرتا ہے عمدہ لباس پہننے سے اسی سبب سے مروی ہے ایک روایت میں کہ اگر میت قرض دار نہ ہوں تو اس کو بہت بھاری قیمت کا کفن دیں۔ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ عمدہ دینا کفن کا بہت بہتر ہے جب میسر ہو اور قدرت ہو ورنہ کفن کفایت دیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نَصْرَۃَ الْغَفَّارِیُّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ کَفِّنُوْا مَوْتَاکُمْ وَخَیْرُ الثِّیَابِ بَیَاضٌ

نقل کی ابو نصرۃ الغفاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن دو اپنے لوگوں کو اور عمدہ کفن سفید ہے۔

سفید کفن دینا مرد اور عورت کو مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنْ یُکَفِّنَ الرَّجُلُ بِالْمَرْئَۃِ فِیْ ثِیَابِ اَبْیَضَ وَاَنَّہ، مَنْدُوْبٌ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ سفید کفن دینا مستحب ہے مرد اور عورت کو رُوِیَ اَنَّہ، عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ اَبْیَضَ سُحُوْلِیَّۃٍ مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیئے گئے تین کپڑوں میں یمنی کے۔

مردوں کو سبز، زرد و سیاہ کفن دینا عورتوں کو سرخ یا کسم یا ریشم یا زعفرانی رنگ کا کفن دینا شرعاً جائز ہے

اَمَّا مِنْ حَیْثُ الْجَوَازِ لَابَاسَ بِاَنْ یُکَفَّنَ الرَّجُلُ فِیْ ثِیَابِ خِضْرٍ اَوْسَوَادٍ لِاَنَّہ، یُبَاحُ لَہ، فِیْ

الْحَیٰوۃِ وَالنِّسَاءُ فِی الْمُعَصْفَرِ وَالْحَرِیْرِ لِاَنَّہٗ لِبَاسُ حَیٰوَاتِھَا وَالسُّنَّۃُ اَنْ یُکَفَّنَ فِیْ مَایَلْبِسُہٗ فِیْ حَالِ حَیٰوَاتِھَا

جائز ہے مردوں کو کفن سفید کے سوا ہرے اور پیلے اور کالے کپڑوں سے دیں اس لئے کہ مردوں کو حالتِ حیات میں اس کا پہننا جائز تھا اور ایسا ہی عورتوں کو جائز ہے لا کفن یا کسم یا ریشم کا کیونکہ وہ حیات میں ان کپڑوں کو پہنتے تھے۔ اور ہمارے زمانے میں عادت ہے کہ مردوں کو ایسا کفن دیتے ہیں جو ان کو حالت حیات میں پہننے کو رواج تھا۔

﴿ فائدہ ﴾

ہمارے زمانے میں یوں ہی عادت ہے کہ مُردوں کو سفید کفن دیتے ہیں اور عورتوں کو جن کے مرد موجود ہوں لال کفن دیتے ہیں ایسا دینا شرعاً جائز ہے جیسا کہ مؤلف کتاب نے لکھا ہے اور درمختار جلد اول باب صلوٰۃ الجنازہ میں ہے۔

سب سے بہتر کفن سفید ہے

اَلَّذِیْ وَلَا بَاسَ فِی الْکَفْنِ بِبُرُدٍ وَکَتَّانٍ وَفِی النِّسَاءِ بِحَرِیْرٍ وَمُزَعْفَرٍ وَمُعَصْفَرٍ بِجَوَازَۃٍ بِکُلِّ مَایَجُوْزُ لَبِسُہٗ حَالَ الْحَیٰوۃِ وَاَحَبُّہُ الْبَیَاضُ

اور مضائقہ نہیں کفن میں یمنی چادروں اور کتان کے کپڑے کا اور عورتوں کے کفن میں ریشمی کپڑے اور زعفران اور کسم کے رنگے ہوئے کا بسبب درست ہونے اس کپڑے سے جس کا پہننا حالت حیات میں جائز ہے۔ اور سب سے بہتر کفن سفید ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۳

بَابُ ثِیَابِ الْاَکْفَانِ

کفن میت کو دینے کے بیان میں

مرد کو تین کپڑوں کا کفن دینا مسنون ہے

کَفَنُ الرَّجُلِ سُنَّۃٌ اِزَارٌ مِنَ الْفَرْقِ اِلَی الْقَدَمِ وَقَمِیْصٌ مِنَ الْعُنُقِ اِلَی الْقَدَمِ بِلَاجَیْبٍ وَلَادِخْرَاصٍ وَلِفَافَۃٌ مِنَ الْفَرْقِ اِلَی الْقَدَمِ وَلَافَرْقَ فِی الثِّیَابِ الثَّلٰثَۃِ اِلَّا فِی التَّسْمِیَّۃِ

اور مسنون ہے کفن میں مرد کے واسطے تین کپڑے۔ ایک ازار یعنی چادر سر سے لیکر پاؤں تک اور ایک قمیص یعنی کفن گردن سے لیکر پاؤں تک بدون آستین کے اور ایک پوٹ کی چادر سر سے لیکر پاؤں تک اور نہیں فرق ہے ان کپڑوں میں مگر نام کا۔

﴿ فائدہ ﴾

اصل کفن دینا فرض کفایہ ہے اور تین کپڑوں کا کفن مسنون ہے۔

میت علماء وسادات کے سر پر خصوصاً عمامہ باندھنا مستحب ہے

وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَاخِرُوْنَ الْعَمَامَۃَ

اور مستحسن قرار دیا ہے متاخرین نے عمامہ پہنانا۔ سادات کے واسطے جیسا کہ درمختار میں ہے۔

وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَاخِرُوْنَ الْعَمَامَۃَ لِلْعُلَمَاءِ وَالْاَشْرَافِ وَلَا بَاسَ بِالزِّیَادَۃِ عَلَی الثَّلٰثَۃِ

مستحب جانا ہے علماء متاخرین نے میت کے سر پر عمامہ باندھنے کو خصوصاً علماء اور سادات کے

واسطے اور کچھ مضائقہ نہیں تین کپڑوں سے زیادہ کرنے کا وَکِفَایَتُہ' لَہ' اِزَارٌ وَلِفَافَۃٌ اور کفن کفایہ مرد کے واسطے دو چادریں ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

میت کا کل بدن چُھپانا چاہیے

درمختار میں ہے کفن ضرورت کی کمتر مقدار یہ ہے کہ سارے بدن پر آجائے طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے میت کا کل بدن چھپانے کی دلیل مصعب بن عمیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا حال ہے کہ جب وہ صحابی جنگ احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تو اُن کے پاس بجز ایک چادر کے اور کچھ نہ تھا اور وہ اتنی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اُن کے سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا اور پاؤں کو گھاس سے چھپوادیا۔

مرد کو کفن دینے کا طریقہ

فَیُبْسَطُ اللِّفَافَۃُ ثُمَّ عَلَیْھَا الْاِزَارُ فَیُقَمَّصُ الْمَیِّتُ وَیُوْضَعُ عَلَی الْاِزَارِ وَلُفَّ مِنْ یَسَارِہٖ ثُمَّ مِنْ یَمِیْنِہٖ کَمَا یَفْعَلُ فِیْ حَالِ حَیٰوتِہٖ

کفن دینے کی صورت یہ ہے کہ بچھائی جائے اول پوٹ کی چادر پھر اس پر دوسری چادر اور مردہ کو قمیص پہنا کر دوسری چادر پر رکھا جائے اور اس کا بایاں پلہ لپیٹ کر داہنی پلہ لپیٹیں پھر پوٹ کی چادر اسی طرح کہ اول بائیں طرف پھر داہنا طرف مردہ پر لپیٹیں تاکہ داہنی جانب بائیں کے اوپر رہے جیسا کہ کیا جاتا تھا حالت حیات میں وَعُقِدَانِ خِیْفَ اِنْتِشَارُ اور کفن باندھ دیا جائے اگر خوف ہو اس کے کھل جانے کا وَضَرُوْرَۃُ مَایُوْجَدُ اور کفن ضرورت مرد اور عورت کے لیے وہ ہے جو میسر ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

اس کی کمتر مقدار یہ ہے کہ سارے بدن پر آجائے اس کی دلیل اوپر گزری ہے

عورت کے لیے پانچ کپڑوں کا کفن دینا سنت ہے

وَکَفَنُ الْمَرْءَۃِ سُنَّۃً دِرْعٌ وَاِزَارٌ وَخِمَارٌ مِنَ الرَّاسِ اِلَی الْوَسْطِ وَلِفَافَۃٌ وَخِرْقَۃٌ یُرْبَطُ بِھَا ثَدْیَاھَا وَکِفَایَتُہٗ اِزَارٌ وَلِفَافَۃٌ وَخِمَارٌ وَتَلْبَسُ الدِّرْعَ اَوَّلًا ثُمَّ یُجْعَلُ شَعْرُھَا ضَفِیْرَتَیْنِ عَلٰی صَدْرِھَا فَوْقَ الدِّرْعِ ثُمَّ الْخِمَارُ فَوْقَ تَحْتَ الْاِزَارِ وَاللِّفَافَۃِ

اور عورت کے واسطے کفن میں مسنون پانچ کپڑے ہیں۔ایک درع یعنی قمیص اور ایک ازار اور ایک اوڑھنی اور ایک پوٹ کی چادر اور ایک سینہ بند جس سے عورت کے پستان اور پیٹ باندھا جائے۔

﴿ فائدہ ﴾

ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ہے کہ درع اور قمیص میں یہ فرق ہے کہ درع یعنی عورت کی کفنی کا گریبان چھاتی کی طرف ہوتا ہے اور مرد کی کفنی کا گریبان مونڈھوں کی طرف اور اوڑھنی کی مقدار تین ذراع ہے اور سینہ بند چھاتی سے رانوں تک ہے کذافی القھستانی.

عورت کیلئے کفن کفایہ

اور کفن کفایہ عورت کے واسطے دو کپڑے اور ایک اوڑھنی ہے اس قدر سے کمتر کفن دینا باوجود قدرت کے مکروہ ہی کذافی الدر المختار.

عورت کو کفن دینے کا طریقہ

اورعورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال دو حصے کر کے سینہ پر کفنی کی اوپر رکھ دیئے جائیں اور بالوں کے اوپر اور چادروں کے نیچے اوڑھنی کی جائے یعنی ہر ایک چادر جدا جدا اُس پر لپیٹی جائے اس طرح کہ بائیں جانب نیچی ہو اور داہنی اوپر اور سینہ بند پوٹ کی چادر کے اوپر چاہیے تا کہ کفن کھلنے نہ پائے اور طحطاوی میں ہے کہ اوّل ازار لپیٹیں اس کے اوپر سینہ بند باندھیں اس کے اوپر پوٹ کی چادریں لپیٹیں اور یہی ظاہر ہے۔

مردہ کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنا باعث ثواب ہے

کفن پہنائیں کہ آگے کفنی عہد نامہ لکھے اس کا طریق حسب رواج یہ ہے کہ خاک شفاء اور آب زم زم یا پاک پانی سے عہد نامہ لکھتے ہیں اور ثواب کا باعث ہے جیسا کہ در مختار ہے۔

کُتِبَ عَلٰی جَبْهَتِهِ الْمَيِّتِ اَوْ عِمَامَتِهٖ اَوْ كَفْنِهٖ عَهْدُ نَامَهٗ يُرْجٰى اَنْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمَيِّتِ

مردہ کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا گیا تو میت کے لیے باعث ثواب ہے۔ عہد نامہ کئی طرق سے مروی ہے۔ حصن حصین میں دو تین طرق مختلفہ سے مروی ہے لیکن عہد نامہ مشہور یہ ہے۔

عہد نامہ مشہور یہ ہے

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِیْ عَهْدًا عِنْدَكَ تُوَفِّيْتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَتِهِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ

شامی میں اتنا ہی عہد نامہ مذکور ہے اور بعض روایتوں میں آخر میں درود شریف ہے بدین طور وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنِ (ترجمہ عہد نامہ کا یہ ہے) (اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے بہت رحم کرنے والے رحیم۔ میں اقرار کرتا ہوں تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی میں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے کوئی معبود نہیں، سوا تیرے۔ تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہیں اور محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ پس تو مجھ کو میرے نفس کے سپرد مت کر کیونکہ اگر مجھ کو میرے نفس کے حوالہ کرے گا تو مجھ کو بدی سے نزدیک اور نیکی سے دور کرے گا اور میں نہیں اعتماد رکھتا ہوں مگر تیری رحمت پر۔ پس کر دے میرے لئے اپنے پاس ایک عہد کہ پورا کرے تو اس کو مجھ سے قیامت کے دن بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

کفن خوشبو سے طاق مرتبہ بسایا جائے

وَتَجَمَّرُ الْاَكْفَانِ اَوَّلًا وِتْرًا اور کفن خوشبو سے بسایا جائے طاق مرتبہ

﴿ فائدہ ﴾

جب میت کو کفن پہنائیں تو اس کی پیشانی اور سینے پر عبیر سے کلمہ لکھیں اور مباح ہے کہ مردہ کو سرمہ لگانا۔

جنازہ مونڈوں پر اُٹھانا بہت ثواب کا باعث ہے

جب جنازہ اٹھایا جائے تو مونڈھوں پر اٹھانا بہت ثواب کا باعث ہے۔ ادنیٰ درجہ چالیس قدم اٹھانا سنت ہے جس سے چالیس گناہ دور ہوتے ہیں جس کی فضیلت حدیث میں وارد ہے۔ بہت افسوس ہے کہ بعض بلادِ میں فقط حمال جن کو مزدوری مقرر ہے اٹھاتے ہیں گو کہ جنازہ اہل تمول کا ہو اور کوئی جنازے کو ہاتھ نہیں لگاتے یہ بدرواج ہے اور ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ترکیب کاندھا دینے کی جو مستحب ہے یوں ہی جو

در مختار میں مرقوم ہے۔

جنازہ چالیس قدم اٹھانا سنت ہے جس سے چالیس گناہ دور ہوتے ہیں

وَاِذَا حَمَلَ الْجَنَازَةَ وَضَعَ نُدْبًا مُقَدَّمَهَا عَلٰى يَمِيْنِهٖ عَشْرَ خُطُوَاتٍ لِحَدِيْثِ مَنْ حَمَلَ جَنَازَةٍ اَرْبَعِيْنَ خُطْوَةً كُفِّرَتْ عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَةً ثُمَّ وَضَعَ مُؤَخَّرَهَا عَلٰى يَمِيْنِهٖ كَذٰلِكَ ثُمَّ مُقَدَّمَهَا عَلٰى يَسَارِهٖ ثُمَّ مُؤَخَّرَهَا كَذٰلِكَ.

اور جب کوئی شخص اٹھائے تو طریقہ مستحب اٹھانے کا یہ ہے کہ جنازے کے اگلے جانب یعنی سرہانا اول اپنے داہنے مونڈھے پر دس قدم رکھے پھر پچھلے جانب دس قدم داہنے مونڈھے پر رکھے پھر اگلی جانب بائیں مونڈھے پر دس قدم رکھے پھر پچھلی جانب بائیں مونڈھے پر اس طرح رکھے تو پچھلی جانب پر چالیس قدم سے فراغت ہوجائے گی کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے تو اس کا اٹھانا ہی چالیس گناہ کو دور کرتا ہے اور یہ بھی در مختار میں ہے۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جنازہ اُٹھایا سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا

وَصَحَّ اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ السَّلَامُ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِبْنِ مُعَاذٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا اٹھایا ہے اور جنازے کے پیچھے چلے اور اس وقت دنیاوی باتیں نہ کریں بلکہ کلمہ شریف کا ورد کرتے رہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے جو پیشتر بَابُ مَايَفْعَلُ قَبْلَ الدَّفْنِ میں مذکور ہوگی۔

جنازہ لے کر چلنے کا طریقہ

اور جلد لے چلیں جنازے کو متوسط چال سے بدون ہلانے کے قبرستان تک۔

قبر کو بغلی بنانا سنت ہے

اور سنت ہے قبر کو بغلی بنانا جب زمین سخت ہو ورنہ شق بنائی جائے جیسا کہ در مختار میں ملخصاً ہے

قبر کھودنے کا طریقہ سردہ کو قبلہ کی جانب سے قبر میں۔

قبر کھودنے کا طریقہ

اور مردے کی بقدر نصف قد آدم عمق کے اور لحد بنائی جائے یعنی جانب قبلہ قبر کے گڑھا کھودا جائے پٹے ہوئے مکان کی صورت اور شق نہ کی جائے یعنی قبر کے بیچ میں گڑھا نہ کیا جائے زمین نرم میں اس لئے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے شق کو منع کیا اور فرمایا لحد ہمارے لئے ہے شق غیروں کیلئے۔ پس بدون ضرورتِ شق بنانا نہ چاہیے۔

مردہ کو قبر میں قبلہ رُخ لٹانا مستحب ہے

اور مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے کہ وہ سمتِ معظم ہے اور مستحب ہے کہ لحد میں اتارنے والے مردے کو کہیں بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور قبلہ رخ کرنا مردہ کا سنت ہے یعنی مردہ کو کروٹ پر لٹایا جائے اور قبلہ رُخ کرے۔

میت کے سرہانے قل کے ڈھیلے رکھنا جائز ہے

اور سرہانے میت کے قل ھو اللہ کے ڈھیلے رکھیں۔ یعنی قل ھو اللہ الخ پڑھ کر دم کیے ہوئے ڈھیلے سرہانے رکھیں جیسا کہ حدیث شریف میں اس کی فضیلت وارد ہے اور یہ حدیث اسی کتاب کے بَابُ مَابَدْفَعُ بِ فِتْنَةُ الْقَبْرِ میں آئندہ آئے گی۔

قبر میں شجرہ رکھنا جائز ہے اور رکھنے کا طریقہ

جن لوگوں کو مردہ کا شجرہ قبر میں رکھنے کی عادت ہو یا وصیت کی ہو رکھنے کے لیے قبر میں رکھنا جائز ہے کچھ ممنوع نہیں۔ اس کا طریقہ یوں ہے کہ سرہانے میت کے ایک چھوٹا محراب کے اس میں رکھ دیں، جیسا شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کا فتویٰ اس میں بے نظیر ہے۔ یہ مجموعہ خمسہ شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) المشہور بہ رسالہ فیض عام جو مجموعہ فتاوی عزیزی مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۸۳ میں بعینہ یوں مرقوم ہے۔ سوال شجرہ درقبرنہادہ خواہد شد ہو اگر نہادہ خواہد شد ترکیب آن عنایت شود. جواب شجرہ در قبرنہادن معمولِ بزرگان است. لیکن این رادوطریق است. اول اینکہ برسینہ مردہ درونِ کفن یا بالاکفن گذارند این طریق رافقہا منع میکنند ومیگوند کہ ازبدن مردہ خون وریم سیلان میکند وموجب سوء ادب باسمائے بزرگان میشود. وطریق دوم انیست کہ جانب سرمردہ اندرونِ قبر طاقچہ بگذارند ودران کا غذشجرہ رانہند ۔ مختصر ترجمہ یہ کہ شجرہ قبر میں رکھنا عادت بزرگوں کی ہے۔ اس کے طریق دو ہیں۔ بہتر یوں ہے کہ سرہانے میت کے قبر کے اندر ایک محراب بنا کے اس میں شجرہ کو رکھ دیں اور قبر میں مردہ کی کفن کی گرہ کھول دی جائے اور لحد ہو تو اس پر کچی اینٹیں رکھنا مستحب ہے۔ یعنی کچی اینٹیں اول لحد کے منہ پر کھڑی کی جائیں اور انکی درزوں پر گل یا ڈھیلے رکھ دی جائیں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی لحد شریف میں کچی اینٹوں کا شمار نو عدد تھا

طحطاوی نے کہا شمار کچی اینٹوں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لحد شریف کا نو عدد تھا۔ کچی

اینٹوں کے ساتھ نرگل کی مٹی تھی۔ لحد کو پکی اینٹ اور تختوں سے باندھنا مکروہ ہے اور بوقت ضرورت مکروہ نہیں، اگر قبر شق ہو تو پتھر رکھیں۔

حاجت کے وقت تابوت پکی اینٹ، اور تختہ باندھنا جائز ورنہ مکروہ ہے

درمختار میں ہے کچھ مضائقہ نہیں حاجت کے وقت مردے کے لیے تابوت بنانے کا اگرچہ پتھر ہو یا لوہے کا۔ مثلاً زمین کی نرمی کی جہت سے اور مسنون ہے کہ صندوق یا لحد میں مٹی بچھادی جائے۔ شامی نے کہا کہ اگر حاجت کے سبب صندوق بنانا جائے تو چاہیے کہ اس کے نیچے مٹی بچھادیں اور داہنے اور بائیں ہلکی کچی اینٹیں رکھیں اور ڈھیلے کے اندر کے جانب پر مٹی لیپ دیں تاکہ لحد کی صورت بن جائے اور بدون حاجت صندوق بنانا مکروہ ہے اور جائز ہے پکی اینٹ اور تختہ گرد میت کے نرم زمین میں جیسے صندوق درست ہے اور ڈھانپی جائے قبر عورت کی قبر میں اتارنے کے وقت یہاں تک کہ لحد کا منہ بند کیا جائے مگر کسی عذر سے مثلاً بارش کی جہت سے اور بعد لحد بند کرنے کے اس پر مٹی ڈالی جائے۔

مٹی ڈالنے کا سنت طریقہ

مستحب ہے مٹی دینا اس کے سر کی جانب سے تین بار یعنی دو ہاتھوں سے تین دفعہ مٹی دے۔ اول دفعہ میں کہے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ اور دوسرے میں کہے وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ اور تیسرے میں کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ۔

بعد دفن قبر پر ہری ڈالی لگانا مستحب ہے

اور مستحب ہے بعد دفن مردہ کے قبر پر دو ڈالی ہری لگوانا۔ بخاری اور مسلم میں ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ایک ہری ڈالی لے کر اس کو چیرا اور دو کر کے ہر ایک قبر پر ایک لگوائے۔ بخاری

شریف میں ہے کہ صحابی بریدہ رضی اللہ عنہ کے میری قبر پر دوہری ڈالی لگواؤ اور ایسا ہی کیا گیا اور شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور میں ہے کہ ابو برزہ صحابی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر پر دوہری ڈال لگوانا۔ ان کا انتقال ایک پیٹر میدان میں ہوا وہاں کوئی جھاڑ نہ تھے اتنے میں وہاں مسافرین گزرے کے ہمراہ دو شاخیں تر و تازہ تھیں پس ان سے لیکر ان کی قبر پر لگوائے کَذَا اَخْرَجَہٗ اِبْنِ عَسَاکِر مِنْ طَرِیْقِ حَمَّادِبْنِ سَلَمَۃَ عَنْ قَتَادَہ جیسا کہ نقل کی ابن عساکر نے حماد بن سلمہ سے اور وہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے۔ یہ شاخیں لگانا آنحضرت ﷺ کا خصیصہ نہ تھا اس پر دلیل یہ کہ اصحاب اپنے قبور پر لگانے کے وصیت کیے اسی سبب سے فقہاء کرام اپنے کتب میں لکھتے ہیں کہ قبر پر ہری بیل لگانا اور پھول ڈالنا مستحب ہے جس میں موتی کو ثواب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ردا لمحتار اور حاشیہ وغیرہ میں ہے۔

قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے اور قبر کو مہر کرنے کا طریقہ

قبر پر پانی چھڑکوایا تھا اور بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے بھی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی قبر پر پانی چھڑکا تھا۔ یہاں کی اصطلاح میں قبر کو مہر کرنا کہتے ہیں۔ حاشیہ کو بحر الرائق میں ہے کہ مہر کرنے والا۔ قبر کو مہر کرنے کا طریقہ

یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ اُرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکَ راضیۃ مرضیۃ. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ پڑھتے ہوئے قبر کے سرہانے سے پاؤں تین بار پانی ڈالے اور پھولوں کی چادر جو جنازے پر اڑھائے تھے قبر پر ڈالے کیونکہ قبر پر پھول ڈالنے کی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہے چنانچہ

قبر پر پھول رکھنا اور جنازے پر پھول کی چادر اُڑھانا سنت ہے

مؤلف کتاب آئندہ خود اس کو ذکر کرے گا اور مولانا شاہ احمد سعید صاحب مہاجر جو بیک واسطہ

شاگرد ہیں شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کے اسحٰق صاحب کے مسائل اربعین کارڈ کیئے ہیں المسمی بتحقیق الحق المتین فی اجوبتہ مسائل اربعین مطبوع مطبع انوار احمدی الہ آباد کے صفحہ ۳۹ میں فرماتے ہیں۔ گویم نہادن بر قبراز جملہ مسنونات است چنانچہ صاحب طوامع الا نوار مینویسد پس انداختن چادرِ گل جنازہ ہمیں حکم وارد۔ یعنی پھول رکھنا قبر پر سنت ہے جیسا کہ طوالع الانوار میں ہے ایسا ہی اور پھول کی جنازے پر ڈالنا سنت ہے۔ مطلب یہ کہ جنازے پر چادر پھول کی ڈالنے سے سنت ادا ہوتے ہیں ایک یہ کہ جنازے پر ڈالنا دوسرا وہی چادر قبر پر ڈالیں تو دوسری قبر درست ادا ہوتی ہے اور سرہانے قبر میت کے الم مفلحون تک اور پائین قبر میت کے امن الرسول آخر تک پڑھے جیسا کہ بعد نماز جنازہ کے پڑھا تھا پھر فاتحہ دیوے اور سورۂ فاتحہ۔ وسہ قل ھو اللہ پڑھے اس کا ثواب موتی کو بخشے۔

قرأت اور دعا اور ایصال ثواب کے بعد ایک ساتھ توقف کرنا مستحب ہے

اور مستحب ہے بعد دفن مردہ کے ایک ساعت توقف کرنا دعا اور قرأت کے لیے اس قدر کہ قربانی اونٹ کی ہو کہ اس کا گوشت بٹ جائے۔ جیسا کہ اس کی حدیث ذیل میں خود مؤلف لائے گا اور سورہ تبارک کا پڑھے اور پڑھے قرآن کو جیسا کہ شرح الصدور میں ہے۔

قبر کے نزدیک قرآن شریف پکار کر پڑھنا اور آہستہ پڑھنا ہر دو طرح جائز ہے

اَخْرَجَ الْخَلَّالُ فِی الْجَامِعِ عَنِ الشُّعْبِیْ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِذَامَاتَ لَھُمُ الْمَیِّتُ اِخْتَلَفُوْا اِلٰی قَبْرِہٖ یَقْرَؤُوْنَ لَہُ الْقُرْاٰن

نقل کی خلال نے جامع میں شعبی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ کہا جب انصار (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) جاتے وہ طرف قبر اپنے گروہ کے اور پڑھتے تھے نزدیک قبر کے قرآن شریف کو۔ قرآن شریف نزدیک قبور کے پڑھنا پکار کر یا آہستہ ہر دو جائز ہے

قبر کے نزدیک قاریوں کو بٹھانا مستحب شرعی ہے اور فعل نیک ہے

جیسا کہ امام عبدالغنی النابلسی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے حدیقته الندیه شرح طریقه محمدیه میں فرمایا ہے اور قاریوں کو نزدیک قبر کے بٹھلانا مستحب شرعی اور فعل نیک ہے۔ اسی پر فتوی ہے جیسا کہ تکمیل الایمان اور ردالمحتار وغیرہ کتب میں ہے۔ ابو داؤد میں مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جب مردہ دفن ہو چکتا تو اس کی قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی درخواست کرو اور ثابت رہنے کی دعا اس کے لیے کرو اور محدث ابو محمد سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ نزدیک قبر کے گیارہ بار قل پڑھیں۔

قبر کا ایک بالشت اونچا کرنا واجب ہے

اور قبر اونچی کی جائے مثل اونٹ کے کوہان کے اور ظہیریہ میں ہے کہ اونچا کرنا قبر کا واجب ہے۔ بقدر ایک بالشت کے اور اس سے زائد کرنا جائز ہے اور قبر کو مربع یعنی چورس نہ بنائیں شیخ عبدالحق (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دہلوی نے اشعته اللمعات ترجمہ مشکوۃ میں فرمایا کہ میں نے بخارا میں ایسے قبور دیکھے جو پتھر سے مربع باندھے ہیں اور سنت کی رعایت سے اس پر تسنیم صغیر کیے ہیں یہ ہی داخل تسنیم ہیں۔ اب یہاں کا رواج یوں ہی ہے۔

علماء متاخرین کے پاس قبر پر گچ کرنا اور علماء و صلحاء کے قبہ (گنبد) بنانا جائز ہے

علماء عرب کا رسالہ جو مصباح الانام فی ردثبه البدعی النجدی الذی صل بها العوام ہے۔ مرقوم ہے کہ علماء متاخرین کے پاس قبر پر گچ کرنا جائز بلا کراہت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی رائج ہے بلاد اسلامیہ میں۔ ایسا ہی قبر پر علماء و صلحا کے قبہ بنانا علماء و متاخرین کے پاس جائز بلا کراہت ہے۔ اسی پر فتوی ہے۔ علامہ محمد طاہر حنفی القادری الفتنی نے مجمع بحارر انوار کے المجلد الثانی شرف کی تشریح میں فرمایا کہ وَالْبِنَاءُ عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اَوْ يَضْرِبُ عَلَيْهِ مجراء وضوو كُلُّه' مَنْهِيٌّ عَنْهُ لِعَدَمِ الْفَائِدَةِ وَقَدْ اَبَاحَ السَّلَفُ اَنْ يَبْنِى عَلٰى قُبُوْرِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ الْمَشَاهِيْرِ لِيَزُوْرُهُمُ النَّاسُ وَيَسْتَرِيْحُوْنَ بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ

یعنی قبر کو پتھر سے بنانا یا گچ سے بنانا جو قائم مقام پتھر کے ہے یا قبر کے اطراف ڈیرا مارنا یا عمارت و قبہ بنانا جو منع ہے جب بے فائدہ ہو اگر اس سے دوسرے فوائد منظور ہوں ممنوع نہیں۔ اسی سبب سے سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جائز اور مباح رکھا ہے قبہ بنانے کو اوپر قبور اولیاء اور علماء و صلحاء کے تاکہ لوگ ان قبور کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر راحت پائیں۔ اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے مرقات شرح مشکوۃ میں تحت حدیث

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ وَقَدْ اَبَاحَ لسَّلَفُ اَلْبِنَاءُ عَلٰى قَبْرِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ اَلْمَشْهُوْرِيْنَ لِيَزُوْرَهُمُ النَّاسُ وَيَسْتَرِيْحُوْا بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ اس کا ترجمہ اوپر گزرا۔ مفاتیح شرح المصابیح میں تحت حدیث مذکور فرمایا۔ اما

المتا خرون فقد استحسنوا تخصیص القبور یعنی علماء متاخرین بہتر جانتے ہیں قبر کو گچ سے بنانے اوربستان المحدثین میں مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحمۃُ اللّٰہ عَلَیہِ) نے حال میں امام کرمانی شارح صحیح بخاری کے فرمایا ملخصاً ترجمہ یہ ہے کہ نام ان کا شمس الدین محمد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ ہے انہوں نے کو اکب درازی شرح صحیح بخاری لکھی ۔سات سوسترہ ہجری میں ان کو تولد ہے۔آخری عمر میں حج سے فراغت کرکے بغداد شریف کو مسکن ان کا تھا مراجعت کی۔اثناء راہ مقام روض مہنا میں سات سو انہتر ہجری سولہ محرم کو وفات پائی ان کی نعش کو بغداد میں نقل کیے۔ایام حیات میں اپنی قبر اور لنگر خانہ متصل قبر ابو اسحاق شیرازی رحمتہ اللہ علیہ کے تیار کیا تھا اور اوپر قبر کے بڑے گنبد تیار کیئے تھے اُسی میں ان کو دفن کیا۔شیخ عبدالحق دہلوی (رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔قبور پر گچ کرنا اور گنبد بنانا اور چراغیں روشن کرنا ابتداء زمانے میں ممنوع تھا۔مگر بعد از مصلحت تعمیر اور ترویج مقابر اولیاء وعلماء میں دیکھ کر بہت چیزیں زیادہ کیئے گئے تا اس سے دبدبہ اور شوکت اہل اسلام وارباب صلاح کی ظاہر ہو۔خصوصاً یہ دیار ہندوستان میں جو اعداءِ دین ہنود اور کفار سے بہت ہیں ان مقامات متبرکہ کو ترویج دینا باعث رعب اور انقیاد انہوں کا ہے۔

سلف صالحین کے زمانے میں جو اعمال وافعال واوضاع مکروہات سے تھے آخر زمانے میں مستحسنات سے شمار کیئے گئے ہیں

اس لئے کہ بہت اعمال اورافعال و اوضاع زمانے میں سلف صالحین کے مکروہات سے تھے آخر زمانے میں مستحسنات سے شمار کیے گئے ہیں۔دیکھو کہ مدینہ منورہ میں جتنے قبور متبرکہ اما مان اہل بیت ودیگر بزرگان دین کے ہیں سب کے اوپر گنبد بنوائے ہیں پھر اس کے جواز میں کیا شبہ ہے۔

قبر کے متصل ایک پتھر کھڑا کر کے اس پر تاریخ وفات نام متوفی لکھنا جائز ہے مگر قرآنی آیات نہ لکھے

خود فعل حرمین شریفین مستحب شرعی ہے جیسا کہ ھدایہ میں ہے۔درمختار میں ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں لکھنے کا قبر پر اگر اس کی ضرورت ہو اس غرض سے کہ اُس قبر کا نشان نہ جاتا رہے اور پامال نہ ہو۔حدیث میں وارد ہے کہ جب عثمان بن مظعون صحابی رضی اللہ عنہ انتقال ہوا بعد دفن ان کے سرہانے خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے ایک پتھر اپنے دست مبارک سے کھڑا کیا اور قبر پر متصل ایک پتھر کھڑا کر کے اس میں تاریخ وفات معہ نام متوفی لکھنا جائز ہے۔چاہیے کہ اس پر آیات قرآن نہ لکھے تا کہ پامال نہ ہوں۔

قبرستان تک جانا واجب علی الکفایہ ہے

شرعاً قبرستان تک جانا واجب علی الکفایہ ہے۔پھر قبرستان سے گھر تک لوٹ آنا اور دعائے خیر کرنا اور میت کے اقرباء کو صبر وتسلی دینا مباح اور رائج الوقت ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری کے کتاب الحضر والا باحت میں ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۴

بَابُ الْاَ دُعِيَّةِ عِندَ الْمَدْفِنَ

دفن کے بعد دُعائیں کرنا

اتمام دفن تک حاضرین کا بٹھانا سنت ہے

اَخْرَجَ الْبَزَّارُ عَنْ عَلِی ابْنِ اَبِیْ طَالِب (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْجَنَازَةُ الْقَبْرِ مَجْلَسَ النَّاسُ فَلَا تَجْلِسُ وَلٰكِنْ قُمْ عَلٰى شَغِيْرِ الْقَبْرِ فَاِذَا اُوْلِیُ قَبْرِہ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٌ بِہٖ خَلَفَ الدُّنْيَا خَلَفَ ظَهْرِہٖ فَاجْعَلْ مَاقَدَّمَ عَلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَلَفَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَيْرٌ لِّلْاَ بْرَارِ

نقل کی بزاز نے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا جب جنازہ نزدیک قبر کے پہنچے مت بیٹھے تو جنازہ رکھنے کے آگے حالانکہ لوگ بیٹھ جائیں

﴿ فائدہ ﴾

اسی سبب سے مکروہ ہے جنازہ کے ہمراہین کو بیٹھنا قبل جنازہ رکھنے کے جیسا کہ درمختار میں ہے کُرِہَ لِمُتْبِعَهَا جُلُوْسُ قَبْلَ وَضْعِهَا وَقِيَامُ بَعْدَہ، مکروہ ہے پیچھے چلنے والے کو بیٹھنا پہلے جنازے کے رکھنے کے یعنی بعد جنازہ رکھنے کے تمام حاضرین کا تمام دفن تک بیٹھنا سنت ہے اور بغیر ضرورت کے نہ کھڑے رہیں۔ طحطاوی میں ہے عبادہ بن صامت (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ وقت دفن کے بیٹھے رہو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللہِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ دُعَاءِ الْحَيِّ يَنْفَعُ الْمَيِّتَ رُوِیَ فِی الْاَ خْبَارِ مَنْ قَرَءَ هٰذَا الدُّعَاءَ عِنْدَ وَضْعَ الْمَيِّتِ فِی الْقَبْرِ يَسْهَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی جَوَابِ مَلَائِكَتِه الْقَبْرِ وَخُفِّفَ عَلَيْهِ ضُعْطَتَهٗ وَنُوِّرَلَہٗ ظُلْمَةٌ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَيْهِ) نے فرمایا لیکن فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے کھڑے رہ تو کنارے قبر کے جس وقت قریب کی جائے جنازہ نزدیک قبر کے یعنی جب اتارے تو میت کو قبر میں کہہ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ آخر دعا تک۔

دعا زندوں کی نفع دیتی ہے میت کو

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَيْهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ دعا زندوں کی نفع دیتی ہے میت کو۔ مروی ہے حدیثوں میں جو کہ پڑھا اس دعا کو وقت میں اتارنے میت کے قبر میں توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ کے جواب کو اور تخفیف کرتا ہے قبر کے دبانے کو اور نور دار کرتا ہے تاریکی قبر کو۔

میت کے سر اور پاؤں کی طرف پڑھی جانے والی دعائیں

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ ابْنِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَامَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَجْبِسُوْ وَاَسْرِعُوْا بِہٖ اِلٰی قَبْرِہٖ وَالْيُقْرَءَ عِنْدَ رَاسِهٖ فَاتِحَةَ الْبَقْرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَتِه

نقل کی طبرانی نے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو فرماتے تھے جس وقت مرے ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اس کو اور جلدی پہنچاؤ اس کو طرف

قبر اس کے اور چاہیئے کہ پڑھی جائے سرہانے قبر کے ابتداء سورۂ بقرہ یعنی الم مفلحون تک اور نزدیک پاؤں اس کے خاتمہ سورہ البقر کا یعنی امن الرسول آخر تک۔

﴿ فائدہ ﴾

ایسا ہے بعد نماز جنازہ کے پڑھنا حدیث شریف میں آیا ہے یعنی سرہانے جنازے کے الم مفلحون تک اور پائیں جنازہ کے امن الرسول آخر تک پڑھے۔

میت کے دفن کرنے میں بلاعذر تاخیر کرنا مکروہ ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْاِمْسَاكَ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ مَكْرُوْهٌ فَيَسْتَحِبُ سُرْعَتُ التَّجْهِيزِلَه' وَيُنْدَبُ الْاِعَانَةُ لَه' بِالْاَ دْعِيَّته

مولف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ میت کے دفن کرنے میں تاخیر کرنا بلاعذر مکروہ ہے اور طریق سنت یہ ہے کہ جلدی کرے تجہیز میت میں۔

میت کے لیے دعائیں مستحب ہے

اور مستحب ہے میت کے لیے دعائیں کرنا۔ رُوِیَ اَنَّه' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرءُ عَلٰی رَاسِ الْجَنَازَةِ عِنْدَ الْاِدْخَال مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میت کو قبر میں اتارنے کے وقت دعا ذیل پڑھتے تھے۔

میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ' وَتَجَاوَزْ عَنْهُ' وَعَافِهِ فَاعْفُ عَنْهُ' اَكْرِمْ نُزُلَه' وَوَسِّعْ مُدْخَلَه' وَاَنِسْ وَحْشَتَه' وَارْحَمْ غُرْبَتَه' وَلَقِّنْ حُجَّتْ وَبَرِّدْ مَضْجِعَه' وَنَوِّرْ مَهْبَتْ' وَالْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

﴿ فائدہ ﴾

اور جب میت کو قبر میں قبلہ رخ کردیں اس وقت چند دعائیں پڑھنا حدیثوں میں وارد ہے جیسا کہ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور میں امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) لکھتے ہیں۔ نقل کی سعید بن منصور (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے کہ انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) جب میت کو قبر میں لٹاتے تو یہ دعا فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ جَافِى الْاَ رْضِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَعِّدْرُوْ حَه' وَتَقَبَّلَه' وَتَلَقَّاه' مِنْكَ بِرُوْحٍ

اور ابن ماجه اور بيهقى میں ابن المسیب (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے روایت ہے کہ حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) ایک جنازے پر جب میت کو بغلی میں رکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَامِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اور نقل کی ابن ابی شیبہ نے مجاہد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ وہ اس وقت یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَه' فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَه' فِيْهِ وَالْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ اور نقل کی حکیم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے عمرو بن مکرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ مستحب جانتے تھے لوگ اس وقت یہ دعا کہنے کو اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور نقل کی ابن ابی شیبہ نے قتادہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ جب حضرت انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے فرزند کو دفن کیا گیا تو انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) یہ دعا فرماتے۔

تلقین کا طریقہ

اَللّٰهُمَّ جَافِى الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِهٖ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِلرُوْحِهٖ وَاَبْدِلْه' دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ هٰذَا كُلُّه' مِنْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ لِلسُّيُوْطِى. اَخْرَجَالطَّبْرَانِى عَنْ اَمَامَةَ الْبَاهِلِى (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدٌمِنْ اِخْوَانِكُمْ فَسَوَّيْتُمْ عَلَيْهِ التُّرَابَ فَلْيَقُمْ اَحَدُ كُمْ عَلٰى رَاسِ الْقَبْرِ ثُمَّ لَيَقُلْ يَا فُلَانَ بْنِ فُلَانَتَهٗ فَاِنَّه' يَسْمَعُ وَلَا يُجِيْبُ

ثُمَّ یَقُوْلُ یَافُلَانَ بْنِ فُلَانَۃَ فَاِنَّہٗ یَسْتَوِیْ قَاعِدًا وَلَا یَجِیْبُ ثُمَّ یَافُلَانَ بْنِ فُلَانَۃَ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ اَرْشِدْنَا رَحِمَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ فَلْیَقُلْ اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّاوَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْآنِ اِمَامًافَاِنَّ مُنْکِرًاوَّ نَکِیْرًا یَاْخُذُکُلُّ اَحَدِمِنْھَا بِیَدِ صَاحِبِہٖ وَیَقُوْلُ اِنْطَلِقْ نَا مَانَقْعُدُ عِنْدَ مَنْ لُقِّنَ حُجَّتَہٗ فَیَکُوْنُ بِنَا دُوْنَھُمَا قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنْ لَّمْ یَعْرِفْ اُمَّہٗ قَالَ یَنْبُۃٌ اِلٰی حَوَّا فُلَانَ ابْنِ حَوَّاءِ

نقل کی طبرانی یعنی کبیر میں (اور ابن مندہ نے) ابوامامہ الباہلی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انتقال کرے ایک تمہارے بھائیوں سے اور قبر کی مٹی ڈال چکو تو لینے بعد دفن کے ایک شخص کھڑا ہو سرہانے قبر کے اور کہے اے فلاں بیٹی فلاں عورت کے تحقیق وہ میت سنتا ہے اس کو لیکن نہیں جواب دیتا۔ پھر کہے اے فلاں بیٹے فلاں کے تحقیق وہ میت اٹھ بیٹھتا ہے قبر میں لیکن جواب نہیں دیتا، پھر کہے وہ اے فلاں بیٹے ان عورت کے اس بار کہتا ہے میت ارشاد کہ مجھ کو رحمت کرے خدائے تعالیٰ تجھ پر لیکن تم نہیں سنتے اس کو پھر کہے یاد کرا اے فلاں نے اس کلمہ کو کہ نکلا تو اس پر دنیا سے کہ وہ کلمہ شہادت ہے یعنی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ راضی ہوا تو کہ خدا تعالیٰ پر وردگار تیرا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر تیرے ہیں اور اسلام دین تیرا ہے اور قرآن پیشوا تیرا۔ جب یہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک منکر ونکیر میں سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے باہر نکل اس بندہ کے آگے سے تم کیا کام رکھتے ہیں اس سے کہ حق تعالیٰ نے تلقین کی یعنی سکھائی اس کو دلیل اس کی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نام میت کی۔ ان کا نہ جانیں ہم تو کیا کہیں اور کس کے طرف نسبت کریں فرمایا نسبت کر حوا کی طرف کہ ماں سبھوں کی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث ثبوت تلقین پر ہے بعد دفن کے اور معمول بہ ہے شافعیہ کا خصوصاً کیونکہ یہ ان کے نزدیک سنت ہے اور ہمارے نزدیک یہی جائز ہے۔ چنانچہ مولف کہتا ہے۔

تلقین پڑھنا سکرات کے وقت سنت اور بعد دفن کے مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَلتَّلْقِیْنُ لِلْمُحْتَضَرِ سُنَّتٌ بِالْاِتِّفَاقِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَکْثَرُ الْمَشَائِخِ عَلٰی اَنَّہٗ مُسْتَحَبٌّ کَمَا دَلَّ عَلَیْہِ الْحَدِیْثُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ

مولف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے تلقین کہنا وقت میں سکرات کے سنت ہے بالاتفاق نزدیک حنفیہ وشافعیہ کے اور بعد دفن کے تلقین کہنا وقت میں سکرات کے سنت ہے بالاتفاق نزدیک حنفیہ وشافعیہ کے اور بعد دفن کے تلقین پڑھنا نزدیک اکثر علماء متاخرین احناف کے مستحب ہے جیسا کہ دلالت کرتی تھی اس پر حدیث اور اسی پر فتویٰ ہے۔

تلقین میت

رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ اَنَّہٗ اِذَا سُوِّیَ عَلَیْہِ التُّرَابُ یَقِفُ عَلٰی قَبْرِہٖ قَلِیْلًا اَوْیَرْجِعُ عَنْہُ اَقْدَامًا ثُمَّ یَعُوْدُ اِلَیْہِ فَیَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا وَجْھَہٗ ثُمَّ یَدْعُوْلَہٗ بِھٰذَا الدُّعَاءِ

مروی ہے سلف سے کہ جب قبر پر مٹی ڈالا جائے اور تیار ہو جائے قبر کھڑے رہے ایک شخص اوپر قبر کے تھوڑا وقت یا ان میں سے ایک شخص پلٹ کر آئے اور بیٹھے متصل قبر کے اپنا منہ قبر کے طرف کر کے پھر دعا کرے ساتھ اس دعا کے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

يَافُلَانَ بْنِ فُلَانَتَ فَيَسْكُتُ

پہلے تکبیر پڑھ کے تھوڑا وقت ٹھہرے پھر کہے:

يَاعَبْدَ اللّٰهِ وَابْنَ اَمَتِهِ اللّٰهُ اُذْكُرْمَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا اِلٰى مُضِيْقِ الْآخِرَةِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَابْنَ اَمَتِهِ اللّٰهِ قَدْ جَاءَكَ السَّائِلَانِ مِنَ اللّٰهِ الْمَلَكَانِ الْكَرِيْمَانِ الْمَامُوْرَانِ لَا يَنْفَعَنَاكَ وَلَا يَنْصُرَ اِنَّكَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَابْنَ اَمَتِهِ اللّٰهِ يَسْئَلَانِ مَنْ رَبُّكَ فَقَدْ رَبِّيَ اللّٰهَ اَحَدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ فَيَقُوْلَانِ مَنْ نَبِيُّكَ فَقُلْ نَبِيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلَّذِيْ هَدَانِيْ بِالْحَقِّ وَيَسْئَلَانِ مَادِيْنُكَ فَقُلْ دِيْنِيَ الْاِسْلَامَ وَالْاِنْقِيَادُ لَارَ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا بِفِطْرَةِ الْاِسَامِ يَقِيْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قِبْلَتَهٗ وَبِالْمُوْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ اِخْوَانًا اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّتَهَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ فَاِنَّ اللّٰهَ اٰتِيَهٗ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ. يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ وَالْاٰخِرَةَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. الفاظ تلقین کے کامل ہوئے۔

بعد دفن کے میت کے لیے دعا مستحب ہے

رُوِيَ فِي الْاَخْبَارِ اَنَّهٗ يَسْتَحِبُّ الدُّعَاءِ بَعْدَ الدَّفْنِ بَالشَّفَاعَةِ وَكَانَ لِسَّلْفُ يَدْعُوْنَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِذَاسُوِّيَ الْقَبْر حدیثوں میں آیا ہے کہ مستحب ہے دعا کرنا میت کے یہ بعد دفن کے اور سلف صالحین کی عادت تھی کہ جب میت کو قبر میں کہیں اور مٹی ڈالا ہمارے یعنی بعد دفن کے متصل قبر کے دعا ذیل پڑھتے تھے وہ دعا معظم یہ ہے۔

دفن کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْعَبْدُ عَبْدِكَ وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رُوْحِ الدُّنْيَا وَبَيْعَتِهَا اَلْاٰنَ لَدَيْكَ فِيْ ظُلُمَتِ الْقَبْرِ وَحْدَةِ اللَّحْدِ اِضْطَجِعْ فِيْهِ بِالسَّاءِ فَقِيْرًا وَحِيْدًا بِمَا هُوَلَاقِيْهِ وَاَجِبَّاوُهٗ فِيْ رَاحَتِهِ الدُّنْيَا نَامِيَهَ اَللّٰهُمَّ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْكٍ بِهٖ وَحَامِيَةُ اِمْتَسِنِيْ مِسْكِتَنًا مُرْتَهِبًا بِعِلْمِهٖ الْفَاتِحَةَ فَارْهَمْ غُرْبَتَهٗ وَاغْفِرْ حُوْبَتَهٗ وَاكْشِفْ قُرْبَتِهٖ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ فَضْلًا عَنْ تَعْذِيْبِهٖ قَلَاتُسَلِّطَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَرْحَمُ حَالَهٗ فِيْ تَخْزِيْلَهٗ اَللّٰهُمَّ قَدْ جِئْنَا بِهٰذَا الْعَبْدِ رَاغِبِيْنَ بِفَضْلِكَ شَفَعَاءَ لَهٗ رَاجِيْنَ وَرَاضِيْنَ بِتَقْدِيْرِكَ سَائِلِيْنَ الْقَضَاءَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ بَدَيْتَ اَفْعَالَكَ عَلَى التَّفَضُّلِ وَالتَّجَاوُزِ وَتَلَقَّيْتُ مِنْ عَصَاكَ بِالْحُلُمِ فَضْلًا عَلٰى حَالِهٖ بِالتَّجَاوُزِ نَتَجَاوَزُ عَنْهُ بِعَفْوِكَ اِنَّكَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ. اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْعَبْدُرِ اقْدِفِيْ كَفْنِكَ لَحِيْدًا اَسْلَمْتَهٗ ثِقَتُهٗ وَرِفْضَتُهٗ حَبِيْبَتَهٗ فعظمت فَجِئْيتَهٗ وَاِنَّكَ لَرَؤُفٌ رَّحِيْمٌ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَهٗ وَاسْتُرْعُيُوْبَهٗ فَاَوْجِبْ لَهٗ رِضْوَانَكَ وَاسْكُنْهُ فِيْ جَنَابِكَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَاجَارَ الْمُسْتَحِيْرِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَضُغْطَةٍ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضِ عَنْ جَنْبِهٖ اَدْخِلْهُ فِيْ زُمْرَةِ الصَّالِحِيْنَ. وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ. وَرُوِيَ فِي الْاٰثَارِ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَشْهَدَ لِلْمَيِّتَ بِالْاِسْلَامِ وَيُدْعٰى لَهٗ بِالشَّهَادَةِ كَمَا رُوِيَ عَنِ الْمَشَائِخِ بَعْدَ الدَّفْنِ عَلٰى قَبْرِهٖ ثُمَّ يَسْتَوْ دَعَهٗ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ.

میت کو مسلمان ہونے اور کلمہ شہادت پڑھنے کی گواہی دینا مستحب ہے

روایتوں میں آیا ہے کہ میت کو مسلمان ہونے کی اور کلمہ شہادت پڑھنے کی گواہی دینا مستحب ہے جیسا کہ مروی ہے علماء زمانہ سے جو بعد دفن کے نزدیک قبر کے کہتے ہیں اللہ برکت دیوے اس کو یہ سچا مسلمان تھا اور اقرار کلمہ شہادت پر انتقال کیا پھر سونپتے ہیں اس کو اور کہتے ہیں اس دعا کو

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ وَنَحْنُ نَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا الْعَبْدِ کَانَ مُسْلِمًا مُوْمِنًا عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وَمِلَّتِہٖ اَبِیْسنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا کَانَ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ‘ وَرَسُوْلُہ‘ وَمَاتَ عَلٰی ھٰذِہِ الشَّھَادَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اِرْحَمْ بِہٖ وَنَحْنُ نَسْتَوْدَعُکَ ھٰذَا الْعَبْدَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَتِہٖ وَاَنْتَ مَامُوْرٌ فِی حِفْظِہٖ وَعَرْضِہٖ وَجَسَدِہٖ غَیْرَ خَیَانَتِہٖ اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدَ یٰ فُلاَنَ بْنِ فُلاَنَتِہٖ اَوْدَعُنَا رَبَّکَ وَھُوَ حَسْبُکَ اِنَّہ‘ بَرٌّ رَئُوْفٌ رَّحِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. ثُمَّ یَقْرَاءُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ جَھْرًا وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی.

پھر پڑھتے تھے بعد دعا کے قبر پر سورہ تبارک کا پکار کر اور اسی پر فتویٰ ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

فضیلت سورہ تبارک

یعنی قرآن شریف پکار کر پڑھنا نزدیک قبر کے جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ خواہ آیات عذاب ہوں یا آیات رحمت کے اور اس سورہ تبارک کو سورہ منّجیہ بھی کہتے ہیں یعنی نجات دینے والا عذاب دوزخ سے جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کے فصل ثانی میں ترمذی سے لایا ہے۔ مروی ہے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ بعض اصحاب کرام ایک مقام پر خیمہ لگائے اور ان کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ یہاں ایک صحابی کی قبر ہے جو پیشتر انتقال کیے تھے۔ جب زمین کو کھودے تو وہ قبر ظاہر

ہوئی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صحابی زندہ قبر میں حیات حقیقی سے ہیں اور تلاوت کرتے ہیں سورہ تبارک الذی بیدہ الملک کو جب ختم کیے انہوں نے سورہ کو تو ڈھانک دیا قبر کو اور اس کی خبر دیئے خود رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو فرمایا آپ نے یہ سورہ تبارک کا مانعہ اور منجیہ ہے۔ نجات دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔

میت کو ثواب بخشی کے لیے تبارک پڑھوانا اور تبارک کے چالیس روٹ تیار کرنے کا طریقہ

چونکہ اس سورہ مبارک کی خاص فضیلت ہے۔ اس لئے موتی کی ثواب بخشی کے لیے تبارک پڑھواتے ہیں اور اس کا ثواب روح موتی پر بخشتے ہیں۔ اس کا طریقہ مروجہ یوں ہے کہ موتی کے انتقال کے دن سے چہلم تک ایک تبارک یا اڈہائی تبارک یا اس سے زیادہ حسب طاقت پڑھاتے ہیں۔ ایک تبارک کو ایک ہزار چھے سو سورے ہوتے ہیں اور اڈھائی تبارک کو چار ہزار سورے ہوتے ہیں۔ اس طور سے کہ ایک تبارک کو چالیس سورے پڑھ کر ایک گرہ ڈالنا ایسے چالیس گرہ ڈالنے سے ایک ہزار چھ سو سورے ہوتے ہیں یہ ایک تبارک ہوا۔ غرض چالیسویں دن چالیس روٹ تیار کر کے چالیس گھڑوں میں دو دو اور پانی بھر کے ایک سورہ تبارک کا پڑھ کر روٹ اور پانی پر دم کرتے ہیں۔ ایسا ہی چالیس سورے پڑھ کے چالیس روٹ اور پانی پر دم کر کے صدق اللہ پڑھ کے فاتحہ دیتے ہیں۔ پھر جو تبارک کہ پڑھا گیا ہے ساتھ اور قرآنوں کے پڑھے ہیں بخشتے ہیں۔ الحاصل بعد دفن کے جیسا کہ سورہ تبارک آیا ہے ایسا ہے اور دعائیں پڑھنا ہے وارد ہی جیسا کہ ابن ماجہ اور بیہقی میں ابن المسیب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے کہ حاضر ہوا میں ساتھ عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے ایک جنازہ پر جب اس کا دفن ہوا تو ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سرہانے قبر کے یہ دعا فرماتے

اَللّٰھُمَّ جَافِی الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصعِدرُوحَھَا وَلَقِّھَا مِنک رِضْوَانًا

اورامام جلال الدین سیوطی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ) کے شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور کے باب الدفن میں ہے کہ بعد دفن کے فاتحہ اور سہ قل ہو اللہ پڑھنا مستحب ہے اور تھوڑا وقت ٹھہر کے میت کے لیے دعا و استغفار مانگنا مستحب ہے اور یہ دعا کہے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتَہٗ لِتَسْاَلَہٗ اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَاثَبَّتَہٗ فِی الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ

اورنقل کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے محدث سعید بن منصور نے کہا کہ وہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے اوپر قبر کے بعد دفن کے اور دعا کرتے ان الفاظ سے

اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَتِہ منطق وَلَا تَبْتَلْہٗ فِیْ قَبْرِھٖ بِمَا طَاقَتَ بِہٖ

دفن سے فارغ ہو کر قبرستان کے دروازے پر فاتحہ دینا کل اموات کو بڑے اجر کا موجب ہے

اور جب دفن سے فراغت حاصل کریں تو واپس ہونے کے وقت قبرستان کے دروازے پر پھر فاتحہ دیویں اور اس کا ثواب کل مردوں کے نام پر بخشیں اس میں بڑا اجر ہے۔ اس پر تعارف ہے علما و فضلا کا گو کہ مقام قبر سے چالیس قدم ہوں یا زیادہ مہر بطور دروازے پر فاتحہ کل اموات پر دینا چاہیے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۵

بَابُ فِتْنَۃِ الْقَبْرِوَھِیَ سُوَالُ الْمَلَکَیْنِ

بیچ امتحان قبر کے اور وہ سوال کرنا دو فرشتوں کا ھے

قبر میں سوال اور جواب

اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَدِیہ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَانْھَضَاہُ فَقَامَ یَھَبُ کَمَا یَھَبُّ النَّائِمُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَیَقُوْلَانِ مَادِیْنُکَ فَیَقُوْلُ الْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَیَقُوْلَانِ مَنْ نَبِیُّکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ نَبِیٌّ فَیُنَادِیْ صَدَقَ فَافْرَشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَالْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ لَیَقُوْلُ دَعُوْنِیْ اَخْبِرُ اَھْلِیْ فَیُقَالُ اَسْکُنْ قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ السُّوَالَ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَاَنْ لَبِسَ الثِّیَابَ مِنَ الْجَنَّتِہ لِلْاَرْوَاحِ وَقِیْلَ لِلْاَشْبَاہِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَادِقٌ وَاَنَّ الرَّجْعَتَ لِلْمَوْتٰی بَاطِلٌ لِاَنَّ الْاَمْرَ بِالسُّکُوْنِ مَنْعٌ عَنِ الْعَوْدِ بِالرِّفْقِ وَعَلَیْہِ اَھْلُ السُّنَّۃ

روایت کی ابن مردویہ نے جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق بندہ مومن جس وقت رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اس کو چاہیگا وہ کھڑے رہنے کو خوشی سے جیسا کہ خواہش کرتا ہے

منکر نکیر کے قبر میں سوال کرنے کا بیان اور عالم برزخ کا حال

اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِی فَاَخْبِرُھُمْ فَیَقُلَانِ نَمْ کَنُوْمَتِہ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہ' اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اَلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہ اللّٰہُ مِنْ مَضْجِعِہ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلاً فَقُلْتُ مِثْلَہ' لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَمِنِیْ عَلَیْہِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہ' فَلَا یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہ اللّٰہُ مِنْ مَضْجِعِہٖ

نقل کی (ترمذی) نے براء بن عازب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جبکہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتہ کالی کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہیں۔ وہ دونوں کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہے وہ شخص مومن پس کہتا ہے وہ بندے ہیں اللہ کے اور بھیجے ہوئے اس کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق ہم جانتے تھے کہ یقیناً تو کہے گا پھر کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اس کے بیچ قبر اس کے ستر گز بیچ ستر عرض اور طول کے پھر روشنی کی جاتی ہے واسطے اس کے بیچ اس کے پھر کہا جاتا ہے واسطے اس کے صورت۔ پس وہ کہتا ہے پھر جاؤں میں طرف اپنے اہل کے۔ پس خبر دوں ان کو، پس کہتے ہیں صورت مانند سونے دولہا کے وہ کہ نہیں جگانا اس کو مگر بہت پیارا لوگوں اس کے کا طرف اس کے یعنی جگانا ہر کسے کا خوش نہیں لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہے مگر محبوب کا یہاں تلک کہ اٹھادے اس کو اللہ جگہ ہونے اس کے سے کہ یہ ہے اور اگر ہوتا ہے منافق یا کافر کہتا ہے سنا تھا میں نے لوگوں سے کہتے تھے کہنا پس کہا میں نے مانند اس کے نہیں جانتا میں یعنی سوائے اس کے پس کہتے ہیں فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہے گا تو یہ بس حکم کیا جاتا ہے واسطے زمین کے مل جا اس پر پس دباتی ہے اس پر یعنی پہنچتی ہے اس کو پس پیستے ہیں پسلیاں اس کے یعنی دائیں بیچ بائیں کے اور بائیں بیچ داہنے

کی۔ پس ہمیشہ رہتا ہے بیچ اس کے عذاب کیا گیا یہاں تک کہ اٹھادے اس کو اللہ جگہ قبر اس کے سے

﴿ فائدہ ﴾

یہ جو فرشتے کہتے ہیں کہ کیا کہتا ہے تو بیچ حق اس شخص کے یعنی محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تو کیا۔

آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار کے لیے آرزو موت کی کرنا خوب ہے

شیخ عبدالحق دہلوی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اشعت اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں یہ اشارہ بہ سبب شہرت آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہی دلوں میں مومنوں کے یا خود آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) روبرو آتے ہیں تو ملائکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں یہ کون ہیں۔ پس اس صورت میں آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمیٰ کے خوب ہے اور اس میں بشارت ہی مشتاقوں کے لیے

شب عشقان بیدل چہ قدر دراز باشند
تو بیا کزادل شب در صبح باز باشد

تم کلام الشیخ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ)

آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حیات النبی ہیں اور دو فرشتوں کے ہمراہ تشریف لاتے ہیں

الحاصل آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو حیات النبی ہیں یہ دو فرشتوں کے ہمراہ قبر میں تشریف لاتے ہیں مومن دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے کہ یہ سرور عالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں۔ سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قبر میں دیکھنا قوی معنی ہے کیونکہ ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ

وسلم جوفرشتوں کا مقولہ ہے اس میں ھذا اسم اشارہ ہے اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مشار الیہ۔ بقاعدہ نحو اگر مشار الیہ موجود نہ ہو تو اشارہ مشار الیہ کے طرف لغو ہے۔ پس تاویل کرنا طرف ثبوت کے حاجت نہیں یہی معنی مشہور ہے سلف سے خلف تک۔ خود اصحاب کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) جو مقتدایان امت ہیں یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ہم سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قبر میں دیکھیں گے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیداد کے لیے حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) موت کے وقت خوشی سے نعرے مارتے تھے

جیسا کہ مدارج النبوۃ میں ہے کہ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جو عاشق زار رسول اکرم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تھے موت کے وقت خوشی سے نعرہ مارتے تھے اور زبان سے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے قبر میں پہلے ملاقات ہوگی۔ یوں ہی اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین و علماء دین سے ایسے اقوال منقول ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ ایک آن میں سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا تشریف لانا ہزار ہا مقام میں کیوں ممکن ہے۔ اس کا جواب یہ کہ عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) ایک ہی ہیں جو تمام دنیا میں خواہ مشرق ہو یا مغرب شمال ہو یا جنوب ایک آن میں ہزار ہا کی جان قبض کرتے ہیں جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے کعب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے اور ابن ابی حاتم نے زبیر بن محمد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اصحاب کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) پوچھے اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملک الموت علیہ السلام ایک ہی تمام مشرق و مغرب و شمال و جنوب کے شہروں میں ایک ہی وقت کیوں قبض ارواح کرتا ہے۔ فرمایا تمام دنیا ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) کو مانند ایک طشت کے ہی جو روبرو ہو۔ جب عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو یہ قدرت ہو کہ یک وقت میں ہزار ہا نفسوں کی روح قبض کریں اور

ساری دنیا مثل ایک طشت کے حکم رکھے تو کیا عجب ہے کہ سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) سے رتبہ میں بڑھ کر ہیں اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے وجود بابرکت کے باعث تمام فرشتے وانسان وجن وغیرہ ہژدہ ہزار عالم پیدا ہوئے ہیں حاضر ہونے میں کیا شبہ ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ منکر نکیر دو فرشتے ہیں جو آنِ واحد میں ہزار ہا قبور میں بعد دفن آگے میت سے آتے ہیں تو پھر سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو حیات النبی (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں اور باعث کائنات ہیں ان کے ساتھ حاضر میں کیا شبہ ہے۔

منکر نکیر فرشتوں کی جماعت کا نام نہیں

اگر کوئی کہے کہ منکر نکیر ایک فرشتوں کی جماعت کا نام ہے خاص دو فرشتے جو آن واحد میں ہزار ہا قبور میں آ کر میت سے سوال کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو ایسی طاقت دی ہے جیسا کہ تمہید ابو شکور سلمی اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری اور عقائد نسفی اور شرح عقائد بدنسفی للتفتازانی اور حاشیہ سیالکوٹی اور تکمیل الایمان وغیرہ کتب عقائد میں ہے۔ پس قول کا مخالف جمہور معتبر نہیں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جہاں مدح ہوتی ہے وہاں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بانفس نفیس تشریف لاتے ہیں

علاوہ بریں جہاں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مدح شریف ہوتی ہے تو بالذات نفس نفیس اس مقام میں سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لاتے ہیں تو کیا تعجب ہی کہ قبر میں تشریف کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت خاصہ حاضر ہونے کی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ شیخ

عبدالحق (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہ) کی مدارج النبوہ کے جلد دوم میں فرماتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے۔ آگاہ ہو کہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تیرا کلام سنتے ہیں کیونکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ تعالیٰ کے صفات سے متصف ہیں اور یہ صفات سے ہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ سے میں اس کا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرے اور پھر رسول خدا محمد مصطفیٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس صفت میں نصیب وافر ہے کیونکہ آپ کا طریق یکتا ہونا ایک مشہور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وصف ہے۔ سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو عالم ظاہری میں ان آنکھوں سے دیکھنا ثابت ہے۔

ام المومنین بی بی ام سلمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھا) کو جب آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار مبارک کا شوق دامن گیر ہوتا تو ان آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتی تھی

چنانچہ مدارج النبوۃ میں ہے کہ اُم المومنین ام سلمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) سے یہ کرامت منقول ہے کہ جب آپ کو سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دیدار مبارک کا شوق دامنگیر ہوتا یا آپ کے حاضرین میں سے دیکھنے کا شوق ہوتا تو آئینہ روبرو رکھ کے دیکھتے خود سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بنفس نفیس حیاتِ لِس سے نظر آتے ہیں۔

امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ان آنکھوں سے دیکھتے تھے اور کسی مسئلے کے دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خاص محفل میں بازیابی کا شرف حاصل کرتے تھے

فوائد المنیفہ میں ہے کہ حضرت امام اعظم سراج الامت ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اولیاء میں مرتبہ اویسی کا رکھتے تھے۔ جب کوئی مسئلے کی ضرورت ہوتی سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اس محفل میں باریابی کا شرف حاصل کرتے اور ان آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے اور مسائل دریافت کرتے۔ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے سوال کیا کہ تم کہتے ہیں قعدہ اول میں جو مجھ پر درود شریف پڑھے اس پر سجدہ سہو ہے۔ امام نے جواب دیا۔ ہاں کہ اس نے بھولے سے آپ پر درود شریف پڑھا اس لئے میں نے سجدہ سہو کا حکم کیا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو یہ جواب آپ کا پسند آیا اور امام کو اپنے گلے سے لگایا اور آپ کے حق میں دعا بلیغ کی۔

امام مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جب حدیث بیان کرتے اس وقت اس آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے تھے

اور امام مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے احوال میں ہے کہ جب آپ حدیث بیان کرتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہوتا اور آواز پست ہوتی اور سر نیچے جھکاتے یہاں تک کہ حاضرین کو آپ کا دیکھنا دشوار ہوتا۔ سوال کرتے کہ کیوں آپ کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ فرماتے کہ میں وہ دیکھتا ہوں، جو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی امام مالک اس وقت ان آنکھوں سے سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے تھے۔

حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ان آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے تھے

اور قطب الاقطاب جناب محبوب سبحانی معشوق ربانی حضرت سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی

(رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) ان آنکھوں سے سرور جہاں کو دیکھتے تھے کذافی بهجته الا سرار۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اپنی قبر شریف میں زندہ اور قبر میں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی دید ہوتی ہے

تو کیا تعجب ہے کہ سرور دو جہان (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) منکر نکیر کے ہمراہ قبر میں آئیں۔ علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کی تحت میں جو هذا الرجل لمحمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہے یہ توجیہ فرمائی کہ قبر میں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تک رفع حجاب ہوجاتا ہے اور آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جو حیات النبی ہیں حیات حقیقی سے اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اُس بندہ کے نزدیک نظر آتے ہیں۔ اصل تمام عرفاء کرام کا اتفاق ہے اس پر کہ قبر میں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا دیدار ہوتا ہے جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین عربی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فتوحات مکیه میں اور عارف جامی قدس سرہ نفحات الانس میں اور بحر العلوم مولانا عبد العلی حنفی القادری لکھنوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) شرح مثنوی شریف میں اور دیگر اپنے کتب میں لکھے ہیں۔

منکر نکیر کافر اور منافق کے پاس کبو چشم ڈراونی شکل اور مومن صالح کے پاس عمدہ شکل مثل ایک دوست کے آتے ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمُنْكَرَ وَالنَّكِيْرَ يَاتِيَانِ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مُوْمِنًا كَانَ اَوْمُنَافِقًا قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَّهُ يَاتِى الْمَلَكَانِ فَاِنْ كَانَ عَاصِيًا منافعلى هَيْئَةٍ مُهِيْبَةٍ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ وَاِنْ كَانَ مُوْمِنًا صَالِحًا فَعَلٰى هَيْئَةِ حَبِيْبِ الْاَنِيْسِ فَلَعَلَّ الْمُرَادَ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمُوْمِنُ الْعَاصِى وَقَدْيُجِيْبُ هُوَ صَحَابًا اَيْضًا وَاَنَّ السُّوَالَ حَقٌّ لِلْمُوْمِنِ وَالْكَافِرِ

وَاَنَّهُ يَفْسَحُ الْقَبْرُ الْمُوْمِنَ وَيَلْتَئِمُ لِلْكَافِرِ وَالْمُوْمِنِ الْعَاصِى وَاَنَّهُ يُنَوِّرُ الْقَبْرُ لِلْمُوْمِنِ وَيُظْلِمُ لِلْكَافِرِ وَالْمُوْمِنِ الْعَاصِى وَاَنَّ لِسَّائِلِيْنَ فِى الْقَبْرِ هُمَا الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْاِنْسَانِ مِنَ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ بِدَلِيْلِ قَوْلِهِمَا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ لِاَنَّ عِلْمَ اَحْوَالِهِ لَا يَكُوْنُ غَالِبًا اِلَّا لَهُمَا اِنَّ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ اِلَّا اَنَّهُ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُطِيْعِ وَيُشَقُّ عَلَى الْعَاصِى بِحَيْثُ يَلْتَهِمُ الْعُلَمَاءِ وَاَنَّهُ لَا رَجْعَتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الدُّنْيَا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ آتے ہیں منکر نکیر نزدیک مومن یا کافر کے شکل مذکور پر (یعنی کبود چشم اور ڈراونی شکل سے) پس کافر یا منافق کو دیکھتے ہی ہول اور وحشت ہوگا اور جواب میں متحیر ہوگا بخلاف مومنوں کے کہ ان کو دیکھنے سے ہول اور وحشت نہ ہوگی گویا ان کے لیے آزمائش ہے۔ پس ثابت اور برقرار رکھتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اور وہ نڈر ہوتے ہیں اس لئے کہ دنیا میں ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ سے جزا اس کی یہ ہوگی کہ وہاں نڈر ہونگے۔ کہا مؤلف کہ کہا بعض علما نے کہ آتے ہیں منکر نکیر نزدیک کافر کے کبود چشم اور ڈراونی شکل سے واسطے ہول اور وحشت اس کے تا خوف بہت ہو اور جواب میں متحیر ہو بخلاف مومن صالح کے کہ اس کے پاس عمدہ شکل سے مثل ایک قدکو دوست کے آتے ہیں اور ہرگز کبو (چشم اور ڈراونی شکل سے نہیں) آتے اور مفید ہی حدیث اس پر کہ شاید مومن فاسق فرشتوں کا جواب دیتا ہے

﴿ فائدہ ﴾

کیونکہ شارح (عَلَیْهِ السَّلَام) فقط مومن صالح اور کافر کے جواب کا بیان کیے اور مومن فاسق کے تذکرہ سے ساکت رہے اس لئے مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے کہا ہے شاید مومن فاسق جواب فرشتوں کا دے گا گو کہ اس کو عذاب ہوگا قیامت کے دن تک پھر آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔

مومن کی قبر نور دار اور کافر کی قبر میں تاریکی ہوگی

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) نے فرمایا مفید ہے حدیث اس پر کہ سوال قبر کا مومن اور کافر کے لیے حق ہے اور قبر مومن کی نور دار ہوگی اور قبر میں کافر کے تاریکی ہوگی اور سائل یہی دو فرشتے منکر نکیر ہی ہیں یہ جو منکر اور نکیر کا مقولہ ہے کہ تجھے ہم پہچانتے یعنی بسبب ہمراہ رہنے ہمارے کراماً کاتبین کے یا بسبب ارشاد پروردگار کے یا تیرے پیشانی پر نشان سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا اور مفیدی۔

دابنا قبر کا حق ہے

حدیث اس پر کہ دابنا قبر کا حق ہے اور یہ مومن کو کم ہے اور کافر کو سخت ہے ایسا کہ پسلیاں با یک دیگر جاتے ہیں اور مفید ہے حدیث اس پر کہ رجعت طرف دنیا کے بعد موت کے ہرگز نہیں ہے اس کا بیان اوپر گزرا

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عُمَرَوبْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مَرَضِ مَوْتِهٖ اِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَسَوَّدَا عَلَى التُّرَابِ مُسَمًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا عِنْدَ قَبْرِيْ قَدْرُمَا يَنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيَقْسِمُ لَحْمًا حَتّٰى ا نَسُ بِكُمْ وَانْظُرُ رُسُلَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ

نقل کی مسلم نے عمرو بن العاص (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) صحابی سے کہ کہے اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھی جس وقت انتقال کروں میں پس دفن کر چکو تم مجھ کو اور مٹی ڈال دیں میری لحد میں تو میری قبر کو تسنیم کیجیو یعنی بلند مانند کوہان شتر کے بنواؤ پھر کھڑے رہو نزدیک یا گرد میرے کے یعنی واسطے فاتحہ و دعا و قرآن پڑھنے کے لیے بقدر اس چیز کے کہ ذبح کیا جائے اونٹ اور تقسیم کیا جائے گوشت اس کا یہاں تک کہ آرام پکڑوں میں بہ سبب تمہارے اور جانوں میں یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہوں فرشتوں پروردگار اپنی کو

﴿ فائدہ ﴾

مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث مسلم شریف سے یوں منقول ہے کہ کہا عمرو بن العاص (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) صحابی نے اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبَنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا اَلْحَدِيْثُ جس وقت انتقال پاؤں میں پس میرے جنازہ کے ساتھ نہ ہو کوئی نوحہ کرنے والی اور نہ آگ، جب میرے دفن کا ارادہ کر ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی مٹی۔

جنازہ کے ہمراہ آگ لیجانا عادت اہل جاہلیت کی ہے

کہا شیخ عبد الحق دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں ولا نار کے ماتحت میں۔ ونہ آتش عادت اہل جاہلیت بود کہ آتش ہمراہ میت میضر ستا دندتا برائے نجور وجزان کا رآید۔ میرے جنازہ کے ساتھ آگ مت لاؤ اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ میت کے ہمراہ آتش روانہ کرتے تھے تا نجور وغیرہ کے کام آوے۔

قبر کے پاس فاتحہ کیلئے بخور یا عود بتی سگانا جائز ہے

ایسا ہی لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں۔ مطلب اس کا یہ ہوا کہ نجور جلانے کے واسطے آتش ہمراہ جنازے کے رکھنا منع ہے اس لئے کہ تشبہ ایام جاہلیت کی ہے بلکہ ہنود اب بھی میت کے ہمراہ نجور جلانے کے لیے آگ لے جاتے ہیں۔ اگر واسطے فاتحہ زیارت یا دہم یا بستم یا چہلم یا برسی کے قبر کے پاس بخور یا عود بتی سلگا دیں ہرگز منع نہیں اس میں تشبہ مشرکین کے ساتھ نہیں ہے فقط میت کے ہمراہ آگ لے جانا بخور

جلانے کے لیے تشبہ ہے۔ دیکھو کہ اولیا وصلحا کے قبور کے پاس ایام اعراس وغیرہ میں نجور جلاتے ہیں۔ یہ جائز ہے ہرگز ممنوع شرعی نہیں۔

قبور اولیاء وصلحاء علماء کے نزدیک عود جلانا اور چراغ روشن کرنا جائز ومستحب شرعی ہے

جیسا کہ علامہ میاں حامد سرمدی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) نے سراج المومنین میں فرمایا ہے۔ یہ کتاب درمیان خاص وعام کے بہت معتبر ہے خصوصاً علماء سند کے پاس مقبول ومستند ہے اصلی ان کی عبارت یوں ہے:

وَاَحْرَاقُ الْعُوْدِ عَلٰی قُبُوْرِ الْمَشَائِخِ بِنِيَّةِ اَنَّهُمْ مُعَظَّمُوْنَ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی بِاثْيَانِ اَوَا مِره رَجَاءٌ وَمُبْعَدُوْنَ اَنْفُسَهُمْ عَمَّا نَهَى اللّٰهُ خَوْفًا فَاِنَّا مَامُوْرٌ بِالْمَحَبَّتِه وَالتَّعْظِيْم لَهُمْ لِاَنَّ لتَعْظِيْمِهِمْ فِیْ نَفْسِ الْاَ مْرِ تَعْظِيْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی لِهٰذَا جَائِزٌ مُسْتَحْسَنٌ بِلَا كَرَاهَتِه بَلْ يُرْجِيْمِنْهُ الْاَ جْرُوَهٰكَذَا اِسْرَاجُ السِّرَاجِ عَلٰی قُبُوْرِهِمْ

عود جلانا نزدیک قبور اولیا وصلحا وعلما کے جائز اور مستحسن شرعی ہے ہرگز مکروہ نہیں بلکہ حسنات کثیرہ کا سبب ہے اس نیت سے جلانا کہ یہ بزرگان اللہ کے پیارے اور مقبول بندے ہیں ان کو محبت اور تعظیم ہم پر فرض ہے ان کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے۔ یوں ہی چراغیں روشن کرنی کے قبور کے پاس جائز اور مستحسن شرعی بلکہ اجر کا باعث ہی نیت مذکور سے۔ وہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ قبروں کے پاس چراغ روشن کرنا منع ہے جب بے فائدہ ہو کیونکہ یہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ہاں اگر دوسرے فوائد کے لیے چراغ رکھیں ممنوع شرعی نہیں۔ یعنی چراغ کی روشنی میں زیارت اور تبرک ڈھونڈے جائز ہے دیکھو کہ مشکوۃ باب المساجد ومواضع الصلوۃ کے فصل ثانی میں حدیث آئی ہے اس کے بیچ کا فقرہ ملخصاً یہ ہے

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا السُّرُجَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِرْمِذِیّ وَالنَّسَائِی

اور روایت ہے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہ جو روشن کریں چراغ قبور پر۔ محدث شیخ محمد طاہر حنفی القادری الفتنی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) نے مجمع بحار الانوار کے المجلد الثالث میں قبر کی تشریح میں حدیث مذکور کے تحت میں فرمایا

قبور کے نزدیک تلاوت قرآن مجید یا فاتحہ خوانی کے لیے چراغ روشن کرنا جائز ہے

وَالسُّرُجُ جَمْعُ سِرَاجٌ وَنَهٰی عَنِ الْاَسْرَاجِ لِاَنَّه، تَضْيِيْعُ مَالٍ بِلَا نَفْعٍ وَاِنْ كَانَ ثُمَّ مُسْجِدًا اَوْ غَيْرَه يَنْتَفِعُ فِيْهِ لِلتَّلَاوَةِ وَالذِّكْرِ فَلَا بَاسَ بِالسِّرَاجِ فِيْهِ

یعنی آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جو قبروں پر چراغ روشن کرنا منع فرمایا واسطے اسراف اور بے فائدہ ہونے کے اگر فائدہ کی غرض سے ہو ممنوع نہیں یعنی وہاں مسجد ہو یا گیا اس خیال سے کہ نزدیک قبر کے بیٹھ کر قرآن یا ذکر پڑھوں روشن کرنا چراغ کا نزدیک قبر کے مضائقہ نہیں اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ میں تحت حدیث مذکور فرمایا۔ اگر آنجار ہگذر مردم باشند یا در سایہ چراغ کارے میکر وہ باشند جائز است۔ اگر موضع قبور میں لوگ آتے جاتے ہوں یا کچھ کام کرتے ہوں مثلاً تلاوت قرآن یا فاتحہ رسانی تو چراغ روشن کرنا منع فرمایا واسطے اسراف اور بے فائدہ ہونے کے اگر فائدہ کی عرض سے ہو ممنوع نہیں یعنی وہاں مسجد ہو یا گیا اس خیال سے کہ نزدیک قبر کے بیٹھ کر قرآن یا ذکر پڑھوں روشن کرنا چراغ کا نزدیک قبر کے مضائقہ نہیں اور شیخ عبدالحق

دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰت میں تحت حدیث مذکور فرمایا۔ اگر آنجار ہگذر مرحوم باشد یادر سایہ چراغ کارے میکر وہ یا شند جائز است ۔

اگر موضع قبور میں لوگ آتے جاتے ہوں یا کچھ کام کرتے ہوں مثلاً تلاوت قرآن یا فاتحہ رسانی تو چراغ روشن کرنا نزدیک قبور کے جائز ہے۔ الحاصل چراغ قبر کے نزدیک جلانا اگر بے فائدہ و بے غرض ہو اسراف اور تضیع مال ہے۔ یہی ہے علت منع ہونے کی ورنہ اس خیال سے جلانا کہ یہاں لوگ آ کے فاتحہ و دعا کریں اسراف اور ممنوع نہیں۔ یہی ہے مطلب فقہاء کرام کا کہ کہتے ہیں آگ نزدیک قبر کے لے جانا مکروہ ہے۔ جب بے فائدہ ہو اگر فائدے کے لیے لے جاویں مکروہ و ممنوع نہیں جیسا کہ امام عبدالغنی النابلسی قدس سرہ نے حدیقۃ الندیہ بہ شرطریقہ محمدیہ مطبوع مصر میں فرمایا

قبرستان یا قبور اولیاء صلحاء چراغیں لیجانا یا روشن کرنا جائز ہے بدعت نہیں

اِخْرَاجُ الشُّمُوْعِ اِلَی رَاسِ الْقُبُوْرِ بِدْعَةٌ وَاِتْلَافُ مَالٍ كَذَافِي الْبَزَّازِيَّةِ اِنْتَهٰى وَهٰذَا كُلُّهٗ اِذَا خَلَا عَنِ الْفَائِدَةِ وَاَمَّا اِذَا كَانَ فِيْ مَوْضِعِ الْقُبُوْرِ مَسْجِدٌ اِذَا كَانَ الْقُبُوْرُ عَلَى الطَّرِيْقِ اَوْ كَانَ هُنَاكَ اَحَدٌ جَالِسٌ اَوْكَانَ قَبْرُ وَلِيٍّ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ اَوْ عَالِمٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ تَعْظِيْمًا لِرُوْحِهِ الْمُشْرِقَةِ عَلٰى تُرَابِ جَسَدِهٖ كَاشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَى الْاَرْضِ اِعْلَامًا لِلنَّاسِ اِنَّهٗ وَلِيٌّ لِيَتَبَرَّكُوْا بِهٖ وَيَدْعُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَهٗ فَيُسْتَجَابُ لَهُمْ فَهُوَا اَمْرٌ جَائِزٌ لَا يَمْنَعُ مِنْهُ وَالْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

یعنی قبر کے نزدیک چراغیں جلانا یا لے جانا بدعت ہے اور اسراف کرنا مال کا ہے۔ جیسا کہ بزازیہ میں ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جب بیفائدہ ہو لیکن جب موضع قبور میں مسجد ہو یا راستے میں قبور ہیں یا اس مقام میں کوئی بیٹھا ہو یا قبر ہو کوئی ولی کی اولیا سے یا عالم کی علماء دین سے تب چراغ جلانا یا لے جانا

بدعت اور اسراف مال اور ممنوع شرعی نہیں۔ خصوصاً صاحب بزرگ کی قبر شریف ہو تب وہاں روشنی کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس واسطے آگاہی اس بات کے کہ یہ مقام متبرک اور استجابت دعا ہے اس نیت سے نزدیک قبر کے چراغ جلانا ممنوع نہیں کیونکہ مدار نیت پر ہے۔ تفسیر روح البیان میں تحت آیت

قبور پر کثرت سے چراغ اور قندیلوں کا روشن کرنا اسراف میں داخل نہیں

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَكَذَا اِيْقَادُ الْقَنَادِيْلِ وَالشَّمْعِ عِنْدَ قُبُوْرِ الْاَوْلِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ مِنْ بَابِ التَّعْظِيْمِ وَالْاِجْلَالِ اَيْضًا لِلْاَوْلِيَاءِ فَالْمَقْصَدُ فِيْهَا مَقْصَدٌ حَسَنٌ وَنَذْرُ الزَّيْتِ وَالشَّمْعِ لِلْاَوْلِيَاءِ يُوْقَدُ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وُحُجَّةً فِيْهِمْ جَائِزٌ اَيْضًا لَا يَنْبَغِيْ النَّهْيُ عَنْهُ

یعنی اس طرح مزارات اولیا اور صلحا کے نزدیک چراغوں اور فانوسوں کا جلانا ان اولیا کی تعظیم و اکرام کے واسطے ہے تو مقصود اس میں حسن اور بہتر ہے اور نذر روغن و شمع کی اولیا کے لیے جو ان کی قبروں کے پاس جلایا جاتا ہے یہ ہے ان کی تعظیم و محبت کے لیے ہے یہ جائز ہے اس سے منع کرنا نہ چاہیے۔ جاننا چاہیے کہ قبور پر روشنی کرنا اور کثرت سے چراغوں اور قندیلوں کا جلانا اسراف میں داخل نہیں اس لئے اس میں زینت مساجد اور عظمت ختم قرآن اور رفعت شان اولیا اور شوکت اسلام اور زائرین کے واسطے موجب آرام اور تعظیم شعائر اللہ تعالیٰ وغیرہا کے فوائد کثیرہ ہیں اور اس کے ادلہ بھی بہت ہیں۔ تفسیر البیان میں تحت آیت

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ کے ہی بِمَصَابِيْحَ وَهُوَ السِّرَاجُ وَاِذَا جَعَلَ اللّٰهُ الْكَوَاكِبَ زِيْنَةَ السَّمَآءِ الَّتِيْ هِيَ سَقْفُ الدُّنْيَا فَلْيَجْعَلِ الْعِبَادُ الْمَصَابِيْحَ الْعَنَادِيْلَ زِيْنَةَ سُقُوْفِ الْمَسَاجِدِ وَالْجَوَامِعِ وَلَا سُرَافَ فِي الْخَيْرِ

یعنی بمصابیح ساتھ چراغوں کے جمع ہے مصباح کی اور وہ چراغ ہے جب اللہ تعالیٰ نے تاروں سے آسمان کی زینت دی ہے کہ آسمان دنیا کی چھت ہے تو بندوں کو چاہیے کہ مسجدوں اور جامع مسجد کی چھتوں کو چراغوں اور قندیلوں اور فانوسوں سے زینت دیدیں یہ کارخیر ہے اور کارخیر میں اسراف اور فضول خرچی نہیں۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس قدر زیادہ چراغ روشن ہونگے مزارات اولیا اور مساجد پر اُسی قدر زیادہ زینت اور شعائر اللہ کی زیادہ عظمت ہوگی اور جب نیت بخیری تو خیر میں اسراف نہیں ہے، وہ جو فتاوی عالمگیری المجلد الخامس کے سولھویں باب میں ہے

بے فائدہ قبور پر چراغ روشن کرنا ممنوع ہے

وَاِخْرَاجُ الشُّمُوْعِ اِلٰی رَاسِ الْقُبُوْرِ فِی اللَّیَالِی الْاَوَّلِ بِدْعَةٌ کَذَافِی السِّرَاجِیَّةُ

اور روشن چراغیں جلانا قبور پر پہلی راتوں میں بدعت ہی جیسا کہ فتاوی سراجیہ میں ہے۔ یہ عبادت مانند عبارت بزازیہ کے ہے اس کی تطبیق حدیقة الندیہ سے ذکر کی گئی ہے۔ مختصراً یہ کہ معاہدہ قبور پر چراغیں جلانا ممنوع ہے۔ جب فائدہ کی نیت سے جلادیں اُن اغراض سے جو اوپر بیان ہوئے ممنوع نہیں۔

بعد دفن کے قبر پر ایک ساعت یا دو ساعت توقف کرنا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْوُقُوْفَ وَالْقِیَامَ عَلَی الْقَبْرِی بَعْدَ الدَّفْنِ سَاعَةً اَوْسَاعَتَیْنِ مُسْتَحَبٌّ وَاَنَّ الْمَیِّتَ یَسْتَاْنِس بِالْاَحْیَاءِ الَّذِیْنَ عَلٰی قَبْرِهٖ فَلَعَلَّ یَحْضُرُوْهُ الصَّوَابُ وَاَنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُفْتَنُ فَیَثْبُتُ اَقْدَامُ الْبَعْضِ وَتَزُوْلُ لِلْبَعْضِ فَالْاَوَّلُ یَنْجُوْ وَالْاٰخَرُ یُهْلِکُ رُوِیَ عَنْهُ عَلَیْهِ السَّلَامَ قَالَ یُفْتَنُ اَهْلُ الْقُبُوْرِ وَفِیْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَتُه یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِت فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کتاب کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث مذکور یعنی عمر ابن العاص (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کی اس پر کہ توقف کرنا بعد دفن کے ایک ساعت یا دو ساعت تک واسطے دعا و فاتحہ و قرآن خوانی کو مستحب ہے۔ اس لئے کہ میت کو زندوں سے انسیت ہوتی ہے اس وقت اہل قبور آزمائے جاتے ہیں جن کے اعمال صالحہ ہوں ان کو ثابت قدمی اور نجات ہے۔ جن کے اعمال اچھے نہ ہوں ان کو ثبوت قدمی اور نجات نہیں۔ دربارہ قبر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ثابت رکھتا ہے اللہ لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ قول محکم کی بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۶

بَابُ ضَمَّةِ الْقَبْرِ

بیج سختی قبر کے

ضغطۂ قبر ہرایک ہوتا ہے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنپ عَائِشَةَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةُ لَوْ كَانَ اَحَدُنَا جِیًا مِنْهَا لَنَجَا سَعْدُبْنُ مَعَاذٍ

نقل کی احمد (اور بیہقی) نے بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تحقیق واسطے قبر کے دابنا ہے اگر اس سے ہر ایک نجات پاتا تو البتہ نجات پاتا سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ)

﴿ فائدہ ﴾

حضرت سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) مشاہیر صحابہ سے ہے۔

فضیلت حضرت سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ)

نسائی میں ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) وہ شخص ہے کہ بلا واسطے اس کے عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے بسبب چڑھنے روح پاک اس کے کہ اور کھولے گئے واسطے اس کے دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے باوجود اس کے تنگ ہوئی ان پر قبر ان کی پھر کشادہ کیے گئی اور دور ہوئی یہ سختی ان سے یعنی بہ سبب برکت نبی (صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے۔

حضرت سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کو بسبب پاکی قصوری پیشاب ضغطۂ قبر کا ہوا

بیہقی میں ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے سبب اس کا پوچھا گیا۔ فرمایا آپ نے سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) کو پیشاب میں پاکی کے قصوری تھی۔

مومن کو قبر ایسا دباتی ہے جیسا مہربان ماں اپنے بچے کا سر دباتی ہے

رُوِیَ عَنْهَا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ مُذْ حَدَّثْنِیْ بِصَوْتِ مُنْكَرٍ وَنَكِیْرٍ وَضُغْطَةِ الْقَبْرِ لَا یَنْهَافِی طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا عَائِشَةُ اَنَّ صَوْتَ مُنْكَرٍوَنَكِیْرٍ فِی اَسْمَاعِ الْمُؤْمِنِ كَالْاَثْمَدِ فِی الْعَیْنِ اَوْ كَصَوْتِ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ یَاسُرُبِهٖ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّ ضَغِیْطَةَ الْقَبْرِ عَلَی الْمُؤْمِنِ كَغَمْزِ الْاُمِّ الشَّفِیْقَتِ یَشْكُوْا اِلَیْهَا وَلَدُهَا الصَّدَاعِ فَتَقُوْمُ اِلَیْهِ لِتَغْمَزَ رَاسَهٗ غَمْزًا رَقِیْقًا

مروی ہے بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا) سے (جو بیہقی اور مندہ دیلمی و ابن النجار نے نقل کی) کہی میں نے اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جب سے کہ آپ نے مجھ کو سوال سن منکر نکیر اور تنگی قبر سے آگاہی دیئے میرے سے کھانا پینا مطلق چھوٹا نہیں حالانکہ اس کے خوف سے چھوٹ جانا تھا۔ فرمایا اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا) تحقیق آواز منکر اور نکیر کا مومن کے کان میں مانند سرمہ کے ہے آنکھ میں یا اس دوست کے آواز کے ہے جو دنیا میں انسیت رکھتا تھا اور تنگی قبر کی مومن کے ایسی ہے مثل اور مہربان کے کہ وہ اپنے بچہ کا سر آہستہ دباتی ہی وقت میں درد سر کے۔

تنگی قبر ہر ایک کو ہے مگر اللہ تعالیٰ آسان کر دیتا ہے مومن کے لیے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ ضَغْطَتَهُ الْقَبْرِ لِكُلِّ وَاحِدٍ اِلَّا اَنَّا ،يَسْهَلُ عَلَى الْمُومِنِ اَنَّ الْمُنْكَرَ وَالنَّكِيرَ لَا يَحُوفَانَّ الْمُومِنَ وَاَنَّمَا التَّسْتَمِيَّتِهِ بِهِ اِعْتِبَا الْحَالِهِمَا مَعَ مَعَاصِى اَمَّا الْمُومِنُ الصَّالِحُ فَلَهُ مُبَشِّرٌ وَّبَشِيْرٌ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تنگی قبر کی ہر ایک کو ہے مگر آسان کر دیتا ہے اللہ مومن کے لیے اس لئے کہ منکر نکیر نہیں ہیں مرد مومن کو واسطے کافر کے منکر نکیر کے نام سے نامزد ہیں اور بہ نسبت مومن صالح کے ان کو مبشر اور بشیر کہتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

مؤلف کے نزدیک تسمیہ کا فرق ہے وہی منکر نکیر مومن کے پاس آئیں مبشر اور بشیر کہتے ہیں مگر مشہور اور صحیح یہی ہے کہ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں خواہ مومن کے پاس آئیں یا کافر کے پاس۔

بچوں کو بھی قبر دباتی ہے

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِىُّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ صَبِيًّا دُفِنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَفْلَتَ اَحَدٌ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْ لَا فَلَتْ هٰذَا يُصَبِّى قَالَ دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ ضَغْطَتَهُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ لِلصِّبْيَانِ اَيْضًا ذٰلِكَ لِرَفْعِ الدَّرْجَتِهِ

نقل کی بیہقی نے ابو ایوب انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) صحابی سے کہ ایک بچہ دفن کیا گیا پس فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) نے اگر ہر ایک نجات پاتا تنگی قبر سے تو نجات پاتا یہ بھی تنگی

سے۔ مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تنگی قبر کی بطور مختصر بچوں کو ہے جس سے ان کی ترقی درجہ ہے۔

رُوِىَ اَنَّ صَبِيًّا طَالَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَقِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) مَافَعَلَ هٰذَا الصَّبِىُّ اُبْتُلِىَ بِهٰذِهِ الشِّدَةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ جَنَّةَ لَيْسَ مَجَانًا اِلَّا لِمَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ رَبِّىْ شَيْخًا كَانَ اَوْصَبِيًّا

مروی ہے کہ لڑکے پر سکرات دراز ہوئی لوگ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) سے پوچھے کیا کیا اس بچے نے جو آزمایا گیا اس سختی سے فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق جنت کا ملنا مفت نہیں ہے مگر کہ جس کو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو بوڑھا ہو یا لڑکا۔

انبیاء (عَلَیْہِ السَّلَام) اولیاء (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِم) کو ضغطہ قبر بالکل نہیں ہوتا

رُوِىَ عَنْ اَبِى الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لَا يَنْجُوْمِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ صَالِحٌ وَلَا طَالِحٌ غَيْرَ اَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ دَوَامُ الضَّغْطَتِهِ وَالشِّدَةِ لِلْكَافِرِ وَالْعَاصِى مَادَامَ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحُصُوْلُ هٰذِهِ الْحَالَتِهِ لِلْمُوْمِنِ فِىْ اَوَّلِ نُزُوْلِهِ الْقَبْرِ قَلِيْلًا خَفِيْفًا ثُمَّ يَعُوْدُ اِلَى الْاَفْسَاحِ لَهُ فِيْهِ

مروی ہے ابو القاسم (رحمۃ اللہ علیہ) سے کہ فرمایا نہیں نجات پاتا ہے تنگی قبر سے کوئی صالح ہو یا کافر و فاسق ہو مگر فرق اتنا ہے کہ کافر کے لیے قبر ہمیشہ دباتی ہے اور فاسق کو قیامت کے دن تک تا وقت شفاعت آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) اور مومن کامل کو پہلا مرتبہ بالکل خفت سے پھر کشادہ گی ہو گی اس قبر کی

﴿ فائدہ ﴾

مومن کامل کو قدرے تنگی ہوگی دردسر کے مانند، جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) نے شرح الصدور بشرح حال الموتی فی القبور میں فرمایا کہ انبیاء کرام و اولیاء عظام کو بالکل ضغطہ قبر ہوتا نہیں وہ اس حکم سے مخصوص ہیں۔ کہا علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بحر الکلام میں کہ مومن مطیع کو ہرگز عذاب قبر نہیں ہے۔ مگر اول مرتبہ کچھ تنگی ہے ادنی درجہ اس کا یہ ہے کہ بعد دفن کے اس کو دہشت اور خوف جسم پر طاری ہوگا یہ اس کے حق میں تنگی قبر کے قائم مقام ہے۔ تَمَّ کَلَامِہٖ

☆....☆....☆....☆

باب ۳۷

بَابُ عَذَابُ الْقَبْرِ

بیچ عذاب قبر کے

سات گروہ عذاب دوزخ پائے گے

وَهُوَ عَلٰى اَنْوَاعٍ مِنْهَا مَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سبعته نفريحول وُجُوهُهُمْ عَنِ الْقِبْلَةِ وَذٰلِكَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقِيلَ مِنْهُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَبَائِعُ الْبَشَرِ وَشَاهِدُ الزُّوْرِ وَاٰكِلُ الرِّبٰوا وَالنَّائِحَتُه وَالْمُحْتَكِرُ وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ مِنْهَامَافَتَحَ اَبْوَابَ النَّارِ لَهٗ فَيُحْرَقُ

اُس کے چند اقسام ہیں۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے سات گروہ ایسے ہیں کہ جن کے چہرے قبلہ سے منحرف ہوں گے بہ سبب عذاب خدا کے۔ کہا گیا وہ کون فریق ہیں اے رسول خدا کے۔ فرمایا (۱) شراب کے پینے والے اور (۲) مرد یعنی حر کو ظلماً بیچنے والے اور (۳) جھوٹی گواہی دینے والے اور (۴) بیاج کھانے والے اور (۵) وہ عورت جو اپنے بالوں کو نوچ کر روتی پیٹتی اور بے صبری کرتی ہیں اور (۶) اناج جمع کرنے والے اس نیت سے کہ جب قحط سالی ہو اس کہ ان قیمت سے بیچیں گے اور (۷) جماعت کو ترک کرنے والے یعنی پنجوقتہ نمازوں کو جماعت سے گزارنے والے یا گروہ اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کر دوسرا راستہ جانے والے۔ یہ سات گروہ ہیں جلتے ہیں۔

معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) پر ستر دراوزے دوزخ کے کھلے تھے بسبب بد خلقی کرنی اپنی عورت سے

رُوِیَ اَنَّہ‘ مُعَاذَبِنِ جَبَلٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) لَمَّامَاتَ نَزَلَ عَلٰی جَنَازِتِہ الْمَلَائِکَتُہ حَتّٰی تَوارَتْ شُعَاءُ الشَّمْسِ دُفِنَ جَلَسَ عَلٰی قَبْرِہِ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سَاعَۃً وَاصفُرَا اللّٰہ وَجْھَہ‘ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامِ رَأیْتَ اَنَّہ‘ فُتِحَ لَہ‘ سَبْعُوْنَ بَابًامِنَ النَّارِ فَلَمَّا اَغْتَمَّ وَاصْفَرَّلَوْنُ وَجْھِی جَاءَ اَمْرُ رَبِّیْ وَھَبْتُہ لَکَ لَا اُرِیْدُ اِصْفِرَارُ وَجْھِکَ یَامُحَمَّدُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فَقِیْلَ یَارَسُوْلُ اللّٰہِ مَاسَبَبُ تَعْذِیْبِہٖ قَالَ کَانَ سُوْءُ خُلِقِ اَھْلِہٖ

مروی ہے کہ جب معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو ملائکہ آسمان سے ان کے جنازے پر آئے تھے قریب غروب شمس کے ان کا دفن ہوا آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بعد دفن ایک ساعت متصل قبر ان کے ٹھہرے اور چہرہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا متغیر تھا۔ سبب اس حال کا دریافت کیے فرمایا حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دیکھا میں ان کے لیے ستر دروازے دوزخ کے کھلے تھے تب میرے دل کو درد ہوا اور چہرہ بڑا متغیر ہوا اللہ کے طرف سے ندا آئی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھ کو تمہارا رنگ متغیر ہونا منظور نہیں اس لئے اس کام کو تمہارے سپرد کیا۔ فرمایا آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے سبب اس کا کہ وہ اپنی عورت سے بد خلقی کرتے تھے۔

حکایت عجیب

رُوِیَ اَنَّہ‘ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّبِبَقِیْہٖ فَرَایٰ قَبْرا وَقَالَ لَبَّیْکَ بَعْدَ اِلَیْہِ فَلَمَّا دَنٰی مِنْہ‘ سَجَدَ اللّٰہَ وَبَکٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہُ وَفَرِحَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّہ‘ کَانَ یُعَذِّبُ

فَلَمَّا رَاٰنِی نَادَانِی یَامُحَمَّدَا شَفِیْعَ الْاُ مَّتِہ فَقُلْتُ لَہ‘ لَبَّیْکَ قَالَ فَوْقِی نَارُ‘ وَتَحْتِی نَارُ‘ وَیَمِیْنِی نَارُ‘ وَشِمَالِی نَارُ‘ اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہُ فَقَبَّلَ اللّٰہ شَفَاعَتِی لَہ‘ فَفِرَحْتُ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا قَوْلُ ذٰلِکَ الْعَبْدِ قَالَ کَانَ فَحَّاشًا

مروی ہے کہ آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جنت البقیع میں زیارت کے لیے تشریف لائے ایک قبر کی جانب دیکھ کر لبیک کہا جب متصل قبر کے پہنچے سجدہ کیے زمین پر قبلے کی جانب اور روئے پھر اٹھائے سر کو خوشی سے اس کا سبب پوچھا گیا فرمایا آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ یہ صاحب قبر عذاب میں مبتلا تھا جب مجھ کو دیکھا پکارا اس طور سے اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) شافع امت۔ کہا میں اس کے جواب میں لبیک۔ کہا وہ اوپر اور نیچے اور سیدھے اور بائیں میرے آگ بھڑکتی ہے مدد کرو میری اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے۔ پس قبول کیا اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت کو جس سے خوش ہو میں، پوچھا گیا کس سبب سے وہ عذاب میں مبتلا تھا فرمایا آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یہ بیہودہ گو تھا اور لوگوں کو زبان سے تکلیف دیتا تھا۔

فاسق کی قبر دوزخ کے گھڑھوں سے ایک گھڑھا ہے جو بچھوؤں کا گھر ہے دوزخ کا ایک بچھو اگر کوہ ابوقبیس کو کاٹے گا تو وہ پہاڑ راکھ ہو جائے گا

مِنْھَا الدِّیْدَانِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم القبر نبیت الدِّیْدَانِ فحفرۃ من فحُفرَۃُ‘ النِیْرَانِ وَقَالَ لَولَدَغَ دُوْدَۃُ مِنْ دِیْدَانِ الْقَبْر عَلٰی جَبَلٍ مِثْلِ اَبِیْ قُبِیْسٍ لَصَارَ رَمَادًا

بعض کو عذاب دوزخ یوں ہے کہ اس کو سانپ اور بچھو دوزخ کے کاٹتے ہیں۔ فرمایا نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قبر فاسق بچھوؤں کا گھر ہے اور ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھے سے۔ فرمایا آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وآلہ وسلّم) نے کہا اگر ایک بچھو یا سانپ ان میں سے کاٹے گا ابو قبیس کے پہاڑ کو ہوئے گا وہ پہاڑ راکھ، پس خرابی ہو اس کو کہ بچھو اور سانپ مسلط ہو۔

حکایت عبرت انگیز

رُوِیَ اِنَّ اِمۡرَاۃً مِنۡ بَنَاتِ الۡاَغۡنِیَاءِ مَاتَتۡ بِبَغۡدَادَ فَرَفَعَ الۡحِجَابَ لِغُسۡلِهَا فَاِذَا مَعَهَا حَیَّةٌ مِقۡدَارُ جَسَدِهَا وَطُوۡلِهَا نَائِمَةٌ مَعَهَا وَاضِعَتُهُ فَمِهَا عَلٰی فَمِهَا فَتَحَیَّرُوۡا فِیۡ ذٰلِکَ فَقَالَ اَبُوۡاهُ اَیَّتُهَا الۡحَیَّةُ اِنَّا نَعۡلَمُ اِنَّکَ اَتَیۡتَ بِاَمۡرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلٰکِنۡ لَا بُدَّلَنَا مِنۡ اَقَامَتِ السُّنَّتِ فَتَنۡجِیۡ مِنۡهَا سَاعَةً حَتّٰی نَغۡسَلُهَا ثُمَّ اَفۡعَلِیۡ مَا اُمِرۡتُ فَخَرَجَتِ الۡحَیَّتُ اِلٰی زَاوِیَتِهٖ الۡبَیۡتِ اِنۡتَظَرَتۡ اِلَیۡهَا فَلَمَّا فَرَغُوۡا جَاءَتۡ وَنَامَتۡ مَعَهَا فِیۡ کَفۡنِهَا فَدُضِنَتۡ فَقَالَتِ الۡغَاسِلَتُه لِاَبِی الۡمَیِّتِ مَافَعَلَتۡ اِبۡنَتُکَ حَیۡثُ اُبۡتُلِیَتۡ بِهٰذِهِ الۡبَلِیَّةِ فِی الۡقَبۡرِ قَالَ مَا اَدۡرِیۡ اِلَّا اَنَّهَا کَانَتۡ تُؤَخِّرُ الصَّلٰوۃَ وَقۡتِهَا

مروی ہے کہ ایک عورت مالداروں سے انتقال کی جب غسل دینے کو چادر اٹھائے تو دیکھے کہ ایک سانپ مرد کے برابر دراز ہے اس کے جسم کو لپیٹ کر چاٹتا ہے یعنی اپنے منہ سے اس کے منہ کو۔ پس اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے کہا باپ اس کا اے سانپ ہم جانتے ہیں کہ تحقیق آیا تو نے حکم خدا سے لیکن ضروری ہم کو جاری کرنا سنت کا پس نجات دے تو ایک ساعت یہاں تک کہ ہم غسل دیں اس کو پھر کر تو جس پر مامور ہی نکل گیا وہ سانپ ایک گوشہ میں گھر کے اور دیکھتا تھا طرف اس کے۔ جب غسل سے فارغ ہوئے وہ سانپ پھر آیا اور چڑھ گیا اس کے جسم پر اس کے کفن کے ساتھ۔ پس دفن کیے اس عورت کو ہمراہ سانپ کے بعد غاسلہ میت کے باپ سے اس کا سبب دریافت کی اور کہی کیا کی تیری بیٹی جو عذاب پائی دنیا ہے میں اس طور سے۔ کیا وہ نہیں معلوم مجھ کو مگر اتنا کہ وہ دیری سے نماز پڑھتی تھی۔

امام سے پہلے رکوع اور سجود میں سر اٹھانے والے کا منہ مسخ ہوگا مانند خنزیر کے

مِنۡهَا اَنَّهٗ یُحَوَّلُ وَجۡهُهٗ کَالۡخِنۡزِیۡرِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ رَفَعَ رَاۡسَهٗ فِی الرُّکُوۡعِ وَالسُّجُوۡدِ قَبۡلَ الۡاِمَامِ یُحَوَّلُ وَجۡهُهٗ کَالۡخِنۡزِیۡرِ

بعضوں کو ایسا عذاب ہوگا جو منہ ان کے مانند خنزیر کے مسخ ہوں گے۔ فرمایا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے جس نے امام کے آگے رکوع اور سجدے میں سر اٹھایا مسخ ہوگا منہ اس کا مانند خنزیر کے۔

مشہور عبرت انگیز حکایت نباش یعنی کفن چور کی

مِنۡهَا مَا حُکِیَ اَنَّ شَابًّا جَاءَ اِلٰی عَبۡدِالۡمَلِکِ مَرۡوَانَ مُغۡتَمًّا فَسَالَهٗ عَنۡ ذٰلِکَ فَقَالَ مِنَ الذَّنۡبِ فَقَالَ عَبۡدُالۡمَلِکِ اَذۡنُبُکَ اَعۡظَمُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ قَالَ بَلۡ ذَنۡبِیۡ فَقَالَ اَذۡنُبُکَ اَعۡظَمُ اَمۡ رَحۡمَتُ اللّٰهِ تَعَالٰی تَسَکَّتَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ عَبۡدُالۡمَلِکِ مَاذَنۡبُکَ فَقَالَ الرَّجُلُ کُنۡتُ نَبۡشُتُ فَحَمَلَنِیۡ عَلَی التَّوۡبَتِ مُمۡسَتُهٗ مِنَ الۡقُبُوۡرِ. اَلۡاَوَّلُ نَبۡشُتُ قَبۡرًا فَرَاَیۡتُ فِیۡهَا رَجُلًا قَدۡ حُوِّلَ وَجۡهُهٗ عَنِ الۡقِبۡلَةِ وَیُعَذَّبُ فَخِفۡتُ وَرَفَعۡتُ فَهَتَفَ لِیۡ هَاتِفٌ اَلَمۡ تَسَالَ بِمَاذَا اُبۡتُلِیَ قُلۡتُ لَمۡ اَقۡدِرۡ اَنۡ اَسَالَکَ عَنۡهُ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ مُسۡتَخِفًّا بِالصَّلٰوۃِ فَسُلِبَ الۡاِیۡمَانُ اَلثَّانِیۡ نَبۡشُتُ قَبۡرًا فَرَاَیۡتُ الۡمَیِّتَ قَدۡ صَارَ خِنۡزِیۡرًا وَقَدۡ شُدَّ بِالسَّلَاسِلِ وَالۡاَغۡلَالِ فَخِفۡتُ وَرَجَعۡتُ فَهَتَفَ لِیۡ هَاتِفٌ لِمَ لَاتَسۡئَلُ بِمَاذَا اُبۡتُلِیَ فَقُلۡتُ لَمۡ اَقۡدِرۡ اَنۡ اَسَالَ عَنۡهُ قَالَ اِنَّهٗ شَارِبُ الۡخَمۡرِ لَمۡ یُحَرِّمۡ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی. اَلثَّالِثُ نَبۡشُتُ قَبۡرًا فَرَاَیۡتُ الۡمَیِّتَ قَدۡ شُدَّ بِالۡاَوۡتَادِ مِنَ النَّارِ وَخَرَجَ لِسَانُهٗ مِنۡ قَفَاهُ فَسَلَکَ سِلۡسِلَتَاهُ وَیُعَذَّبُ فَخِفۡتُ

وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِیْ هَاتِفًا لِمَ لَا تَسَالْ عَنْ حَالِ الْمَیِّتِ فَقُلْتُ لَمْ اَقْدِرُ اَنْ اَسَالَ عَنْهُ، قَالَ اِنَّهُ، کَانَ سَارِقًا یَسْعِی بِاَمْوَالِ النَّاسِ. اَلرَّابِعُ نَبَشْتُ قَبْرًا فَرَأَیْتُ الْمَیِّتَ قَدِ اشْتَعَلَ فِیْهِ النَّارِ وَهُوَیَحْتَرِقُ وَالْمَلَایِکَتُهُ، یَضْرِبُوْنَهُ، وَهُوَیَصِیْحُ فَخِفْتُ وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِیْ هَاتِفًا لِمَّ لَا تَسَالَ عَنْ حَالِ الْمَیِّتِ قُلْتُ لَمْ اَقْدِر اَنْ اَسَالَ عَنْهُ، قَالَ اِنَّهُ، کَانَ کَاذِبًا یَحْلَفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی بِالْکِذْبِ اَلْخَامِسُ نَبَشْتُ قَبْرًا اَفَرَایْتُ الْمَیِّتَ یَضْرِبُوْنَهُ الْمَلَایِکَتَه بِعُمُوْدِ النَّارِ وَهُوَیَصِیْحُ بِاَعْلٰی صَوْتٍ فَخِفْتُ وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِیْ هَاتِفُ لِمَ لَاتُسَالُ عَنْ حَالِ الْمَیِّتَ بِمَاذَا اُبْتِلَی قُلْتَ لَمْ اَقْدِر اَنْ تَسَالُ عَنْهُ، قَالَ اِنَّهُ، کَانَ لَاعِبًا بِالنّنر دَولَمْ یَنْتَهِ نَهْیٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ حکایت مروی ومشہور ہے کہ ایک جوان کا منہ مسخ ہو گیا تھا اس نے غمگین ہو کر نزدیک عبدالملک بن مروان کے آیا۔ عبدالملک نے اس بد حالی کا سبب پوچھا کہا وہ میرے شامت اعمال سے۔ کہا عبدالملک نے گناہ تیرا بڑا ہوگا یا آسمان وزمین بڑے ہیں۔ کہا اس نے بلکہ میرے گناہ بڑے ہیں۔ عبدالملک نے کہا تیرے گناہ بڑے ہیں یا اللہ کی رحمت بڑی ہے پس ساکت ہوا وہ شخص۔ عبدالملک نے کہا تیرے گناہوں کی تفصیل مجھ سے بیان کرتا کہ عبرت ہو۔ اس نے کہا میں نباش یعنی کفن چور ہوں۔ اتفاقاً مجھ کو پانچ ایسے قبور لے جس سے میں توبہ کا خواستگار ہوں۔ پہلے کا یہ حال ہے کہ میں نے قبر کو کھودا پس دیکھا میں مردے کو کہ اس کا منہ قبلے کی طرف سے پھرا ہوا تھا اور عذاب دیا جاتا تھا۔ خوف کیا میں اور واپس ہوا میں۔ آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص کیوں اس سے حال دریافت نہیں کیا میں نے کہا نہیں قادر ہوا میں اس پر کہ سوال کروں، اس سے کہا ہاتف کے وہ نماز کی حقارت اور توہین کرتا تھا اس لئے ایمان اس سے مسلوب ہوا۔ دوسرے قبر کو میں نے کھودا، دیکھا میں میت کو کہ چہرہ اس کا مسخ ہو گیا ہے خنزیر کے مانند اور وہ

زنجیروں سے باندھا ہوا ہے۔ خوف کیا میں اور واپس ہوا میں آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص اسی سے کیوں حال دریافت کیا۔ کہا میں مجھ کو قدرت اس کے پوچھنے کی نہ رہی۔ کہا ہاتف غیبی نے وہ پینے والا شراب کا تھا اور نہیں حرام جانا اللہ کے حرام کردہ کو۔ تیسرے قبر کو کھودا میں دیکھا میں مردے کو کہ انگار کے میخوں سے بستہ ہے اور معذب ہے زبان اس کی نکالی گئی ہے گدی کے طرف اور دو زنجیروں سے وہ بندھا ہوا ہے۔ ذرا میں اس حالت کو دیکھ کر اور واپس ہوا میں، پس ندا کیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اسے شخص کیوں اسی سے حال دریافت نہ کیا۔ کہا میں نہیں قدرت تھی مجھ کو پوچھنے کی۔ کہا ہاتف نے ہو چور تھا لوگوں کے مال کو ناحق چوری کرتا تھا۔ چوتھی قبر کو کھودا میں۔ میت کو دیکھا کہ نارِ دوزخ میں جل رہی ہے ملائکہ اس کو مارتے ہیں اور وہ چیخیں مارتا ہے۔ خوف کیا میں اور واپس ہوا۔ پس آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص کیوں اسی سے حال دریافت نہ کیا۔ کہا میں نہیں قدرت تھی مجھ کو پوچھنے کی۔ کہا ہاتف نے وہ جھوٹا اور کذاب تھا خدا کے نام پر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔ پانچویں قبر کو کھودا میں دیکھا میں کہ ملائکہ اس کو گرز سے مارتے ہیں اور وہ بے تحاشا چیخیں مارتا ہے۔ خوف کیا میں اور واپس ہوا میں۔ پس ندا دی مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص کیوں اسی سے حال دریافت نہ کیا۔ کہا نہیں قدرت رکھا میں پوچھنے کی۔ کہا ہاتف نے وہ شطرنج کھیلنے والا اور جوا باز تھا نہیں باز رہا اس برے کام سے جو منع کیے تھے سرورِ عالم (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے۔

﴿ فائدہ ﴾

عذاب قبر حق ہے سنتے ہیں اس کو انبیاء (عَلَیْهِمِ السَّلَامَ) اولیاء (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِم) بزرگان دین اس دنیا میں اپنے کانوں سے

علامہ جلال الدین سیوطی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے شرح الصدور بشرح حال الموتی فی

القبور کے باب عذاب القبر میں فرمایا عذاب قبر حق ہے سنتے ہیں اس کو انبیا اور اولیا و بزرگان دین اپنے کانوں سے اس دنیا میں جو وہ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ نہیں سنتے ہیں عذاب قبر کو ثقلین یعنی انسان اور جن مگر بہائم سنتے ہیں رواہ لشیخان روایت کی اس کو بخاری اور مسلم نے۔ اس کے مقابل دوسری حدیث

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عذاب قبر سنتے ہیں

مسلم اور ابن ابی شیبہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) میں آئی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اگر ان مشرکوں کو دفن نہ کرتے تو دعا کرتا میں اللہ سے یہ کہ سنادے عذاب قبر تم کو۔ یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عذابِ قبر کو سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور مومن فاسق کی ایسی حالت میں شفاعت کیے ہیں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سوائے جو عذاب قبر سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اس کے دلائل یہ ہیں۔

یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ عذاب قبر سنتے تھے

نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں یعلیٰ بن مرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہا گزرا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبرستان میں سنا میں عذاب قبر کو بیچ ایک قبر کے۔ پس کہا میں اس رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سنا میں عذاب قبر کو اب۔ کہا حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کیا سنا تو نے کہا میں نے ہاں یا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ یہ صاحب قبر چغل خور تھا اور پا کی برابر نہیں کرتا تھا

ابن عامر صحابی رضی اللہ عنہ اپنی آنکھ سے اس دنیا میں دیکھتے ہیں جو ابوجہل قبر میں عذاب پاتا تھا

اور نقل کی طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور لالکائی کتاب السنتہ میں اور ابن مندہ نے اپنی سنن میں۔ ابن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک وقت میں سیر کرنے کو مقام بدر میں گیا جہاں جنگِ بدر ہوا تھا۔ یکا یک ایک گڑھے سے ایک شخص کو نکلتے ہوئے دیکھا کہ اس کے گلے میں زنجیر تھی۔ پس پکارا مجھ کو اے بندے خدا کے مجھ کو پانی پلا۔ یکا یک اسی گڑھے سے ایک شخص مہیب شکل کا نکلا اس کے ہاتھ میں آگ کا کوڑا تھا اس نے مجھ کو پکارا کر کہا اے بندے خدا کے اس کو پانی مت پلا کیونکہ یہ کافر ہے پھر مارنے لگا اس کو کوڑوں سے یہاں تک کہ اس کو کھینچ کر گڑھے میں لے گیا۔ پس آیا میں نزدیک رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اور اس کی خبر دیا میں۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کیا دیکھا تو نے۔ کہا میں نے ہاں اس رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے وہ ابوجہل اللہ کا دشمن تھا جو مارے گیا جنگ بدر میں ہی اس کا عذاب ہی قیامت تک ھذا کلہ فی شرح الصدور للسیوطی اس مقام میں علامہ سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے بہت حکایت صحابہ اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام کا ذکر کیے ہیں جو عذاب قبر کو کانوں سے سنے تھے اور آنکھوں سے دیکھے تھے۔ بخوف طوالت اس کو ذکر نہ کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عذاب قبر کو بزرگان دین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِم) سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۸

بَابُ مَایُدْفَعُ بِهٖ فِتْنَةُ الْقَبْرِ

بیچ ان چیزوں کے کہ جس سے عذاب قبر کا دفع ہوتا ہے

سورہ اخلاص کی فضیلت

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد فِی مَرَضِهِ الَّذِی یَمُوْتُ فِیْهِ لَمْ یُفْتَنْ فِی قَبْرِهٖ وَاَمِنَ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلَائِکَةُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

نقل کی ابونعیم نے عبداللہ بن شخیر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) نے جس نے پڑھا سورہ قل هو الله احد کا اپنی مرض الموت میں نہیں عذاب دیا جائے گا۔ وہ اپنی قبر میں اور امن پائے گا وہ تنگی قبر سے اور اٹھا دیں گے ملائکہ اس کو تعظیم سے قیامت کے دن۔

بیماری کے وقت باکثرت سورہ اخلاص کا پڑنا کے شاید یہ مرض الموت ہو

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّهٗ یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ اِذَا مَرِضَ یَقْرَءُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدَ کَثِیْرًا لَعَلَّ ذٰلِکَ اٰخِرُ الْاَمْرَاضِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ مومن کو لائق ہے ہر بیماری کے وقت بکثرت سورہ قل هو الله کا پڑھنا شاید یہ مرض الموت ہو۔

رُوِیَ اَنَّهٗ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد فِی الْمَرَضِ فِی الْاَوْقَاتِ الْخَمْسَةِ یَبْرَءُ مِنْهُ سَرِیْعًا وَاِنْ

قَدَّرَلَهُ الْمَوْتُ یَامَنُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَیَحْشُر فِی زُمْرَةِ الْمَادِبِیْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَ ذٰلِکَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

مروی ہے کہ جس نے پڑھا سورہ قل هو الله کا عین بیماری میں پانچ اوقات میں بھی اللہ اس بیماری سے اس کو تندرستی دے گا اور اگر اسی بیماری میں انتقال کرے تو امن دیتا ہے اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے اور داخل کرے گا اللہ تعالیٰ زمرے میں سخیوں کے یہ بڑی فتح مندی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہدیہ اس امت مرحومہ کو نماز شب جمعہ کا جس کے پڑھنے سے عذاب قبر نہ ہوگا

اَخْرَجَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِیْلَ یَارُوْحَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیًا اِذَا عَلَّمْتُهٗ اُمَّتِی لَا یَکُوْنُ لَهُمْ عَذَابُ الْقَبْرِ فَقَالَ جِبْرِیْلُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِاُمَّتِکَ هَدِیَّةً فَقَالَ مَاهِیَ قَالَ رَکْعَتَانِ فِی لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ یَقْرَءُ فِی کُلِّ رَکْعَتِهِ الْکِتَابِ وَاٰیَتَهُ الْکُرْسِیِّ وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ثَلٰثَ مَرَّاةٍ لَا یَکُوْنَ لَهُمْ عَذَابُ الْقَبْرِ

نقل کی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) نے جبرائیل (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کو اے روح اللہ علیہ السلام سکھلا و مجھ کو ایسی چیز جس وقت سیکھے اس کو میری امت نہ ہووے ان کو عذاب قبر کا۔ کہا جبرائیل علیہ السلام نے بھیجا اللہ تعالیٰ نے امت کو تمہارے ایک ہدیہ۔ کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) نے وہ کیا ہے۔ کہا جبرائیل (عَلَیْهِ السَّلَامُ) نے شب جمعہ دو رکعت پڑھنا اس طور سے کہ ہر رکعت میں سورئہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک بار اور اذازلزلت الارض تین

بار۔ نہ ہوگا انہوں کو عذاب قبر کا۔

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْاَعْمَالَ الصَّالِحَۃَ تُنْجِی الْمُؤْمِنَ مِنْ اَھْوَالِ الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ مَا مُوْرَۃٌ بِھَا مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے فائدہ وہی حدیث اس پر کہ عذاب قبر کا حق ہے اور نیک اعمال مومن کو نجات دیتے ہیں مصیبتوں سے آخرت کے اور یہ نماز اللہ کی جانب سے ہم کو ہدیہ ہے

قل کے ڈھیلے دینے کی حدیث مبارکہ

اَخْرَجَ الْحَاکِمُ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ (رضی اللہ عنہ) اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ سَبْعَتَ حِصَاتٍ اَوْمَدْدٍ یَقْرَاءُ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثًا ثُمَّ یَضَعُھَا جَانِبِ رَاسِ الْمَیِّتِ یُنْجِہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نقل کی حاکم نے انس بن مالک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ وہ فرمایا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو شخص کہ لیوے سات کنکر یا سات ڈھیلے اور پڑھے ہر ایک پر تین بار سورہ قل ھو اللہ کا پھر رکھے ان کو سرہانے میت کے نجات دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس میت کو عذاب قبر سے

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث صحیح ہے اوپر شرط حاکم (رحمۃ اللہ علیہ) کے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بستان المحدثین میں فرمایا کہ حاکم کو صحیح حاکم اور مستدرک حاکم بھی کہنا مشہور ہے۔ نام آپ کا محمد اور کنیت آپ کی عبداللہ اور وطن نیشاپور ہے۔ تین سو اکیس ہجری میں پیدا ہو کر اطراف واکناف سیاحت کر کے علم حاصل کی۔ دو ہزار شیخ سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا باپ ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری (رحمۃ اللہ علیہ) صاحب صحیح کو دیکھا تھا۔ حاکم اپنے باپ سے بھی روایت کرتا

ہے اس کے تصانیف ایک ہزار پانسو کتب سے زیادہ ہیں اور یہ محدث کبیر اور روایت حدیث میں ثقہ ہیں۔ یہ سارے کتب میں کتاب صحیح حاکم جس کو مستدرک حاکم بھی کہتے ہیں مشہور ومتداول ہے۔ اس کے دیباچہ میں خود محدث حاکم یوں لکھتا ہے

اَسْتَعِیْنُ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی اِخْرَجِ اَحَادِیْثِ رُوَاتِھَا ثِقَاتٌ قَدِ احْتَجَّ بِمِثْلِھَا الشَّیْخَان

میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر کہ جمع کروں میں اس رسالے میں احادیث شریفہ کو کہ جس کے روایان ثقہ ہوں ایسے روایان کی بخاری اور مسلم نے انہیں سے دلیل پکڑی ہو۔ اسی سبب سے کہتے ہیں یہ حدیث حاکم کی صحیح ہے بخاری کے شرط پر یا مسلم کے شرط پر۔ تمام ہوئی عبارت بستان المحدثین کی۔

قبر میت کے سرہانے قل کے ڈھیلے رکھنا سنت ہے

اور موجب نجات میت ہے

پس معلوم ہوا کہ قل کے ڈھیلے سرہانے میت کے دینا قول آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ثابت ہے۔ قاعدہ اصول ہے حدیث قول حدیث فعلی سے اقوی ہے۔ اسلئے کہ حدیث قولی میں احتمال خصوصیت بالکل نہیں بخلاف حدیث فعلی کے کہ کسی احتمال خصوصیت بھی ہوتی ہے۔ ہمارے دیار میں طریقہ اہلسنت وجماعت کا اس حدیث شریف کے موافق ہے کہ جب میت کو قبر میں لٹاتے ہیں تو قل کے ڈھیلے یعنی جن ڈھیلوں پر قل پڑھتے ہیں سرہانے میت کے رکھتے ہیں فعل سنت ہے اور سبب نجات میت ہے جیسا خود مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے

قل کے ڈھیلوں کی تعداد

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) اَلْحَدِیْثِ اَلْعَدَدُ الْمَطْلُوْبُ وَھُوَ سُنَّۃٌ فِی الْمَدَرِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ اس حدیث شریف میں جو سات قل کے ڈھیلے میت کے سرہانے دینا کر کے آیا ہے سنت ہے

﴿ فائدہ ﴾

مطلب مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کا یہ ہے کہ حدودِ مذکور سنت ہی اگر بجائے سات ڈھیلوں کے چودہ یا اکیس یا اٹھائیس یا پینتیس یا بیالیس یا انچاس ڈھیلے دیوں مستحب ہے۔ جیسا کہ ہمارے بلاد کی عادت ہے نظیر اس کی یہ ہے کہا محدث عبدالعزیز (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) نے جامع خلال میں انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی داخل ہووے مقابرین میں پس پڑے سورہ یٰسین کا ایک بار تخفیف کرتا ہے اللہ ان سے اور ہوتے ہیں واسطے اس کے نیکیاں بقدر گنتی مُردوں کے کہا اس میں ہیں کذا جآء فی شرح الصدور للسیوطی اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بار یسین پڑھنا قبرستان پر جائز ہے دوبارہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ جتنے بار سورہ یسین کا پڑھے گا اتنا زیادہ ثواب ملے گا اہل قبور کو اور پڑھنے والے کو بھی ایسے مثالیں بکثیر ہیں یوں ہی یہاں سمجھنا چاہیے سات ڈھیلوں سے بھی زیادہ ڈھیلے دینا مستحب اور موجب ثواب میت ہے۔ یہ نہیں کہ حصہ سات ڈھیلے موافق حدیث دینا اور اس سے زیادہ نہ دینا اور زیادہ دینے کو زیادتی حدیث سے کہنا جیسا کہ مشکوکوں کا خیال ہے۔ قاعدہ کلیہ فضائل اعمال میں یہ ہے کہ جتنے عدد مخصوصہ ثواب کے لیے وارد ہوئے ہیں انہیں تعداد پر اختصاص نہیں رہتا ہے۔

کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْفَقِیْہِ لِمَارُوِیَ اَنَّہٗ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاِنَّ یَاتِیْہِ الْعَذَابُ مِنْ فَاِنَّ فَوَاحِدَۃٌ مِنْھَا کَفَتْہُ وَاِنَّ مِنْ تَحْتِہٖ فَوَاحِدَۃٌ وَاِنَّ مِنْ یَمِیْنِہٖ فَوَاحِدَۃٌ وَاِنَّ مِنْ شِمَالِہٖ فَوَاحِدَۃٌ

وَاِنَّ مِنْ رَاسِہٖ فَوَاحِدَۃٌ وَاِنَّ مِنْ رِجْلَیْہِ فَوَاحِدَۃٌ فَالْجِھَاتُ سِتٌّ وَالسِّتَّۃُ مِنَ الْمَدَرِ جَاھِلَتُہٗ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ کُلِّ جِھَۃٍ اِلَّا اَنَّہٗ تَعَالٰی دِیں یُحِبُّ الْوِتْرَ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَبْعَتُ مَدَرٍ وَاَنَّہٗ یَسْتَلْزِمُ وِتْرُ الْمَعْقُوْدُ عَلَیْہِ فِی الْعَدَدِ

کیونکہ مروی ہے کہ جو شخص کے کیا ایسے یعنی قل کے ڈھیلے سرہانے میت کے رکھا اگر آوے عذاب اس پر اوپر کے تو ایک ڈھیلا اس کو دافع ہے اوپر کے عذاب سے اور اگر نیچے آئے تو دوسرا دافع ہی اگر سیدھی جانب سے آوے تیسرا اس کو دافع ہے اور بائیں جانب سے ہو چوتھا اس کو دافع ہی اگر سر کے جانب سے آئے تو پانچوں اس کو روکتا ہے اور پاؤں کے جانب سے آئے تو چھٹواں اس کو دافع ہے یہ جہالت نہ ہوئے۔ یہ چھ ڈھیلے چھ جانب کے عذاب کو دافع ہیں۔ ساتواں ڈھیلا ایک وتر ہے اور اللہ ہی وتر ہے، یہ مطلب کہ دافع اس عذاب کا خود اللہ ہے اسی سبب سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ سات ڈھیلے لُوْرُوِیَ عَنِ السَّلَفِ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَاخُذُوْنَ قَبْضَۃً مِنَ التُّرَابِ اَوْاَمْثَلَ وَیَقْرَءُوْنَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاۃٍ وَیَنْشُرُوْنَ عَلَیْہِ مروی ہے سلف صالحین سے کہ قل کے ڈھیلے دینے کہ سوا انہوں نے ایک مٹھی مٹی یا بلوا لیتے تھے اور اس پر تین بار قل ھو اللہ پڑھتے تھے اور پھونکتے تھے اس کو میت کے جانب یا جہات ستہ میں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۹

بَابُ مُخَاطَبَتِہ الْقَبْرِ لِلْمَیِّتِ

بیچ کلام کرنے قبر کے میت سے

قبر پکاری یاد رکھ میری تنہائی اور تنگی کو

اَخرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ یَزِیْدِ شَجَرَۃَ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) قَالَ یَقُوْلُ الْقَبْرُ لِلرَّجُلِ الْفَاجِرِ اَمَاذَ کُرْتَ ظُلْمَتِیْ اَمَاذَ کَرْتَ وَحْشَتِیْ اَمَاذَ کَرْتَ وَحْدَتِیْ اَمَاذَ کَرْتَ ضَیْقَتِیْ اَمَاذَ کَرْتَ غَمِیْ

نقل کی ابن ابی شیبہ (مصنف) میں یزید بن شجرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا وہ جب مرد فاسق یا کافر کو دفن کرتے ہیں تو قبر اس کو کہتی ہے اے شخص تو یاد نہیں رکھا میری ظلمت اور وحشت اور تنہائی اور تنگی کو۔

کافر و فاسق کو قبر ڈانٹتی ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَنَّ الْفَاسِقَ بَعْدَ الْمَوْتِ لَوَّامًا مِنْھَا الْقَبْرِ کَمَادَلَّ عَلَیْہِ الْحَدِیْثُ فَاِنَّہٗ یَلُوْمَہٗ بِلِسَانِ الْجِمَادِ بِحَیْثُ یَفْھَمُ ذٰلِکَ الْمَیِّتَ اَوْبِلِسَانِ الْحَالِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فاسق اور کافر کو بعد انتقال کے ہر ایک چیز ملامت کرتی ہے اور پہلے قبر ہی اس کو جھڑکتی ہے اپنی زبان جماد سے یا لسانِ حال سے اس طور سے کہ میت اس کو سمجھے گی کامل طور سے۔

میں سانپ اور بچھوؤں کا گھر ہوں

اَخرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَقَالَ اِنَّ الْقَبْرَ یَقُوْلُ یَاابْنَ آدَمَ مَا اَعْدَدْتَ لِیْ اَمَا عَمِلْتَ اِنِّیْ بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَبَیْتُ الْاَ کَلَتِہ اِنَ الدُّوْدِ

نقل کی ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق قبر کہتی ہے (میت کو جب لحد میں رکھیں) اے بیٹے آدم کے کیا نہیں جانتا تو کہ میں تنہائی کا گھر ہوں سانپ اور بچھو کا گھر ہوں

قبر مقام وحشت ہے صالح کے لیے وہ باغ ہو جائے گی جنت کے باغوں میں سے اور فاسق کے لیے دوزخ کا ایک گڑھا

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ الْقَبْرَ مَنْزِلُ وَحْشَۃٍ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ تَنْجِیْ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ صَالِحًا فَالْقَبْرُ رَوْضَتُہ مِّنْ رِیَاضِ الْجِنَانِ وَاِنْ کَانَ فَاسِقًا فَالْقَبْرُ حُفْرَۃُ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث اس پر کہ قبر مقام وحشت ہے اگر وہ صالح یا صالحہ ہے تو اعمال صالحہ اس کو نجات دیں گے اور وہ قبر ایک باغ ہو جائے گی جنت کے باغوں سے ورنہ وہ فاسق یا کافر ہو وہ قبر ایک گڑھا ہو جائے گی دوزخ کے گڑھوں سے۔

اَخرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُوْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ نَادَ الْاَرْضُ مُطِیْعُ اَنْتَ اَمْ عَاصٍ فَاِنْ کَانَ صَالِحًا نَادَاہُ مُنَادٍ عُوْدِیْ عَلَیْہِ حفرۃُ وَکُوْنِیْ عَلَیْہِ رَحْمَۃً فَنِعْمَ الْعَبْدُ فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ الْآنَ حِیْنَ اِسْتَحَقَّ الْکَرَامَتَہ

نقل کی بن ابی الدنیا (اور ابن مندہ نے عمر ابن ذر رضی اللہ عنہ سے) کہ فرمایا جب دفن کرتے

ہیں مومن کو تو پکارتی ہے اس کو زمین کیا تو مومنِ صالح ہے یا مومن فاسق ہے اگر ہے وہ مردِ صالح تو ہاتف غیبی ندا دیتا ہے اس قبر کو اس کے حق میں سرسبز ہو جا اور شفقت کرنے والی ہو یہ بندہ بہت اچھا ہے تب کہتی ہے زمین بے شک وہ اس وقت بزرگی کرنے کے لائق ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ الْقَبْرَ لَا یَشُوْ بِحَالِ الْمُوْمِنِ الصَّالِحِ وَاِنَّ الْفَاسِقَ یُبْتَلٰی بِهٖ وَاِنَّ کَرَامَتَه الصَّالِحِ کَمَا هِیَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی یُظْهَرُ فِی الْقَبْرِ وَبَعْدَهٗ اَوْلٰی مِنْهُ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ تحقیق قبر نہیں گھبراتی ہے مومن صالح کو اور فاسق کو عذاب دیتی ہے اور جو بزرگی بندۂ مومن کی اللہ کے پاس حالت حیات میں ہے بعد موت کے قبر میں اور بعد اس کے یعنی ایام برزخ وحشر ونشر میں بڑھ کر ہوگی۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۰

بَابُ مَنْ لَا یَسْأَلُ فِی الْقَبْرِ

بیچ ان لوگوں کے جن کو قبر میں سوال نہیں ہوتا

قبر کا شہید کو نہ دبانے کا سبب

اَخْرَجَ النَّسَائِیُ عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابَالُ الْمُوْمِنِیْنَ یُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِیْدَ قَالَ کَفٰی بِبَارِقَتِهِ السُّیُوْفِ عَلٰی رَاسِهٖ فِتْنَةً

نقل کی نسائی نے راشد بن سعد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے اور وہ ایک صحابی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے کہ تحقیق ایک شخص کہا اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کیا سبب ہے کہ مومنوں کو قبر دباتی ہے مگر شہید کو نہیں دباتی فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اُس نے اپنے سر کو ثبوت قدمی اور استواریِ اسلام سے تلوار بران کے نیچے دیا۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی اگر منافق ہوتا بھاگ جاتا مسلمان رہنے سے ثبوت قدمی کیا اور جنگ کر کے شہید ہوا چونکہ یہ سختی واسطے اسلام کے سہا اس لئے اس کو سختی قبر کی ہرگز نہ ہوگی۔

شہیدوں کے فضائل

قال (رَحمۃُ اللہِ علَیہ) دَلَّ الْحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ الشَّھِیدَ لایُفْ تَنُ فِی قَبْرِہٖ وَلَا یُسْاَلُ وَقِیلَ یُسْاَلُ اِلَّا اَنَّہ' یَسْھَلُ عَلَیْہِ ذٰلِکَ فَکَاَنَّہ' لَمْ یَکُنْ وَلَا یُعَذَّ ب فِی الْقَبْرِ وَلَا یَتَنَفَّخُ وَلَایَتَنفَخُ وَلَا یَاکُلُہُ التُّرَابُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَتِہٖ

مولف (رَحمۃُ اللہِ علَیہ) کہتا ہے حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ شہید کو بالکل تنگی قبر کی نہ ہوگی اور اس کو سوال قبر ہی نہ ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شہید کو سوال قبر ہوگا بہت آسان سے لیکن قبر اس کو نہ دابے گی اور ہرگز اس کا جسم پھولے گا اور نہ پھٹے گا اور نہیں کھاوے گی اس کو مٹی قیامت کے دن تک

﴿ فائدہ ﴾

یعنی شہید حیات حقیقی سے قبر میں زندہ رہے گا جیسا کہ نص قرآن مجید اس پر شاہد ہے جو سورہ آل عمران میں ہے وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءُ الایہ یہ کہا اللہ تعالیٰ نے مت گمان کرو ان لوگوں کو جو شہید ہوئے بیچ راہ خدا کے مردہ بلکہ زندہ ہیں۔ تفسیر حسینی میں ہے کہ مٹی ان کے جسم کو نہیں کھاتی وہ زندہ ہیں اصلی حیات سے اور زندوں کے مانند زائر کے سلام کو جواب دیتے ہیں اس کو پورا بیان باب فصل الموت وحالتہ الموتی میں پیشتر گزر گیا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی (رَحمۃُ اللہِ علَیہ) نے شرح الصدور کے باب من لا یسال فی القبر میں فرمایا کہا امام قرطبی (رَحمۃُ اللہِ علَیہ) نے جب شہید کو سوال قبر نہیں ہے تو صدیق (ایک گروہ اولیاء کرام سے) جو شہید سے بلند مرتبہ رکھتا ہے ان کو بطریق اولیٰ سوال قبر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں پہلے صدیق کو ذکر کر کے بعد شہید کو ذکر کیا ہے جیسا کہ ہے مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ. تمّ کلامہ

مجاہدین سے مراد انبیاء (عَلَیہِمُ السَّلَام) اولیاء صلحاء (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِم) ہیں

صدلق اولیاء کرام میں بلند رتبہ رکھتے ہیں جیسے حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب محبوب سبحانی معشوق ربانی حضرت سید محی الدین شیخنا وھدانا عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ ادام اللہ ظلہ علی راس المریدین والمستر شدین۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مجاہدہ وہ ہے کہ جس نے مشقت میں ڈالا اپنے نفس کو بیچ بندگی اللہ کے جیسا کہ مشکوۃ کے کتاب الا یمان میں ہے مراد مجاہدین سے انبیا و اولیا صلحا ہیں۔ پس انبیا و اولیا و شہید و صلحا کو ہرگز تنگی قبر کی نہ ہوگی۔

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ اَبِیْ اَیُّوْبَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَبَرَ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْیُغْلَبَ لَمْ یُفْتَنْ فِیْ قَبْرِہٖ

نقل کی طبرانی نے (اوسط میں) ابی ایوب انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو مومن کہ دشمن کے روبرو ہوا اور ثبوت قدمی سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا یا غالب ہوا نہیں عذاب پائے گا قبر میں۔

سورہ ملک کی فضیلت

قَالَ (رَحمۃُ اللہِ علَیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ لَقِیَ السَّارِقَ اَوْقَاطِعَ الطَّرِیْقِ اَوْغَیْرَہ' مِنَ الْاَعْدَاءِ فَقَاتَلَہ' حَتّٰی قُتِلَ مَاتَ شَھِیْدًا وَعَلَیْہِ یَدُلُّ قَوْلُہ' عَلَیْہِ السَّلَامُ قَاتِل

مولف (رَحمۃُ اللہِ علَیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جو لڑا چور یا رہزن سے یہاں تک کہ مقتول ہوگیا وہ شہید ہے اسی پر دلالت کرتا ہے قول آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا اَخْرَجَ جَیْش عَنِ ابْنِ

مَسۡعُوۡدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) قَالَ مَنۡ قَرَءَ سُوۡرَۃَ الۡمَلِکِ کُلَّ لَیۡلَۃٍ عُصِمَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِ نقل کی محدث نے جو میرے اپنی تفسیر میں عاصم بن ابی النجود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے وہ ذر ین جیش (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے وہ عبد اللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھا سورہ تبارک کا ہر رات کو محفوظ ہوگا تنگی قبر سے۔

قَالَ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) رُوِیَ عَنۡ اِبۡنِ مَسۡعُوۡدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) یُوۡتِی الرَّجُلُ فِی قَبۡرِہٖ مِنۡ قَبۡلِ رِجۡلَیۡہِ فَیُقَالُ لَہٗ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِ سَبِیۡلَ اَنَّہٗ کَانَ یَقۡرَاءُ سُوۡرَۃُ الۡمَلِکِ فَیُوۡتٰی مِنۡ قَبۡلِ جَوۡفِہٖ فَیُقَالُ لَہٗ لَیۡسَ لَکَ سَبِیۡلُ اِنَّہٗ دُعَاءُ سُوۡرَۃِ الۡمَلِکِ وَھِیَ الۡمُنۡجِیَّتہ مِنۡ عَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) کہتا ہے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ لایا جائے گا آدمی اپنی قبر میں جانب رجلین سے کہا جائے گا کہ اس نے سورہ تبارک کا پڑھتا تھا پس لایا جائے گا جانب جوف سے اور کہا جائے گا یہ پڑھتا تھا سورہ تبارک کا اور یہ سورئہ منجیہ ہے یعنی نجات دینے والا عذاب قبر سے

جو شخص روزِ جمعہ یا شب جمعہ یا رمضان شریف میں انتقال کرے گا اس کو عذاب قبر نہ ہوگا

وَرُوِیَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ مَاتَ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ کُتِبَ لَہٗ اَجۡرُ شَہِیۡدٍ وَوَقِیَ فِتۡنَۃُ الۡقَبۡرِ وَھُوَ مَعۡنِی قَوۡلِہٖ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اِثۡنَانِ لَا یُعَذِّبَانِ مَنۡ مَاتَ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ وَرَمَضَانَ اَیۡ لَایُفۡتَنُ فِی الۡقَبۡرِ

مروی ہے (یعنی نقل کی محدث حمید نے رسالہ ترغیب من ایاس بن بکیر سے) کہ کہا فرمایا رسول

خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ انتقال کیا جمعہ کے دن کو لکھا جائے گا اس کو اجر شہید کا اور محفوظ ہوگا عذاب قبر سے یہی ہے معنی قول آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا کہ دو شخص ہیں نہیں عذاب پائیں گے ایک وہ جو جمعہ کے دن وفات پائے گا اور دوسرا جو رمضان شریف میں وفات پائے گا ان دونوں کو عذاب قبر نہ ہوگا۔

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے شرح الصدور بَابُ مَنۡ لَا یَسۡاَلُ فِی الۡقَبۡرِ میں فرمایا اَخۡرَجَ اَحۡمَدُ وَالتِّرۡمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَابۡنُ اَبِی الدُّنۡیَا وَالۡبَیۡہَقِّی عَنۡ اِبۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَا مِنۡ مُسۡلِمٍ یَمُوۡتُ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ اَوۡلَیۡلَۃَ اَوۡ لَیۡلَۃَ الۡجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتۡنَۃَ الۡقَبۡرِ

نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ابی الدنیا (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) اور بیہقی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہ انتقال کیا دن کو جمعہ کے یا رات کو جمعہ کے محفوظ رکھتا ہے اللہ اس کو عذاب قبر سے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور نقل کی ابو نعیم (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے حیلہ میں جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وفات پایا دن کو جمعہ کے یا رات کو جمعہ کے محفوظ رہا عذاب قبر سے اور وہ آئے گا قیامت کے دن اس حالت سے کہ اس کو زخم ہوگا شہید کے مانند۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۱

بَابُ فُظَاعَةِ الْقَبْرِ وَ سُهُوْلِيَّتِهٖ

بیچ سختی قبر کے اور نرمی اس کے

قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منازلوں سے

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ هَانِئٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِىْ حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَا تَبْكِىْ وَتَبْكِىْ مِنْ هٰذَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجٰى مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَأَيْتُ مَنْظَرًا اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

نقل کی حاکم (اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی) نے ہانی مولی عثمان سے حضرت عثمان ذی النورین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے تحقیق وہ تھے جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہاں تک کہ تر کرتے ریش شریف اپنی۔ پس کہا گیا واسطے ان کے ذکر کرتے ہو آپ بہشت اور دوزخ کا پس نہیں روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے۔ فرمایا کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہا ہے کہ قبر اول منزل ہے منازلوں آخرت کے۔ پس اگر نجات پائی اس کسی نے جو چیز کہ پیچھے اس کے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے ہے سخت تر ہے اس سے کہا وہ فرمایا پیغمبر خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں دیکھی میں نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اس سے یعنی عیش

منغض کرتی ہے اور شدت و محنت یاد دلاتی ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے

قبر سخت منزل ہے منازل آخرت میں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْقَبْرَ اَصْعَبُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَعَلَى الْفَطِنِ اَنْ يَعْتَبِرَ بِهٖ اِذَا حَضَرَ ثَمَّهٗ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق قبر سخت منزل ہے منازل آخرت سے پس لازم ہے دانا کے لیے جب قبر کے نزدیک کھڑے رہے غور کرے اس بات کو

حضرت عثمان بن عفان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قبر کے پاس کھڑے رہتے اور روتے

وَرُوِىَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) كَانَتْ اَشَدَّ خَشْيَتِهٖ مِنَ الْقَبْرِ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْهِ قَالَ اَنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَلَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَعِىْ وَفِى الْحَشْرِ كُنْتُ مَعَ الْاَصْحَابِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا فَكَيْفَ لَا اَخْشٰى عَنْ وَحْدَةِ الْقَبْرِ

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت عثمان ابن عفان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جب قبر کے پاس کھڑے رہتے روتے۔ اس کا سبب دریافت کیے فرمایا کہ قبر اول منزل ہے منازلوں سے آخرت کے چونکہ وہاں کوئی میرا دوست نہیں اور سرور عالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہمراہ نہیں اس لئے تنہائی سے قبر کے گھبراتا ہوں اور روز قیامت میں ہمراہ اصحاب کرام کے رہوں گا اور ساتھ ہمارے سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے تب مجھ کو زیادہ گھبراہٹ نہ ہوگی بہ نسبت قبر کے

اے میرے بھائیو! تیاری کرو واسطے قبر کے

رُوِىَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِىْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ قَبْرِهٖ فَبَكٰى

وَاَبْكٰى حَتّٰى بَلَّ الثَّرٰى ثُمَّ قَالَ يَا اِخْوَتِیْ لِمِثْلِ هٰذَا فَاَخدُوْا

مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ماجہ نے براء صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا) رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایک جنازہ کے ہمراہ تشریف لائے اور متصل اس کے قبر کے بیٹھے پس روئے اور رُلائے تمام کو یہاں تک کہ چشم کے آنسو سے وہ مقام تر ہو گیا پھر کہا اے میرے بھائیو واسطے اس قبر کے تیاری کرو یعنی حالت حیات میں اعمال صالحہ کرو تا کہ قبر میں کام آئے۔

اللہ جس پر رحم کرتا ہے آسان کر دیتا ہے قبر کی سختی کو

اَخْرَجَ اِبْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ مَايَكُوْنُ اللّٰهُ بِعَبْدِهٖ اِذَا دَخَلَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ

نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خوشخبری ہو اس شخص کو کہ رحم کیا اللہ اس پر بعد دفن کے اور لوگ چلے گئے ہوں بعد دفن کے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فَيَسْهُلُ اَهْوَالُ الْقَبْرِ عَلٰى مَنْ يَّرْحَمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ اللہ جس پر رحم کرتا ہے اس پر آسان کر دیتا ہے قبر کی سختی کو

میت پکارتی ہے اے میری ماں، اے میرے باپ

رُوِیَ اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا رَجَعَ عَنْهُ النَّاسُ يُنَادِیْ بِاَعْلٰى صَوْتٍ يَا اُمِّیْ يَا اَبِیْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عَبْدِیْ اَنَا اَرْحَمُ عَلَيْكَ مِنْهُمَا فَيَاْنَسُ بِهٖ وَاَوَّلُ مَا يَتَّحِفُ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهٖ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ تَبِعَ جَنَازَتَكَ

حدیثوں میں آیا ہے کہ میت بعد مدفون ہونے کے جس وقت لوگ پلٹتے ہیں گھروں کو بلند آواز سے ندا کرتا

ہے اے میری ماں، اے میرے باپ۔ پس کہتا ہے اللہ تعالیٰ اے میرے نیک بندے میں ماں باپ سے بڑھ کر تیرے پر رحیم ہوں (اس لئے کہ تو نے میرا کہا مانا اور اعمال صالحہ اختیار کیا) انسیت پاتا ہے وہ اس کہنے سے اور اول تحفہ جو مومن کو ہوتا ہے یہ ہی کہ کہا جاتا ہے ہاتف غیبی سے خوشخبری ہو تجھ کو (واسطے آسانی برزخ اور محشر کے سختیوں سے) میں نے بخش دیا ان لوگوں کو جو تیرا جنازہ اٹھائے تھے

﴿ فائدہ ﴾

یہ خوشخبری ہے جنازہ اٹھانے والوں کے کہ جنازہ اٹھا کر ثواب حاصل کرنے میں تاخیر نہ کریں

دفع فقر اور اُنست وحشت قبر کے لیے پڑھنے کا کلمہ

رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ كَانَ لَهٗ اَمَانًا مِنَ الْفَقْرِ وَاُنْسًا فِیْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

مروی ہے (یعنی ابونعیم نے اپنی مسند میں اور ابن البر نے تمہید میں) علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہا ہر دن میں سو بار لا الہ الا اللہ الحق المبین تو ہو گا اس کے واسطے امن فقر سے اور انست وحشتِ قبر سے اور کھلتے ہیں واسطے اس کے دروازے جنت کے۔

مسائل فقہ سیکھنے اور سکھانے سے قبر نور دار ہوتی ہے اور قبر میں وحشت بھی نہیں ہوتی

رُوِیَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُوْسٰى تَعَلَّمِ الْخَيْرَ وَعَلِّمْ

النَّاس فَانِّی مُنَوِّرٌ لِمُعَلِّمِیْ الْعِلْمِ وَ مُتَعَلِّمِیْهِ قُبُوْرُ هُمْ حَتّٰی لَا یَسْتَوَ حُشُوا لِمَکَانِهِمْ

مروی ہے (یعنی نقل کی امام احمد نے زھد میں اور ابن عبد البر نے کتاب العلم میں ساتھ اسناد جید کے) کعب بن احبار (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی نازل کی اے موسیٰ تو خیر کو سیکھ یعنی مسائل فقہ کو اور سکھلا لوگوں کو اس لئے کہ میں قبر کو سیکھنے اور سکھلانے والے کے لیے نوردار کروں گا یہاں تک کہ ان کو ہرگز وحشت نہ ہوگی قبر میں۔

جس نے ایک مسئلہ علم دین سیکھا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نوردار کرتا ہے

رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ مَنْ تَعَلَّمَ فِی مَرَضِ الْمَوْتِ اَوْقَبْلَهٗ مَسْئَلَته مِنْ مَسَائِل الفَرائِضِ نَوَّرَ قَبْرَه' وَلَا یَظْلِمُ وَمَنْ دَرَّسَ فِی الْبَقِیْعَته مِنهَا مَسْئَکته وَلَوْ مِقْدَارِ قَوْلِهٖ رَجُلٌ مَاتَ وَلَه' اِبْنُ وَاحِدٌ فَقطْ فَمَالُه' كُلُّه' لِلْاِبْنِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَذَابَ عَنْ تِلْکَ الْمَقْبره

حدیثوں میں مروی ہے کہ جو شخص حالت حیات یا مرض الموت میں ایک مسئلہ علم فرائض کا سیکھا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نوردار کرتا ہے اور تاریکی کو قبر کے زائل کرتا ہے اور جو شخص قبرستان میں ایک مسئلہ علم فرائض کا سکھلایا گو کہ چھوٹا مسئلہ ہو۔ مثلاً ایک شخص انتقال کیا اور اس کو فقط ایک ہی لڑکا موجود ہو تو کل مال اس کے فرزند کو ہے تو اللہ تعالیٰ برکت سے اس مسئلہ کے عذاب کو اس قبرستان سے اٹھاتا ہے۔

قبر اور قیامت کے دن ہر دو مقام پر بندے کا حساب لیا جائے گا

اَخْرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَته (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ فِی الْقَبْرِ حِسَابٌ فَمَنْ حُوْسِبَ فِی الْقَبْرِ نَجٰی وَمَنْ حُوْسِبَ فِی الْاٰخِرَةِ عُذِّبَ

نقل کی ترمذی نے حذیفہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا قبر میں اور قیامت کے دن ہر دو مقام میں بندہ کا

حساب لیتے ہیں جس کا حساب تفصیل سے یہیں قبر میں لیا جائے تو اس کو نجات ہے اور جس کا حساب موقوف آخرت میں رکھیں عذاب پائے گا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْحِسَاب بَعْدَ الْمَوْتِ لَا یَکُوْنُ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ حُوْسِبَ فِی الْقَبرِ لَا یُحَاسَبُ فِی الْاٰخِرَةِ اَوْیُحَاسِبُ خَفِیْفًا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ حساب بعد موت کے ایک بار ہوگا تفصیل سے اور روز محشر جس کا پہلے حساب ہوگیا ہے تخفیف سے یہاں دوسری بار لیا جائے گا۔

رُوِیَ عَنِ الْحَاکِمِ اِنَّمَا یُحَاسِبُ الْمُومِنُ فِی الْقَبرِ لِیَکُوْنَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ غَدًا فِی الْمُوْقِفِ فَیُمَحِّصَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْبَرْزَخِ لِیَخْرُجَ مِنَ الْقُبُوْرِ قَدِاقْتُصِرَ

مروی ہے حاکم سے کہ مومن کو قبر ہی میں پہلے کامل حساب لے لیتے ہیں تا کہ آسان ہو اس کو محشر سے دن حساب کی۔ پس اللہ تعالیٰ قبر میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے تا کہ وہ اٹھے گا گناہوں سے پاک ہو کر محشر کے دن

﴿ فائدہ ﴾

فاسق اور کافر کے لیے کامل طور سے قبر میں حساب نہیں لیا جائے گا اس لئے سختی سے قیامت کے دن اس کا حساب اعمال لیں گے۔

قبر کشادہ اور نوردار ہونے کی عجیب اور غریب واقعات

اور علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) شرح الصدور کے باب فظاعة القبر وسهولیته میں فرمایا نقل کی محدث ابن عساکر (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) نے اپنی تاریخ میں عبد الرحمان بن عمارہ بن عقبہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) بن ابی معیط (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا میں حاضر تھا جنازے پر احنف بن قیس (رَضِیَ اللّٰهُ

عَنۡہُ) کے جو عالم وفاضل ہے میں نے ان کی نعش کو لحد میں اتارا تو ان کی قبر کشادہ ہوئی میری حدِ نظر تک یہ کیفیت میں نے میرے ہمراہیوں کو بیان کی پس وہ نہیں دیکھے کہ جو میں نے دیکھا اور نقل کی ابن ابی الدنیا محدث (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے **ذکر الموت** میں ابوبکر بن ابی مریم (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے کہ وہ ایک عالم تھے شہر بصرہ قبیلہ بنی الحضر میں سے ملخصاً یہ ہے کہ ان کا جب بھتیجا انتقال کیا تو انہوں نے اپنے بھتیجے کو لحد میں اتارا اور اینٹیں جمایا تو ایک اینٹ گر گئی انہوں نے دیکھا کہ قبر کشادہ ہوئی یہاں تک عیدگاہ بصرہ کا نظر آتا تھا اور کہ ابوالحسن ابن البر (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے عبدالرحمان بن احمد الجعفی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے وہ علی بن محمد (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے وہ یزید بن نوح نخعی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے وہ شریک بن عبداللہ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے کہ کہا میں نے کوفہ میں ایک نماز جنازہ پڑھا پھر ہمراہ جنازے کے اس کی قبر تک گیا اور اس کی نعش کو لحد میں اتارا جب اس کی قبر اینٹوں سے ڈھانپی گئی ایک اینٹ اس کی گر گئی دیکھا میں نے وہ قبر کشادہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے بیت اللہ شریف کو دیکھا اور لوگ اس کی طرف طواف کرتے ہیں۔ پھر میں یہ حال اچھی طرح دیکھ کے اینٹ اس کی بند کر دیا اور نقل کی ابن ابی الدنیا (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) **کتاب المختصر** میں ابی غالب سے۔ مختصراً یہ ہے کہ ایک شخص ملک شام میں وفات پایا جب اس کو دفن کیے اور قبر پر اینٹیں لگا دیے تو ایک اینٹ گری تو چچا میرا جو عالم وفاضل تھا اینٹ درست کرنے کے لیے قبر میں دیکھا تو اس کی قبر کشادہ ہوئی حدِ نظر تک اور نور دار ہے۔ نقل کی ابن ابی شیبہ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے مصنفہ میں اور ابوداؤد (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) اپنی سنن میں عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا) سے کہ کہا جب نجاشی کا انتقال ہوا میں نے یہاں سے دیکھی کہ اس کی قبر نور سے منور ہے۔ نقل کی ابونعیم (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے مغیرہ بن حبیب (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے کہ جب عبداللہ بن غالب مدنی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) شہید ہوئے اور ان کو دفن کیے تو ان کی قبر شریف سے بو مشک کی آتی تھی اور نقل کی طریق محمد بن ابان (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے وہ حمید (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے کہ میرا بھانجا انتقال ہوا اس کو لحد میں

رکھے پس اینٹ برابر کرنے کے وقت جھانکا میں نے دیکھا کہ اس کی قبر کشادہ ہوئی میری حدِ نظر تک نقل کی ابوالمفضل طوسی نے **عیوان الاخبار** ساتھ سند جید کے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے

مسجد کو قندیلوں سے روشن کرنے سے خدا تعالیٰ ان کی قبروں کو نور دار کرتا ہے

مَنۡ نَوَّرَ فِی مَسَاجِدِ اللّٰہِ نُوۡرًا نَوَّرَ اللّٰہُ لَہٗ فِی قَبۡرِہٖ وَمَنۡ اَرَاحَ فِیۡہِ رَائِحَۃً طَیِّبَۃً اَدۡخَلَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ فِیۡ قَبۡرِہٖ مِنۡ رُوۡحِ الۡجَنَّۃِ

جس نے نور دار کیا اللہ کے مساجد کو یعنی قندیلوں سے مسجد کو روشن کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نور دار کرتا ہے اور جس نے راحت پہنچایا مصلیان مسجد کو خوشبو سے یعنی مسجد میں عود وخوشبوئی جلایا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو راحت پہنچاتا ہے۔ جنت کی خوشبوئی سے هٰذَا کُلُّہٗ مِنۡ شَرۡحِ الصُّدُوۡرِ

☆....☆....☆....☆

باب ۴۲

بَابُ مَایَبْقٰی مِنْ اَعْضَاءِ الْمَیِّتِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه

بیچ اس بیان کے کہ کون سا اعضا قیامت تک باقی رہتا ہے

انسان کے ہرایک اعضاء کومٹی کھاجاتی ہے مگر ہڈی کونہیں کھاتی جس کوعجب الذنب کہتے ہیں کے جس ترکیب اعضاء ہوگی قیامت کے دن

اَخْرَجَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ ابْنُ آدَامَ تَاکُلُ الْاَرْجَ اِلَّا عُجُبَ الذَّنْبِ عَظْمٌ بَیْنَ الْاِلْیَتَیْنِ الْحَدِیْدُ اخِرًا لِصُلْبِ مَکَانَ الذَّنْبِ مِنَ الْحَیْوَانِ اسْمُه' الْعَصَص

نقل کی ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مٹی بنی آدم کے سب اعضا کو کھاجاتی ہے مگر عجب الذنب کہ جو ہڈی درمیان سرین کے اور حیوان کے ہڈکو عصص کہتے ہیں

شیر ہر ہڈکوتوڑدیتا ہے مگر عجب الذنب نہیں توڑسکتا

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اِبْتِدَاء خَلْقَةِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ وِمِنْهُ یُرَکَّبُ اَجْزَاءُ الْفَانِیَةِ یَوْمَ الْقِیَامَتِه وَهُوَلَا یَنْعَدِمُ بَلْ یَبْقٰی بَقَاءُ الرُّوْحِ اَبَدًا وَلَا یَحْتَرِقُ فِی النَّارِ وَ کُلُّ عَظْمٍ یُکَسِّرُهُ الْاَسَدُ وَلَا سَدُ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُکَسِّرَه' وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی کَمَالِ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

فَاِنَّه' اَلْیَنُ مِنْ کُلِّ عَظْمٍ یَنْعَدِمُ بِاِعْدَامِ اَحَدٍ

دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ ابتدا خلقت انسان کا اسی ہڈ سے ہے اور اسی سے ہے ترکیب اجزافانی کی قیامت کے دن تک اور وہ نہیں منعدم ہوتا ہے بلکہ باقی ہی بقاء روح سے ہمیشہ اور نہیں جلتا ہے وہ نار میں اور ہر ہڈ کو شیر توڑدیتا ہے مگر اس ہڈ کو نہیں توڑسکتا اور بیچ اس کے دلیل ہے اوپر کمال قدرت خداوند تعالیٰ کے تحقیق وہ سخت ہڈی سب ہڈوں سے

﴿ فائدہ ﴾

انبیاء (عَلَیْهِ السَّلَام) اولیاء، صلحاء (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) اپنی قبروں میں بھی زندوں کے ادائے حوائجات میں شامل ہے

پیشتر باب فضل الموتی و حالتہ الموتی میں معلوم ہوگیا ہے کہ انبیاء کرام و اولیاء کرام عظام و صلحائے تمام اپنے قبروں میں حیات حقیقی سے زندہ ہیں اور زندوں کے اداء حواجات میں شاغل ہیں۔ پس سوا ان کے جو بنی آدم فاسق و فاجر اور کافر ہیں ان کا حال یہ ہے جواب معلوم ہوا۔

اَخْرَجَ اَبُوْ الْبُحَیْرِیِّ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْاِنْسَانِ تَاکُلُهُ الْاَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا الْعَصَصَ فَاِنَّه' یَبْقٰی مِنْهُ یُرَکَّبُ اَجْزَاؤُهٗ

نقل کی ابو البحیری المنجی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) نے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہر ایک ہڈی کو انسان کے یعنی فاسق اور کافر کے مٹی کھاتی ہے مگر عصص کو نہیں کھاتی کیونکہ وہ باقی رہے گا اور اس سے ترکیب اجزا کی ہوگی یعنی عجب الذنب کو ہی عصص بھی کہتے ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یَجْمَعَ اَجْزَاءُ الْمَوْتٰی بِانْفِدَامِ کُلِّ

اَجْزَاءٍ مِنْهُ اِلَّا فِی اَنَّ فِی اِبْقَاءِ عُجْبِ الذَّنْبِ حِكْمَتٌ كَمَا مِضَةٌ وَهِیَ عَلَقَتُه الرُّوْحِ مَعَ الْجَسَدِ كَذَاقِیْلَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جمع کرنے اجزا اصولی کے باوجود منعدم ہونے کل اجزا کے مگر عجب الذنب سے بنانے میں ایک بھید ہے وہ یہ کہ روح متعلق رہتی ہے ساتھ جسد کے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے

بعد موت کے عذاب اور ثواب روح جسد دونوں کو ہوتا ہے

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْعَذَابَ وَالثَّوَابَ بَعْدَ الْمَوْتِ لِلرُّحِ وَالْجَسَدِ جَمِیْعًا وَهُوَالْاَ صَحّ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ عذاب اور ثواب بعد موت کے روح اور جسد دونوں کو ہے اور یہی صحیح تر ہے

کافر اور فاسق کے تمام کے تمام اعضاء مٹی ہوجاتے ہیں سوائے ہڈ کے جس کو عجب الذنب کہتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْ جَهِیْمٍ (رَضِیَ اللہُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُجْبُ الذَّنْبِ مِنْ بَنِی آدَمَ لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَمِنْهُ خَلْقٌ وَمِنْهُ یُرَكَّبُ

نقل کی ابوجہیم (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ بنی آدم کے عجب الذنب کو مٹی نہیں کھاتی اسی سے پیدائش ہے اس کی اسی سے ترکیب اجزا کی ہوگی فائدہ جو فاسق اور کافر بنی آدم کے ہیں ان کے جسم کو مٹی کھاتی ہے سوامی عجب الذنب کے اور انبیاء واولیاو شہدا وصلحا اپنے قبور میں زندہ ہیں حیات حقیقی سے اور ان جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ اس کا بیان تفصیل سے پیشتر گزر گیا ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ كُلَّ اَجْزَاءِ الْاِنْسَانِ یَصِیْرُ تُرَابًا اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ الْعَظْمَ یَبْقٰی اِلٰی یَوْمِ الْقَیَامَتِه

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ تحقیق ہر ایک اجزا انسان کے یعنی فاسق اور کافر کے مٹی ہوجاتے ہیں مگر وہ ہڈ کو جس کو عجب الذنب کہتے ہیں قیامت تک باقی رہتا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۳

بَابُ اَصْوَاتِ الْمَيِّتِ فِی الْقَبْرِ

میت کے قبر میں آواز کرنے کے بیان میں

سنتی ہیں ہر چیز آواز کی مگر انسان اور جن نہیں

اَخْرَجَ زَيْدُبْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُ متہ تُبْتَلٰى فِىْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَاانْ تُدَ افْنُوْلَدَ عُوْثُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَسْمَعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِالَّذِىْ اسمع مِنْهُ قَالَه' لَمَّا مَرَّبِقُبُوْرِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

نقل کی (یعنی مسلم نے) زید بن ثابت سے

﴿ فائدہ ﴾

ابتداو قصہ اس حدیث کا مؤلف نے ذکر نہ کیا۔ وہ یہ ہے کہ کہا راوی نے ہم آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے ہمراہ ایک باغ کو بنی النجار کے گئے تھے آنحضرت اس وقت خچر پر سوار تھے تو یکا یک وہ جانور کو دنے لگا وہاں پانچ یا چھ قبریں معلوم ہوئیں۔ پس فرمایا کون جانتا ہے کہ یہ قبور کس کے ہیں۔ کہا ایک شخص نے میں جانتا ہوں فرمایا کس حالت میں مرے شرک میں یا اسلام میں۔ کہا اس نے بیچ شرک کے، کہا راوی نے فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے یہ لوگ عذاب میں ہیں سنتی ہے ہر ایک چیز آواز عذاب کی ہر ایک چیز مگر انسان و جن نہیں سنتے

﴿ فائدہ ﴾

انبیاء و اولیاء و صلحاء عذاب قبر کو سنتے ہیں جیسا کہ باب عذاب القبر میں اس کا بیان کامل طور سے گزر گیا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۴

بَابُ مَنْ یَّنْجُوْمِنْ عَذَابَ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے نجات دینے والی چیزیں

پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت صغریٰ ہے

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُ وَحَسَّنَه، اِبْنُ مَاجَة وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ صَرْدٍو (رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ) خَالِد عَرْقَطَه (رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَه، بَطْنُه، لَمْ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ

نقل کی ترمذی اوراور ابن ماجہ اور بیہقی نے سلیمان بن صرد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور خالد بن عرقطہ سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں اور استسقاء وغیرہ سے وہ قبر میں معذب نہ ہوگا کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے:

مومن کو عذاب قبر نہیں ہوتا

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ قَدْ یَكُوْنُ لِلْمُؤْمِنِ بِشِدَّةِ مَرَضِ الْمَوت

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ عذاب قبر کا نہیں ہوتا ہے مومن کو بہ سبب سختی مرض موت کے

رُوِیَ اَنَّ اِطْلَاقَ الْبَطْنِ شَهَادَةٌ فَكَمَالَا یُعَذَّبُ الشَّهِیْدُ یُعَذَّبُ مَنْ مَاتَ بِاِطْلَاقِ الْبَطْنِ

مروی ہے کہ پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے یعنی شہادت صغریٰ ہے جیسا کہ شہید کو عذاب

نہیں اس طرح سے اس کو بھی عذاب نہیں فائدہ ایسا ہی حکم ہے طاعون کا یعنی جو طاعون کی بیماری سے انتقال کرے شہادت صغریٰ ہے۔

بخاری اور مسلم میں ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ اور روایت ہے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی اور بخاری و مسلم میں ہے:

شہیدوں کی اقسام

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شہدا پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری یعنی دستوں اور استسقاء سے مرے۔ تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا۔ پانچواں شہید بیچ راہ خدا کے اور بخاری و مسلم میں ہے

طاعون کا حکم

وَعَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَیْد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزًا رُسِلَ عَلٰی طَائِفَتِه مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِه بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَیْهِ وَاِذَ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا لَا تُخْرِجُوْا فِرَارًا مِنْه،

اور روایت ہے اسامہ بن زید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

نے طاعون عذاب ہے بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا ان لوگوں پر کہ پہلے تم سے تھے، پس جس وقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین میں پس نہ جاؤں اس میں اور جس وقت کہ ہوا ایک زمین میں اور ہو تم اس میں پس نہ نکلو بھاگ کے اس سے۔ مرقات شرح مشکوٰۃ اور اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں ہے طاعون ایک خاص بیماری ہے جو مادہ سمیہ سے ورم کو ظاہر کرتا ہے۔ رانوں میں یا بغلوں یا اور مقام میں۔ ضابطہ وبا اور طاعون میں یہ ہے کہ جہاں ہو وہاں سے جائے نہیں جو کوئی بھاگ گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور جو اس جگہ ہو نہ وہاں جائے نہیں۔

طاعون اس امت مرحومہ کے لیے رحمت اور شہادت صغریٰ ہے اور اُمَمِ ماضیہ کے لیے عذاب الٰہی تھا

طاعون اُمَمِ ماضیہ کے حق میں عذاب الٰہی تھا ہماری امت کو رحمت اور شہادت صغریٰ ہے۔ جب صبر کو اختیار کرے اور کوئی شخص حالت حیات میں طاعون میں مرنے کے لیے نہ چاہے اس لئے کہ شرعی میں طاعون کو چاہنا منع آیا ہے۔ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) نے احادیث شریفہ میں فرمایا ہے کہ نہ آرزو کرے ایک تمہارے مرنے کی کسی ایک بیماری سے۔ پس خواہش کرنا طاعون کی آرزو موت ہے یہ ممنوع شرعی ہے

نماز میں طول قیام وسجدہ کرنے سے پل صراط اور عذاب قبر سے امن ملتا ہے

اَخْرَجَ اَبُو نُعَیْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْكِتَابِ اَخْبَرَ اَنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ اَلْاَمَانُ عَلَی الصِّرَاطِ وَطُوْلُ السُّجُوْدُ اَلْاَمَانُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نقل کی ابو نعیم (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے سلمان فارسی صحابی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے تحقیق بعض اہل کتاب خبر دی ان کو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا طول قیام کا نماز میں یعنی قرأت دراز پڑھنا سبب امن کا ہے پل صراط پر اور طول سجود کا یعنی بکثرت نمازیں پڑھنا سبب امن کا ہے عذاب قبر سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّهٗ یَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِقِرَاءَةٍ طَوِیْلَةٍ وَتَسْبِیْحَتِهٖ وَ سُجُوْدٍ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ثُمَّ قِیْلَ الْمُرَادُ مِنَ الطُّوْلِ كَثْرَةُ النَّوَافِلِ وَقِیْلَ الْحُضُوْرِ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ اِذَا حَضَرَ قَلْبُهٗ بِالْاَذْكَارِ لَا بُدَّ وَاَنْ یَكُوْنَ الْقِیَامُ وَالسُّجُوْدُ طَوِیْلًا وَهٰذَا هُوَ الْاَصَحُّ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ سزاوار ہے نمازی کو نہایت حضور قلب سے نماز پڑھنا ساتھ کثرت تسبیح و سجود کے۔ بعض نے کہا طول سے مراد نوافل بکثرت پڑھنا اور بعض نے کہا نماز حضور قلب سے پڑھنا اس طور سے کہ قیام اور سجود دراز ہوں اور یہی بہتر ہے۔

روز جمعہ کی فضیلت

اَخْرَجَ اَبُوْ یَعْلٰی عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِیَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نقل کی ابو یعلیٰ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہ انتقال کیا دن کو جمعہ کے محفوظ رہا۔ وہ عذاب قبر سے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْیَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِیْلَةٌ عَلٰی سَائِرِ الْاَیَّامِ وَاَنَّهٗ لَا یُعَذِّبُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْمَوْتٰی فِیْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ دن جمعہ کا فضیلت رکھتا ہے باقی

ایام پر اور اس دن میں جو انتقال کیا نہیں عذاب کرتا ہے اللہ اس کو

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) شرح الصدور کے باب مَنْ يَنْجُوْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ میں فرمایا نقل کی بیہقی نے عکرمہ بن خالد المخزومی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) سے کہ کہا جو مسلمان کہ انتقال کیا دن جمعہ کے یا رات کو جمعہ کے اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور محفوظ رہے گا عذاب قبر سے۔ نقل کی عبد نے اپنی مسند میں ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ انہوں نے ایک شخص کو کہا کیا میں نہ بیان کروں تم کو ایسا تحفہ جس سے تو خوش ہو جاؤ کہا ہاں کیوں نہیں فرمایا پڑھ تو سورہ تبارک کا اور سکھلا اس کو اپنی عورت اور تمام اولاد اور ہمسایہ کو اس لئے کہ یہ سورہ منجیہ ہے یعنی نجات دیتا ہے عذاب قبر سے اور نقل کی نسائی نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا جو شخص پڑھے سورہ تبارک کو ہر رات باز رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے۔

شب جمعہ میں پڑھنے کی نماز اور اس کی فضیلت

نقل کی اصبہانی نے ترغیب میں ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے جس نے نماز پڑھی بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ میں اور پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کو ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ بار آسان کرتا ہے اللہ سکرات کو اور محفوظ رکھتا ہے عذاب قبر سے اور آسان ہو جائے گا اس کو گزرنا پلصراط کا۔

مراتب اہل قبور

اور امام یافعی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے روض الریاحین میں لکھا ہے کہ ایک ولی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے فرمایا میں

نے اللہ سے دعا مانگی کہ دیکھوں میں مراتب اہل قبور کے ان آنکھوں سے پس ایک رات میں زیارت قبور کے لیے قبرستان کو گیا تو دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے کہ وہ قبور شق ہوئے جن میں بعض مردگان اپنے قبور میں سندس و پرنیان پر زندہ سو رہے ہیں اور بعض حریر پر اور بعض تخت پر سوتے ہیں اور بعض ان میں سے روتے ہیں اور بعض ہنستے ہیں۔ کہا میں نے اے رب اگر یہ تمام ایک مرتبہ پر رہتے تو بہت خوب ہوتا۔ ہاتف غیبی نے آواز دی اے بزرگ یہ ان کے مراتب اعمال ہیں۔

تفصیل اصحاب سندس

تفصیل یوں ہے کہ اصحاب سندس وہ لوگ ہیں جو نیک اخلاق اور عمدہ رویہ رکھتے تھے۔ اور جو لوگ حریر و دیبا پر سو رہے ہیں وہ شہدا ہیں اور جو ریحان و پھول پر سوتے ہیں وہ روزہ دار ہیں اور جو تخت پر سوتے ہیں وہ صالحین ہیں جو فقط اللہ کے واسطے مسلمانوں سے دوستی رکھتے تھے اور جو لوگ روتے تھے وہ گناہگار ہیں اور جو لوگ ہنسنے والے تھے وہ اہل توبہ ہیں کہ جنہوں نے بعد گناہ کرنے کے توبہ خالص کی ہے۔

حکایت عبرت انگیز

اور کہا امام یافعی نے روض الریاحین میں ایک یمن کے ولی سے کہ انہوں نے ایک میت کو قبر میں دفن کیا اور وہیں بیٹھ گئے جب لوگ بعد دفن کے واپس ہوئے سنا اس نے وہ اس قبر میں آواز اور سخت مار پیٹ کو بعد اس کے یکایک ایک کالا کتا اس قبر سے نکلا جو نہایت مضمحل اور قریب الموت تھا۔ اُس ولی نے اس کتے سے پوچھے تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عمل میت کا ہوں اس بزرگ نے کہا یہ مار پیٹ کس پر ہوئی اس نے کہا میرے پر ہوئی جب میں اس کے نزدیک گیا اس کے نزدیک سورہ یسین کو دیکھا جو وہ ہمیشہ پڑھتا تھا اس نے مجھ کو بہت مارا پس میں ذلیل ہو کے وہاں سے بھاگ نکلا۔

ایام فاضلہ کی تفصیل جس میں بندہ مومن انتقال کرنے سے قبر میں معذب نہ ہوگا

هَذَا كُلِّهِ مِنْ شَرْحُ الصُّدُوْرِ. رُوِیَ اَنَّ مَنْ مَاتَ فِی الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَتِه فِی السَّنَةِ لاَ يُعَذّبُ فِی الْقَبْرِ وَتِلْکَ رَجَبُ لاَ سَیّمَافِی لَیْلَتِه الرَّغَایبُ وَیَوْمِ الْاِسْتِفْتَاحِ وَ شَعْبَانُ لا لَسُمَّا فِیْ لَیْلَةِ الْبَرَاۃ وَرَمَضَانَ لاَ سِیَمَّا فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَعَشَرَةِ ذِیْ الْحُجَّةِ لاَ سِیَمَا فِیْ یَوْمِ التَّرْوِیَتِه وَ عِرَفْتَه وَیَوْمَ عِیْدِ الْفِطْرِ وَ یَوْمَ عِیْدِ الضُّحٰی وَ یَوْمَ عَاشُوْرَ فَھٰذه عَشَرُ اَوْقَاتِ مَنْ مَاتَ فِیْھَا لاَ یُعَذّبُ فِیْ الْقَبْرِ

حدیث میں آیا ہے جو شخص انتقال کیا اوقات فاضلہ میں نہیں معذب ہوگا قبر میں اور یہ رجب ہے خصوصاً ستائیسویں رجب کی اور پہلی اس کی اور پندرہویں شعبان کی اور رمضان میں خصوصاً شب قدر اور دسویں ذی الحجہ خصوصاً یوم ترویہ کا اور عرفہ وعید الفطر اور عاشورا۔ پس یہ دس اوقات ہیں جس شخص نے انتقال کیا نہیں معذب ہوگا قبر میں

﴿ فائدہ ﴾

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا ایام فاضلہ کے تیئس (۲۳) دن اور پندرہ (۱۵) رات ہیں اور تیئس (۲۳) دن یہ ہیں عاشورہ کا دن اور عرفہ کا دن اور رجب کی ستائیسویں اور پندرھویں شعبان کی اور سترھویں رمضان کی اور عیدین کے دو دن اور ایام تشریق کے تین دن اور دس دن حج کے اور دن پیرا ورپنجشبہ وجمعہ کا اور پندرہ رات یہ ہیں۔ رمضان شریف کی چھ راتیں یعنی سترھویں اور اکیسویں اور تیئسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں اور محرم کی پہلی شب اور شب عاشورا اور رجب کی پہلی اور پندرھویں

اور ستائیسویں رجب کی جس کو شب معراج کہتے ہیں اور شب برأت اور عرفہ کی شب اور عیدین کے دو شبیں یعنی عید الفطر وعید الاضحیٰ۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۵

بَابُ اَحوَالِ الْمَوتٰی فِی قُبُوْرِهِمْ

موتٰی کے اپنی قبور میں حالات کے بیان میں

اعمال صالحہ کرنے والے کو نزدیک موت کے وحشت نہ ہوگی اور قبر میں

اَخرَجَ الطَّبرَانِیُّ عَنْ اِبنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیسَ عَلٰی اَھلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحشَۃٌ عِندَالْمَوتِ وَلَا فِی قُبُورِھِم وَلَا فِی نُشُورِھِم

نقل کی طبرانی (اور ابویعلی (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) اور بیہقی نے شعب الا یمان میں اور اصبہانی نے ترغیب میں) ابن عمر (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی کلمہ کا اہل ہو مراد اس سے یہ کہ جو کوئی مسلمان ہو اور اعمال صالحہ کرے اس کو نزدیک موت کے وحشت نہ ہوگی اور قبر اور اٹھنے کے وقت وحشت نہ ہوگی۔

مومن صالحہ قیامت کے دن تک اللہ کی رحمت سے انسیت پاتا ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ) دَلَّ الْحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ الْمُؤمِنَ الصَّالِحَ یَانَسُ بِرَحْمَتِہِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی قَبْرِہٖ حَتّٰی تَقُومُ السَّاعَۃُ

مؤلف (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث کہ تحقیق مومن صالح قبر میں اللہ کی رحمت سے انسیت پاتا ہے قیامت کے دن تک۔

مومن کامل قبر میں آرام پائے گا

رُوِیَ اَنَّ الْمُؤمِنَ اِذَا اُقْبِرَ یُنبِتُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی قَبرِہٖ جَانِبَ رِجلَیہِ نَبَاتًا فَیَنشَعِبُ مُفتِی یَصِلُ شُعبَہٗ اِلٰی رَاْسِہٖ فَتَورٌ دَوَیَکُونُ وَردَہٗ عَلٰی اَنفِہٖ فَیَانَسُ بِرِیحَہِ الطِّیبُ حَتّٰی تَقُومُ الْقِیَامَتِہ وَیَکُونَ الزَّمَانُ الطَّوِیلُ عَلَیہِ کَسَاعَتِہٖ

مروی ہے کہ جب مومن مدفون ہو اللہ تعالیٰ اس کے بائیں ایک جھاڑ کو اگا دے گا اس کے شاخ ہونگے یہاں تک کہ اس کے سر کو پہنچیں گے اور اس کا پھول قریب ناک اس کے ہوگا۔ پس وہ انس پاتا رہے گا خوشبو سے قیامت تک اور قیامت ایک ساعت کے مانند گزر جائے گی

﴿ فائدہ ﴾

مطلب اس حدیث کا یہ نہیں کہ واقعی قبر میں جھاڑ ہوگا بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ مومن کامل قبر میں آرام پائے گا جیسا کہ آدم جھاڑ کے سایہ کے نیچے آرام پاتا ہے اور اس کو خوشبو جنت سے آئے گی۔

انبیاء (عَلَیہِمُ السَّلَام) اولیاء (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم) اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

اَخرَجَ اَبُویَعلٰی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنبِیَاءُ اَحیَاءٌ فِی قُبُورِھِم یُصَلُّونَ فِیھَا

نقل کی ابویعلی (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) (اور بیہقی اور ابن مندہ نے) انس (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) سے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا انبیاء کرام اپنے قبروں میں زندہ ہیں حیات کی مانند اور نماز پڑھتے ہیں اپنے قبور میں۔

موسیٰ (علیہ السلام) قبر میں نماز پڑھتے ہیں

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ مَرَّ بِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ

مؤلف کہتا ہے مروی ہے (یعنی مسلم شریف میں) انس (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) جس رات معراج تشریف لے گئے گزرے آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) موسیٰ (علیہ السلام) کی قبر پر انوار سے دیکھا کہ حضرت موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔

دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الصَّالِحِیْنَ یَعْبُدُوْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بَعْدَ الْمَوْتِ عِبَادَۃً رَغْبَۃً لَا تَکْلِیْفَ فَاِذَا کَانَ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْمَثَابَتَہ لَا یُبْعِد مِنْھُمُ الشَّفَاعۃ فِیْ حَقِّ الْاَحْیَاءِ اَوْاِلَا عَانَتِہ لَھُمْ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ صالحین عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بعد موت کے بہت رغبت سے اس میں ان کو کچھ تکلیف ومشقت نہیں ہوتی ہے۔ جب ان کا ایسا بلند رتبہ نزدیک اللہ کے ہے پھر زندوں کے لیے دعا کرنا اور اعانت واستمداد کرنا ان کے پاس مشکل نہیں

﴿ فائدہ ﴾

پس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام واماماں عظام واولیاء فخام اپنے قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ شیخ عبدالحق دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے تاریخ مدینہ یعنی جذب القلوب میں فرمایا کہ جب حجاج بن یوسف نے مدینہ منورہ کو ویران کیا مسجد نبوی میں تین روز اذان نہ ہوئی۔ سعید بن المسیب تابعی (رضی اللہ عنہ) اپنے کو دیوانہ ظاہر کرکے حرم نبوی کو جاروب دیتے تھے ان سے روایت ہے کہ قبر شریف سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے برابر تین روز نماز پنجوقتہ کی اذان سنائی دیتی تھی پھر

نماز کی اقامت کہی جاتی اور آواز سے تکبیر تحریمہ کے میں تکبیر باندھ لیتا۔ میں اس حالت سے تین روز نماز پنجوقتہ پڑھتا رہا۔ زہے نصیب حضرت سعید ابن المسیب تابعی (رضی اللہ عنہ) کے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پیچھے تین روز پنجوقتہ نماز پڑھی اور علامہ جلال الدین سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اسی باب میں فرمایا نقل کی ابونعیم (رحمۃ اللہ علیہ) نے جبیر (رضی اللہ عنہ) سے کے فرمایا جب ثابت البنانی صحابی (رضی اللہ عنہ) کو قبر میں دفن کیا گیا اور بغلی پر اینٹیں لگانے لگے تو ایک اینٹ بغلی کی گرگئی تو حاضرین دیکھا کہ وہ صحابی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کی قبر کشادہ ہوگئی ہے حدِ نظر تک۔ جب اصحاب کرام واولیاء عظام کا قبور میں نماز پڑھنا۔ روایت متعدد سے ثابت ہو تو پھر انبیاء کرام کا اپنے قبور میں نماز پڑھنا کیا شبہ ہے۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا تصدیق فرمانا اس بات کی کہ مردصالحہ اپنی قبر میں زندوں کے مانند قرآن شریف پڑھتا ہے

اَخْرَجَ اَبُو نُعَیْم عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْعَصْمَتِ الْمَھْلِی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَلَّذِیْنَ کَانُوْا یَمُرُّوْنَ بِالْجَصِّ بِالْاَسْحَارِ قَالُوْا اِذَا کُنَّا مَرَرْنَا بِجَنْبَاتِ قَبْرِ ثَابِتِ الْبُنَّانِیِّ سَمِعْنَا قِرَأۃَ الْقُرْاٰنِ وَعَرَفْنَا صَوْتَہٗ

نقل کی ابونعیم (اور ابن جریر نے تھذیب الآثار میں) ابراہیم بن العصمۃ المھلی سے کہ کہا بیان کرے تجھ کو وہ لوگ جو گئے تھے شہر اُسجار کے گھروں کو کہے وہ جب گزرے ہم متصل قبر ثابت البنانی (رضی اللہ عنہ) کے لیے ہم قرآن شریف کے پڑھنے کو قبر سے

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) نے شرح الصدور کے باب اَحوال الموتٰی فی قُبُورِھِم میں فرمایا نقل کی ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے کہ کہے بعض

اصحاب کرام ایک زمین پر ڈیرہ ڈالے وہاں ایک صحابی کی قبر تھی جس کی نشانی مٹ گئی تھی پس بغلی گر گئی علانیہ دیکھا کہ وہ صحابی قبر میں زندہ ہیں اور سورہ تبارک کا تلاوت کرتے ہیں۔ جب وہ صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) ختم کیے اس سورہ کو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس بات کی خبر دی گئی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے سن کر فرمایا کہ **سورہ تبارک منجیہ** ہے یعنی منع کرنے والی ہے عذاب الٰہی کو۔ کہا علامہ ابوالقاسم السعدی نے **کتاب الروح** میں کہ عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کی روایت سے معلوم ہوا روبرو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے یہ تذکرہ بیان کیا گیا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس کا انکار نہ کیا بلکہ تصدیق کی۔ ثابت ہوا کہ مرد صالح قبر میں زندوں کے مانند قرآن شریف پڑھتا ہے اور کہا امام کمال الدین بن زمکانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے **کتاب العمل المقبول فی زیارت الرسول** میں کہ یہ حدیث واضح ہے اس پر کہ مرد صالح اپنی قبر میں زندہ حیات حقیقی سے ہے اور قرآن شریف کو تلاوت کرتا ہے۔ نقل کی ابن مندہ اور ابواحمد اور حاکم نے طلحہ بن عبیداللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ آیا میں نزدیک قبر عبداللہ بن عمرو بن حزام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کے جو اکابرین صحابہ سے تھے سنا میں نے ان کے قبر سے قرآن کے پڑھنے کو کہ بہت فصاحت سے صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) مذکور قرآن شریف کو مانند زندوں کے تلاوت کرتے تھے۔ پس آیا میں نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حال کو روبرو آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ذکر کیا **الحدیث**۔ نقل کی علامہ ابوالحسن بن البراء (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے **کتاب الروضہ** میں عبداللہ بن محمد بن منصور (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے وہ ابراہیم الحفار (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے جو عالم وفاضل تھا کہا میں نے ایک قبر کسی میت کے لیے کھودی متصل اس کے ایک قبر تھی اس کی بغلی گر گئی تو فوراً مجھ کو مشک کی بو آئی دیکھا میں کہ ایک شخص اپنے قبر میں قرآن شریف پڑھ رہا ہے اور بیان کی علامہ علی بن الحسین (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے کہ میں قبور پر شہر ساغر کے گیا پس میں اور قبور سے **سورہ تبارک** کا پڑھتے ہوئے سنا

اور نقل کی ابن مندہ نے ابو جمادولی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے کہ داخل ہوا میں جمعہ کے دن ایک قبرستان میں پس داخل ہوا میں ہر ایک قبر کے نزدیک کہ آواز قرآن پڑھنے کا سنتا تھا اور نقل کی لالکائی نے **کتاب السنہ** میں یحییٰ بن معین (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے کہ اس کو ایک مرد نیک نے کہ میں نے اس قبر سے ہمیشہ آواز اذان دینے کی سنتا ہوں تو معلوم ہوا کہ مرد مومن قبر میں اذان و اقامت دے کر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت قرآن شریف کرتا ہے یوں ہی کئی سالوں سے روایت ہے کہ انہوں نے بارہا قبرستان سے اذان سنی ہے جو اہل قبور اپنے قبور میں اذان دیتے تھے یونہی قبور سے **سورہ یسٰین** کا اور **سورہ تبارک** کا سنے جانا روایات متعددہ سے ثابت ہے اور نقل کی ابن مندہ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے **ابی النفر النیشاپوری** (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) سے جو کہ صالح اور صاحب ورع وتقوٰی تھے کہا کھودا میں نے قبر کو پس یکا یک بغلی دوسری قبر کی جو اس کے متصل تھی گر گئی دیکھا میں نے کہ ایک جوان خوبصورت عمدہ لباس والا خوشبودار چارزانو بیٹھا ہے اور اس کے گود میں قرآن شریف رکھا ہوا ہے اور وہ تلاوت کرتا ہے قرآن شریف کو بلند آواز سے پس وہ جوان کی نگاہ میرے پر پڑی اور اس نے کہا کیا قائم ہوئی قیامت؟ کہا میں نے نہیں پس کہا وہ میری بغلی تو درست کر دے میں نے جلد وہ بغلی اینٹیں لگا کر درست کر دیا **ھذا کلہ من شرح الصدور**۔

مترجم کتاب ھذا ابھی اپنے شہر کے قبرستان میں باگوش خود ایک قبر سے سورہ تبارک پڑھنے کی آواز سنی ہے

اور مترجم ہذا کہتا ہے کہ میں نے بگوش خود یہاں کے قبرستان میں ایک قبر سے سورہ تبارک کا فصاحت سے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ **الحمداللہ علی ذلک**

مومن کامل کے انتقال کے وقت اس کے حفظ سے تھوڑا قرآن شریف باقی رہے جائے تو اس کو قبر میں فرشتہ یاد کراتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) رُوِیَ عَنْ زَيْدِ الرَّقَّاشِیِّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ الْمُؤمِنَ اِذَا مَاتَ وَقَدْ بَقِیَ عَلَيْهِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَتَعَلَّمه، بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَائِكَتِهِ يَحْفَظُوْنَه، مَا بَقِیَ عَلَيْهِ مِنْهُ حَتّٰی يَبْعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ قَبْرِهٖ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے مروی ہے زید رقاشی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ پہنچی مجھ کو یہ بات کہ مومن کامل جب انتقال کرے اور تھوڑا قرآن شریف اس کے حفظ سے باقی رہ گیا ہو تو اللہ تعالیٰ روانہ کرتا ہے ایک فرشتہ کو قبر میں کہ وہ یاد لاتا ہے باقی قرآن شریف کو یہاں تک کہ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قبر سے۔

وَرُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنّ الْمُؤمِنَ اِذَا مَاتَ وَلَمْ يَحْفِظِ الْقُرْآنَ اُمِرَ حَفِظَتُه، اَنْ يُعَلِّمَنی الْقُرْآنَ فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی يَبْعَثَه اللّٰهُ تَعَالٰی يَوْمَ الْقِيَامَته مَعَ اَهْلِهٖ

اور مروی ہے حسن سے کہ پہنچی مجھ کو یہ بات کہ مومن کامل جب انتقال کرتا ہے اور کامل قرآن کا حفظ نہ کیا تو تو اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے ملائکہ حافظین کو کہ سکھلا دیں قرآن کو یہاں تک اٹھے گا وہ قبر سے ساتھ اس کے اہل کے۔

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنّ مَنْ طَلَبَ حِفْظَ الْقُرْآنَ وَمَاتَ فِیْ طَلَبِه قَبْلَ حِفْظِهٖ يَحْفَظُ الْبَقِيَتَةَفِیْ قَبْرِهٖ بِتَعْلِيْمِ الْمَلَائِكَته اِيَّاهُ وَاَنَّ الْمُؤمِنَ لَا يُسْلَبُ عَنْه، تَعْقُلُ الْكَلَام

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جو شخص قرآن یاد کرنے کے ایام میں انتقال کرے تو اللہ تعالیٰ بواسطہ ملائکہ کے اس کی تعلیم کرتا ہے اس لئے مومن کے دل سے قرآن شریف نہیں مسلوب ہوتا ہے

موتی کو اچھا کفن بہت مرغوب ہے وہ آپس میں فخر کرتے ہیں جیسا کہ زندہ آدمی عمدہ لباس سے خوشی کرتا ہے

اَخرَجَ الْوَائِلِی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم حَسِّنُوْا اَكْفَانَ مَوتَاكُمْ فَاِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ بِه وَيَتَزَاوَرُوْن فِیْ قُبُوْرِهِمْ

نقل کی محدث وائلی نے (رسالہ ابانہ میں اور علامہ حارث بن اسامہ نے اپنے سند میں اور محدث عقیلی نے اپنے مسند میں) جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اچھا کفن دو اپنے مردوں کو اس لئے کہ وہ فخر کرتے ہیں اس سے اور زیارت کیے جاتے ہیں اسی سے اپنے قبروں میں

قَالَ رِضی اللّٰهِ عنه رُوِیَ عَنْ اِبْنِ سِيْرِيْنَ قَالَيُحبُّ الْمُوْتٰی حُسْنَ الْاَ كْفَانِ وَاِنَّهُمْ يَتَزَ رُوْن فِیْ اَكْفَانِهِم

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں) ابن سیرین (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) سے کہ اچھا کفن ہونا مردوں کو بہت مرغوب ہے اس لئے کہ وہ اسی کفن سے زیارت کیے جاتے ہیں۔

فَدَلَّ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) اَلْحَدِيْثُ عَلٰی اَنّ اِلْمُوْتی يَتَعَارَفُوْنَ بَعْدَ الْمُوْتَ وَتَزَاوَرُوْنَ وَاَنَّه، لَا يُسْلَبُ عَنْهُمْ هَذَا الدَّرْكَ وَاَنَّ لَهُمُ الْفَرحَ وَالْغَيْبِ بِحُسْنِ الثِّيَابِ كَالْاَحيَاء

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ موتیٰ بعد انتقال کے دوسرے مردوں سے ملتے ہیں تو انہیں کفنوں سے ان سے ملاقات ہوا کرے گی اور وہ موتیٰ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ان کو اچھا کفن دینے سے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ بسبب اس کے آپس میں فخر کریں گے جیسا کہ زندہ آدمی اچھے کپڑوں سے خوشی کرتا ہے۔

مردے اپنے زندوں کے حالات اور اعمال بھی دریافت کرتے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ اَنَّ الْمَیِّتِ اِذَا وُضِعَ فِیْ لَحْدِہٖ اَتَاہُ اَھْلَہٗ وَوَلَدَہٗ فَسْاَلُوْہُ عَنْ خلف بَعْدَہٗ کَیْفَ فُلَانٌ وَمَا فَعَلَ فُلَانٌ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے شعبی سے کہ کہا جب میت صالح یا صالحہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں آتے ہیں اس کے پاس اہل و اولاد اس کے جو پیشتر اس کے انتقال کیے تھے، دریافت کرتے ہیں اس سے حالات زندوں کے کہ فلاں شخص کیسا ہے اور فلاں شخص کے اعمال کیسے ہیں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَجٰی مِنْ مَلَائِکَتِہِ السَّخْطَتِہٖ اَتَاہُ اَھْلُہٗ وَوَلَدُہٗ وَیَسْاَلُوْنَ عَمَّنْ خَلْفَھُمْ حَتّٰی یَسْاَلُ الرَّجُلُ عَنْ قَرِیْبَتِہٖ مَافَعَلَتْ زَوْجَتِیْ فَاِنْ اَخْبَرَہٗ تَزَوَّجَتْ بِزَوْجٍ یَغْتَمُّ بِذٰلِکَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے جب میت کو دفن کرتے ہیں بعد نجات پانے اس کے ملائکہ سے غضب کے آتے ہیں اس کے پاس اہل اس کے اور اولاد اس کے جو پیشتر انتقال کیے تھے اور زندوں کا احوال دریافت کریں گے یہاں تک کہ دریافت کرے گا جو مرد پیشتر انتقال کیا اپنے قربتدار سے جو اب انتقال ہو کے آیا ہے۔ کیا کرتی ہے میری عورت پس اگر خبر دیا اس نے کہ تیری عورت دوسرے مرد کو نکاح کر لی ہے تو وہ اس کیفیت کو سن کر نہایت غمگین ہوتا ہے۔

فَدَلَّ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمَوْتَ یَتَشَوَّقُوْنَ بِاَخْبَارِ الْاَحْیَاءِ کَمَا یَتَشَوَّقُ الْمُسَافِرُ فِیْ سَفَرٍ یَعِیْدٍ مِنْ اَھْلِہٖ وَوَلَدِہٖ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مردے زندوں کا احوال دریافت کرنے کے لیے بہت شوق رکھتے ہیں جیسا کہ مسافر شوق رکھتا ہے حالات دریافت کا اپنے اہل و اولاد کے جب کوئی ایک اپنے شہر سے آتا ہے

مومن کامل نابینا کی آنکھ اسکے انتقال کے وقت بینا ہو جاتی ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاکِر عَنْ اِبْنِ عَباسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّہٗ رُدَّ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ بَصَرَہٗ حِیْنَ مَاتَ

نقل کی ابن عساکر محدث نے عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ ان کے آنکھ قریب انتقال کے بینا ہو گئی تھی

﴿ فائدہ ﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو اخیر عمر میں بینائی جاتی رہی تھی قریب انتقال پر بینائی آ گئی۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) رُوِیَ اَنَّ الْعَبْدَ الْاَعْمٰی اِذَامَاتَ یَرُدُّ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ حِیْنَ الْمَوْتِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے کہ جب بندۂ مومن نابینا ہو وقت انتقال کے تو اس کی بینائی لوٹا دی جاتی ہے۔

فَدَلَّ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ) الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَایَکُوْنُ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحَدٌ ثُمَّ اخْتُلِفَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ الْاَعْمٰی یَرُدُّ بَصَرَہٗ حِیْنَ الْمَوْتِ ثُمَّ فِی الْحَشْرِ یَکُوْنُ اَمْ لَایَکُوْنُ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ لَا یَکُوْنُ اَعْمٰی بَلْ یَکُوْنُ بَصِیْرًا

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ آخرت میں مومن کامل اندھا نہ ہوگا۔ اختلاف ہے اس میں

کہ کب مومن نابینا کو وقتِ انتقال بینائی واپس آتی ہے تو آیا روزِ محشر نابینا رہے گا یا بینا۔ صحیح یہ کہ اندھا نہ ہوگا بلکہ بینا ہوگا۔

مومن کامل کو موافق سنت اچھا کفن نہ پہنانے سے ملائکہ اس کو جنت کے کپڑوں سے کفن پہناتے ہیں

اَخرَجَ اَحمَدُ عَنْ عَبادَةَ بنَ نَسیٍّ قَالَ لَمّا حَضرَ اَبَا بکرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ الوَفَاتُ قَالَ لِعَائِشَةَ اِغْسِلی ثَوبِیْ هٰذَیْنِ وَکَفِّنِیْنِیْ بِهِمَا فَاِنَّمَا اَبُوکِ اَحدُ رَجُلَیْنِ اِمَّا مَکْسُوًّا اَحسَنَ الْکِسْوَةِ وَاِمَّهٗ سَلُوْبًا اَسُوءَ السَّلْبِ

نقل کی احمد (یعنی عبداللہ بن احمد نے رسالہ زوائد الزہ میں) عبادہ بن نسی سے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا) کو فرمایا کہ ان دونوں میری چادروں کو دھودے کہ میرا کفن ان سے بنائیو اس لئے کہ تمہارے باپ کو معلوم نہیں اس کفن سے عمدہ اللہ کے طرف سے پہنایا جاتا ہے یا یہی کفن نکالا جاتا ہے

﴿ فائدہ ﴾

کسرِ نفسی حضرت ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کی

یہ کلام حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا باوجود مُبَشِّر بِالْجَنَّةِ ہونے کے فقط واسطے کسر نفسی اور تہدید حاضرین وسامعین کے ہے یہ بات کہ اپنا حال خود کو معلوم نہیں

قَالَ (رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمُؤمِنَ اِذَا لَمْ یُکَفَّنْ بِثَوبٍ بَلِیْغَةٍ فِی الْحُسنِ یُکَفِّنُهٗ الْمَلَائِکَتُهٗ بِاَمرِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِثِیَابِ الْجَنَّةِ وَاَنَّهٗ الْکَفَنُ الدَّائِمُ

مؤلف (رَحمَةُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جب مومن کامل کو اچھا کفن (موافق سنت) نہیں پہناتے ہیں تو اس کو ملائکہ جنت کے کپڑوں سے کفن پہناتے ہیں حکم الٰہی سے اور یہ ہمیشہ کا کفن ہے

وَهٰکَذَا رُوِیَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامِ اِذَا نلهرس کَفَنُ الْمَیِّتِ وَیَمَزَّقُ فِی التُّرَابِ وَلَمْ یُکَفِّنهٗ اَقْرُبَاوُهٗ ثَانِیًا اَیْ لَمْ یَتَصَدَّقْ لَهٗ ثَانِیًا یُکَفِّنُهٗ الْمَلَائِکَةُ بِثِیَابِ الْجَنَّةِ

ایسا ہی مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جب کفن میت کا کہنہ ہو جائے اور مٹی میں پہنچادے اور اس کے اقربا دوسرا کفن نہ پہنائیں یعنی اس میت کے نام پر کوئی کپڑا خیرات نہ دیں تو ملائکہ اس کو جنت کے کپڑوں سے کفن پہناتے ہیں۔

مومن صالح کی میت کبھی نقل کرجاتی ہے مکان دفن سے اُس مقام پر جہاں قبر کی کشادگی کی انتہا ہے

اَخْرَجَ اَبُو نُعَیْم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) عَنْ مُسْلِمِ الْجُنْدِی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) قَالَ قَالَ طَاؤسِ لِابْنِهٖ اِذَا اَقْبَرْتَنِیْ فَانْظُرْ فِیْ قَبْرِیْ فَاِنْ لَمْ تَجِدْنِیْ فَاحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاِنْ وَجَدْتَنِیْ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فَاَقْبَرَهٗ وَلَدُهٗ ثُمَّ نَظَرَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فُرِئِیَ فِیْ وَجْهِهِ السُّرُوْرُ

نقل کی ابونعیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے مسلم الجندی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے کہ فرمایا علامہ طاؤس تابعی نے اپنے فرزند کو وقت انتقال اپنے جب تو مجھ کو دفن کردے اور بغلی بند کردے بعد ایک اینٹ نکال کر مجھ کو دیکھ اگر تو میری لاش کو وہاں نہ پائے بہت بہتر ہے پس اللہ کی حمد کر ساتھ خوشی کے ورنہ پائے میری لاش کو وہیں پس پڑھ تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن جب ان کا لڑکا دفن کر کے اپنے باپ کو بغلی سے جھانکا تو ان کی لاش کو

وہاں نہ پایا پس زیادہ خوش ہو کے الحمدللہ کہا اور اس کے چہرے سے خوشی کے آثار ظاہر ہوئے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى نِعْمَتِه وَالتَّرْجِيْعُ عَلَى الْمُصِيْبَتِ فَدَلّٰى الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ قَدْيُنْقَلُ مِنْ مَكَانِ الدَّفْنِ اِلَى الْمَكَانِ الْوَاسِعِ وَالنَّقْلُ لَا يَلُوْنُ غَالِبًا اِلَّا لِلْمُوْمِنِ الصَّالِحِ مِنْ ضِيْقِ اللَّحْد

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے وہ جو طاؤس تابعی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے فرمایا کہ الحمدللہ کہیں یہ لفظ بوقت خوشی واظہار شکر یہ نعمت کہا جاتا ہے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن بوقت مصیبت کے کہا جاتا ہے پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق میت صالح کی کبھی نقل کیے جاتی ہے مکان دفن سے اس مقام پر جہاں قبر کی کشادگی انتہا ہے۔

روایت کفن چور کی

رُوِیَ اَنَّ نَبَّاشًا نَبَشَ قَبْرًا فَلَمْ يَجِدْ فِيْهِ مَيِّتًا فَرَاٰنِى جَانِبَ الْيَمِيْنِ بَابٌ فِى الْقَبْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ فِيْهِ فَرَاَتُ مَكَانًا وَاسِعًا لَمْ اَقْدِرْ مِقْدَارَ سَعَتِهَا وَفِيْهَا عَلَى السَّرِيْرِ شَابٌّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ خَدَّامٌ وَالْحُوْرُ الْعِيْنِ فَجِفْتُ وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِى هَاتِفٌ لِمَ لَا تَسْئَلُ عَنْهُ قُلْتُ لَمْ اَقْدِرُ اَنْ اَسْاَلَ فَقِيْلَ اَنَّهُ كَانَ تَائِبًا فِى شَابِهٖ وَكَانَ يَحْسَنُ الصَّلٰوةَ

مروی ہے کہ ایک کفن چور نے قبر کھودی اور اس قبر میں میت کو نہ پایا پس نہایت حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو ایک دروازہ قبر کے سیدھے جانب پایا کہا اس نے پس اس میں داخل ہوا۔ دیکھا میں نے ایک عمدہ گھر کو کہ میری حدِ نظر تک کشادہ ہے اور اس میں ایک تخت زرین ہے جس پر ایک جوان نہایت تحمل اور زینت سے بیٹھا ہے اور روبرو حوران اور غلمانِ جنت ہیں (جو اس کی خدمت میں مصروف ہیں) پس خوف کیا اور واپس ہوا میں آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اے شخص کیوں تو اسی میت سے حال اس کے عمدگی کا

دریافت نہیں کرتا۔ کہا میں نے مجھ کو پوچھنے کی قدرت نہ تھی۔ کہا ہاتف غیبی نے کہ یہ شخص نمازی تھا عمدہ طور سے نماز ادا کرتا تھا اور باوجود جوان ہونے کے ہمیشہ توبہ واستغفار پڑھا کرتا تھا۔

وَرُوِیَ عَنْ حَمَّادِبْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ مِنَ الطَّفَاوَةِ قَالَ دَفَنَّا مَيِّتًا فَذَهَبْتُ لِاُعَالِجَ شَيْئًا مِنْ قَبْرِهٖ لَمْ اَرَهُ فِى الْقَبْرِ يَنْقُلُ اَلَا تُرَ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ قَدْيُنْقَلُ مِنَ الْقَبْرِ فَيَكُوْنُ فِىْ مَكَانٍ اَوْسَعُ مِنْهُ

مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ابی الدنیا نے رسالۃ القبور میں اور ابوبکر بن المصری نے اپنے فوائد میں) حماد بن زید سے کہ کیا بیان کیا مجھ سے ایک عالم وفاضل جو شہر تفاوت میں رہتا تھا کہ ہم نے ایک مرد صالح کو دفن کیا اور بغلی بند کی جب میں نے اچھا درست کرنے کے لیے اینٹ کھینچی تو دیکھا کہ اس کی میت قبر میں نہیں ہے۔ دلالت کرتا ہے یہ اثر اس پر کہ مرد صالح بتحقیق کبھی نقل کیا جاتا ہے مکان قبر سے اس دوسرے مقام پر کہ وہ قبر کے کشادگی کی انتہا ہے۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا ملاحظہ فرمانا جنت میں جعفر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو ملائکہ کیساتھ اڑتے ہوئے اور حمزہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو تخت جنت پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے

رُوِیَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْبَارِحَتَهُ الْجَنَّةَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا جَعْفَرُ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَتِهِ وَاِذَا حَمْزَةَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ وَذَكَرْنَا سَامِنْ اَصْحَابِهٖ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)

نقل کی (یعنی حاکم نے) ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے داخل ہوا میں جنت میں شب گزشتہ (یعنی بوقت خواب) دیکھا میں نے جنت میں کہ جعفر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اُڑتا ہے ساتھ ملائکہ کے اور دیکھا میں نے حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو کہ ٹیک لگا کر تخت جنت پر بیٹھے ہیں اور ذکر کیے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) چند اصحاب کرام کے حالات جو انتقال کر چکے تھے۔

شہید اکبر اور شہید اصغر

فَصَحّ اَنَّ الْمَیتَ یَنْتَقِلُ مِنَ الْقَبْرِ وَقَدْ یَکُوْنُ الْاِنْتِقَالُ اِلَی الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنَّ ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لِلشُّھَدَاءِ الَّذِیْنَ مَاتُوْا فِی الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ وَالْجِھَادِ الْاَکْبَرِ وَھُوَ مُجَاھَدَۃُ النَّفْس

پس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کبھی نقل کرتی ہے قبر سے مقام جنت میں۔ یہ بلند مرتبہ خاص شہدا کو ہے۔ شہید دو قسم کے ہیں ایک وہ جو شہید ہوئے جہاد اصغر میں کفار سے جنگ کر کے اور دوسرا جہاد اکبر ہے جو جہاد کرے اپنے نفس سے

ارواح آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور نقل کرتی ہیں

مقام جنت میں یہ حدیث سے ثابت ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ اِبْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّہٗ نَزَلَ اِلٰی جَانِبِ قَبْرٍ دَرَسٍ فَاِذَا جمعتہ بادینہ فَاَمَرَ رِجُلاً ثُمَّ قَالَ ھٰذِہِ الْاَبْدَانُ لَیْسَ یَضُرُّ ھَاھٰذَا التُّرَابُ شَیْئًا وَاَمَّا الْاَرْوَاحُ الَّتِیْ تَعَاقَبُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتہ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ وہ اترے ایسے قبرستان میں جو قدیم تھا

پس دیکھا ایک میت کو کہ سر باہر قبر کے ہے حکم کیا ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اس کے دفن کا ایک شخص نے اس کو دفن کر دیا بعد فرمایا ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ابدان میں میت کے کہ مٹی ان کو نہیں کھاتی ہے اور ارواح ان کے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور ثواب دیئے جائیں گے قیامت کے دن۔

عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی روح اللہ عزوجل کے پاس ناز و نعمت سے ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) رُوِیَ عَنْ صَفِیَّۃِ بِنْتِ شَیْبَتہ قَالَتْ کُنْتُ عِنْدَا سَمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ حِیْنَ صَلَبَ الْحَجَّاجُ ابْنُھَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَاَتَاھَا ابْنُ عُمَرَ یُعَزِّیْھَا فِیْہِ فَقَالَ یَا ھٰذِہِ اِتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَاِنَّ ھٰذِہِ جُثَّۃٌ لَیْسَتْ بِشَیْءٍ اِنَّمَا الْاَرْوَاحُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَتْ وَمَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ الْقَبْرِ وَقَدْ اُھْدِیَ رَاسُ یَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَا عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ بَقَایَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْعَذَابَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لِلْاَرْوَاحِ الثَّوَابُ لَھَا بَعْدَا الْمَوْتِ قَبْلَ الْبَعْثِ اِلَّا اَنَّ الصَّحِیْحَ اَنَّ الْعَذَابَ وَاالثَّوَابَ لِلْاَرْوَاحِ وَالْاَبْدَانِ جَمِیْعًا وَاِنْ صَارَ الْاَبْدَانُ عَظْمًا عَظْمًا وَتُرَابًا

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے مروی ہے صفیہ بنت شیبہ سے کہ تھی میں نزدیک اسماء بنت ابوبکر الصدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے اس وقت جو حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو سولی چڑھایا تھا۔ پس عبداللہ ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ان کے پاس آ کے تعزیت کی اور فرمایا اس مصیبت پر اے اسماء صبر اختیار کر اور خوف الٰہی مدنظر رکھ یہ حبشہ کچھ چیز نہیں اور ان کے ارواح اللہ کے پاس ناز و نعمت سے ہیں۔ اسماء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا بغیر صبر کرنے کے چارہ نہیں حالانکہ بنی اسرائیل نے خود یحییٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا سر ناحق اتارا پس ماندگان یحییٰ نے صبر کو اختیار کیا۔

سوال کرنا ایک مجوسی کا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے اس بارے میں کہ آتش دوزخ کا اثر کفار ومشرکین پر محسوس نہیں ہوتا

كَمَارُوِیَ اَنَّ مَجُوْسِیًّا جَآءَ اِلٰی عُمَرَ (رضی اللہ عنہ) وَمَعَهٗ ثَلٰثَةُ رُؤسٍ فَقَالَ یَا عُمَرُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ یَعْنِی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اَنَّ مَنْ خَرَجَ عَنِ الدُّنْیَا عَلٰی غَیْرِ الْاِسْلَامِ فَاِنَّهٗ یَحْرُقُ فِی النَّارِ وَیَكُوْنُ فِی جَهَنَّمَ وَتَلَا قَوْلَهٗ تَعَالٰی اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَعَشِیًّا فَقَالَ عُمَرُ (رضی اللہ عنہ) بَلٰی فَاَخْرَجَ الْمَجُوْسِیُّ الرُّؤسَ الثَّلٰثَةَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا رَأْسُ اَبِیْ وَهٰذَا رَأْسُ اَخِیْ وَكُلُّهُمْ خَرَجُوْا مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی دِیْنِ الْمَجُوْسِیِّ وَاَنَا اَضَعُ یَدِیْ عَلٰی هٰذِهِ الرُّؤسِ وَلَا اَرٰی فِیْهِ فَقَالَ عُمَرُ لِلْخَادِمِ اُدْعُ لَنَا الْحَسَنَ یَعْنِیْ عَلِیًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَجَاءَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ لِلْمَجُوْسِیِّ اَعِدِ السُّوَالَ فَاَعَادَ فَقَالَ عَلِیٌّ اِیْتُوْنِیْ بِحَجَرٍ وَحَدِیْدٍ فَاُتِیَ بِهٖ فَقَالَ لِلْمَجُوْسِیِّ ضَعْ یَدَكَ عَلَیْهِمَا هَلْ تَجِدُ اَثَرَ الْحَرِّ فَوَضَعَ فَقَالَ لَا اَجِدُ بَلْ هُمَا اَبْرَدَانِ قَالَ عَلِیٌّ اِضْرِبِ الْحَدِیْدَ عَلَی الْحَجَرِ فَضَرَبَ فَخَرَجَتِ النَّارُ مِنْ بَیْنِهِمَا فَقَالَ لِلْمَجُوْسِیِّ اَفَتُنْكِرُ اَنْ یَكُوْنَ وَسْطَ هٰذِهِ الرُّؤسِ نَارٌ وَاَنْتَ لَا تَجِدُ حَرَّهٗ فَاللّٰهُ تَعَالٰی قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یَجْعَلَ بَیْنَ اَعْضَاءِ الْمَیِّتِ وَتُرَابِهٖ نَارًا كَمَا جَعَلَ فِی الْحَجَرِ وَالْحَدِیْدِ بِقُدْرَتِهٖ فَلَوْ لَمْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ فِی الْبَیْنِ لَاَجَابَهٗ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ بِعَذَابِ الرُّوْحِ وَلَمَّا ابْتُلِیَ عُمَرُ ذٰلِكَ اَنْ یَدْعُوَ عَلِیًّا وَالْاَحَادِیْثُ وَالْاٰثَارُ فِی وَالْاَخْبَارُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ یُحْصٰی تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْعَذَابَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِی الْقَبْرِ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ

لِلْاَبْدَانِ وَالْاَرْوَاحِ جَمِیْعًا وَمَعْنٰی مَارُوِیَ اَنَّ هٰذِهِ الْجُثَّةُ لَیْسَتْ بِشَیْءٍ اَنَّ عَذَابَهَا فِی الظَّاهِرِ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ یَضُرُّهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی بَلْ هُوَ كَرَامَتُهٗ لِلْاَوْلِیَاءِ

جیسا کہ مروی ہے ایک مجوسی نزدیک امیر المومنین حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے آیا اور اس کے ساتھ تین سر مردوں کے تھے پس اس نے سوال کیا اے عمر کیا تمہارے صاحب یعنی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) فرماتے ہیں جو شخص کہ مر گیا غیر اسلام یعنی کفر اور شرک پر جلتا ہے وہ آتش دوزخ میں اور پڑھا آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اس آیت کو آتش دوزخ پر پیش کیے جاتے ہیں کفار اور مشرکین صبح اور شام کو عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے اس کے جواب میں کہا ہاں بے شک یہ حدیث سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس نکالا مجوسی نے تین سروں کو مردوں کے اور کہا یہ سر میرے باپ کا ہے اور دوسرا سر میری ماں کا اور تیسرا میرے بھائی کا۔ یہ تینوں دین مجوسی پر انتقال کر گئے ہیں۔ ان سروں پر میرے ہاتھ کو رکھا ہوں، پس بتحقیق نہیں پاتا ہوں میں کسی قسم کی حرارت کو۔ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) یہ تقریر مجوسی کی سن کے اپنے خادم کو فرمایا کہ تو اب ہی جا کر علی کرم اللہ وجہہ کو بلا لا۔ خادم نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کو بلا لایا۔ پس کہا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجوسی کو دہرا اپنے سوال کو مجوسی نے پھر اسی تقریر کو کہا یہ سن کے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے حاضرین میں سے ایک شخص کو کہا لاؤ میرے پاس پتھر اور ایک لوہے کے ٹکڑے کو۔ کسی نے لایا۔ فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے اس مجوسی کو رکھ اپنے ہاتھ کو ان دو یعنی پتھر اور لوہے پر۔ پس رکھا مجوسی نے ہاتھ کو۔ کہا علی (رضی اللہ عنہ) نے کیا تو ان دو پر اثر حرارت کے پاتا ہے۔ کہا اس نے نہیں بلکہ یہ دونوں سرد ہیں۔ فرمایا علی (رضی اللہ عنہ) نے مجوسی کو تو غور کر کہ ان دونوں میں بظاہر آگ محسوس نہ تھی جب تو نے ان دونوں کو مارا تو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے

آگ نکالی۔ پس اللہ تعالیٰ قادر ہے اس پر کہ اعضامیت اور مٹی سے آگ نکالے اور جسموں کو کفار اور مشرکین کے ان روحوں کے ہمراہ جلا کر عذاب دے وہ مجوسی لا جواب ہوا اور شرمندہ ہو کے اس جواب کو قبول کر کے واپس چلا گیا۔

عذاب جسم اور روح ہر دو کو ہوتا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذاب روح اور جسم ہر دو کو ہے اگر عذاب فقط روح کو ہوتا اور جسم کو نہ ہوتا تو حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) توقف نہ کرتے اور حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے جواب سے صاف ظاہر ہے کہ عذاب جسم اور روح ہر دو کو ہے۔

حدیث سے ثابت ہے عذاب قبر حق ہے

پس احادیث شریفہ وآثار صحیحہ سے ثابت ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور یہ عذاب بدن اور روح ہر دو کو ہے اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یہ اجسام کچھ نہیں ہیں۔ مطلب یہ کہ عذاب قبر ظاہر ہے ان کے جسموں پر محسوس نہیں۔ مگر انبیاء کرام واولیاء عظام اپنے آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور کانوں سے سنتے ہیں یہ دیکھنا اور سننا ان کا عذاب قبر کو خرق عادت پر محمول ہے اور (اللہ تعالیٰ جو بعض فاسقوں کو دکھلایا ہے واسطے تنبیہ ان کے ہے۔)

☆....☆....☆....☆

باب ۴۶

بَابُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ النَّارَ

بیچ اس بات کے کہ کون داخل ہوگا جنت میں اور کون داخل ہوگا دوزخ میں

جو شخص اسلام پر انتقال کرے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریگا

اَخْرَجَ جَابِرٌ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَا یُشْرِکُ بِہٖ دَخَلَ الْجَنَّتَہ

روایت کی (مسلم نے) جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت میں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَلْمُرَادُ مِنْ لِقَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْقُدُوْمُ اِلَیْہِ وَ الْوُقُوْفُ بَیْنَ یَدَیْہِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے یعنی جو شخص انتقال کرے اسلام پر وہ اللہ کی قربت حاصل کرے گا۔

امت شرک نہ کرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ اس کو داخل کرتا ہے جنت میں اگرچہ زنا کرے چوری کرے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ اِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ

مروی ہے (یعنی بخاری اور مسلم میں) ابی ذر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلّی

اللہ علیہ والہ وسلم) نے جو شخص میری امت سے انتقال کرے اور نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے اس کو داخل کرتا ہے اللہ جنت میں اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے یعنی مومن گناہگار ہو تو پہلے عذاب دوزخ میں مبتلا ہو کے پھر قیامت کے دن بعد شفاعت جنت میں داخل ہوگا۔

مشرک ہمیشہ دوزخ میں جلے گا

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُوَحِّدَ لَا بُدَّاَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّته وَاِنَّ الذَّنْبَ لَا یُؤَبِّدُہ' فِی النَّارِ وَ اَنَّ الْمُشْرِکَ لَا بُدَّ اَنْ یَدْخُلَ النَّارَوَیَخْلُدُ فِیْهَا

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مومن موحد ضرور دخول جنت میں ہے گو کہ بسبب گناہ کے ابتدا میں عذاب پائے اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں جلے گا۔

حقوق اللہ عزّ وجل اور حقوق الناس کا بیان

اَخْرَجَ مُعَاذُ بْنِ جَبَلٍ (رضی اللہ عنہ) قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیَّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَه' اِلَّا مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلُ فَقَالَ یَامُعَاذَ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَعْبُدُوْہُ' وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَحَقُ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِکُ بَهٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُبِهِ النَّاسَ قَالَ لَا فَیَتَّکِلُوْا قَالَ وَمَامِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَه' عَلَی النَّارِ

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) سے کہ انہوں نے فرمایا تھا میں پیچھے بیٹھا نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے اوپر سواری گدھے کے نہ تھی۔ درمیان میرے اور

حضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے مگر لکڑی پچھلی زین کی۔ پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق ہے اللہ کا اوپر بندوں اس کے کہ واجب کیا ہے بندوں پر اور کیا ہے حق بندوں کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہے اپنے پر ساتھ فضل وکرم اپنے کے۔ کہا میں نے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندوں کے یہ کہ عبادت کریں اس کی اور نہ شریک کریں ساتھ اس کے کسی کو اور حق بندوں کا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے ان کو جو نہ شریک کرے ساتھ اس کے کسی کو۔ کہا میں نے اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کیا نہ خوشخبری پہنچاؤں میں ساتھ اس کے لوگوں کو۔ فرمایا نہ خوشخبری پہنچا ان کو پس بھروسا کریں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور فرمایا آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے جو کہ گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوپر اس کے آگ دوزخ کی یعنی آگ ہمیشہ کی

﴿ فائدہ ﴾

حدیث مذکور فَیَتَّکِلُوْا تک بخاری اور مسلم میں روایت معاذ مصرح ہے اور قَالَ وَمَا مِنْ اَحَدٍ الْحَدِیْثِ تک بروایت معاذ (رضی اللہ عنہ) مؤلف نے کسی حدیث کی کتاب سے نقل کیا ہے مگر مسلم نے اس کو عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے۔ یہ جو حدیث مذکور میں ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے معاذ کو حدیث بیان کرنے سے منع فرمایا تھا اور انہوں نے کہہ دی اس کا سبب دوسری حدیث میں بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا فَاَخْبَرَبِهَا مُعَاذٌ (رضی اللہ عنہ) عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا پس خبر دی اس بشارت کی معاذ (رضی اللہ عنہ) نے انتقال کے وقت سے بچنے گناہ کے اسلئے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے حدیث کا چھپانا منع فرمایا ہے اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اس لئے منع کی تھی کہ وہ زمانہ ابتداء اسلام کا تھا مبادا کہ لوگ ظاہر معنی پر عمل کرکے عمل کرنا

چھوڑ دیں۔

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) رُوِیَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَ یُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ قَدْ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہٗ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِی الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِی الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ فَقُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَاْسُ الْاِسْلَامِ وَ عَمُوْدُہٗ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ وَقَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنَا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ ھَلْ یُکِبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْعَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ

مروی ہے (یعنی نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے) معاذ (رضی اللہ عنہ) سے کہ کیا میں نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھ کو ساتھ اس عمل کے کہ داخل کرے اللہ مجھ کو بہشت میں اور دور رکھے مجھ کو آگ سے۔ فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام کے متعلق اور تحقیق یہ آسان ہے جس پر آسان کرے اللہ اوپر اس کے کہ بندگی اللہ کی اور نہ شریک کر کے ساتھ اس کے کسی کو اور قائم کرے نماز کو اور دے زکوٰۃ اور رکھے روزے رمضان شریف کے اور حج کرے خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو دروازے خیر کے یعنی جن کے سبب سے نیکی کو پہنچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنی اس کے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور خیرات دینا مٹا دیتا ہے جیسے بجھا دیتی ہے آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات

کے یعنی اسی طرح وہ گناہوں سے دور کرتی ہے۔ پھر پڑھی یہ آیت اولو الالباب جدا رکھتے ہیں اپنے پیٹوں کو بستروں سے یعنی رات کے وقت نماز پڑھتے ہیں یہاں تک کہ تلاوت کی حضرت (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) نے یعملون تک۔ پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو سراس کا اور ستون اس کا اور بلندی کوہان اس کے کا کہا میں نے ہاں بتائیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) فرمایا سر کام کا اسلام ہے اور ستون اس کا نماز ہے اور بلندی کوہان اس کی جہاد ہے۔ پھر فرمایا نہ خبردار کروں یعنی تجھ کو ساتھ اس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سب کی۔ کہا میں نے بتلائیں اے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کے پس پکڑے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اس کو پھر کہا میں نے اے نبی خدا (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کے کیا تحقیق ہم پکڑے جائیں گے اس چیز سے کہ ہم بولتے ہیں گم کرے تجھ کو تیری ماں۔ اے معاذ (رضی اللہ عنہ) نہیں گرادیں گے لوگوں کو بیچ آگ کے اوپر منہ ان کے یا اوپر ناکوں ان کے مگر باتیں زبانوں ان کے۔

جو شخص شرک نہ کرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وہ بغیر شک کے داخل ہوگا جنت میں

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّتَہ بِلَارَیْبٍ وَاَنَّ الذَّنْبَ مَغْفُوْرٌ وَاِیْمَانٌ مِنَ الْکَبَائِرِ اِلَّا الشِّرْکَ بِاللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَالشِّرْکُ اَنْ یَعْتَقِدَ شَیْئًا مِنَ الْاَصْنَامِ مَعْبُوْدًا اَوْیَعْتَقِدَ شَیْئًا سِوَی اللّٰہِ وَبِلَاآمْرِہٖ نَافِعًا لَہٗ اَوْضَارًا عَلَیْہِ وَشَیْئًا فِی الْحَدِیْثِ عَامٌّ لِاَنَّ النَّکِرَۃَ بَعْدَ النَّفْیِ یَعُمُّ ابْتِلَاوُہٗ وَالنَّاسُ غَافِلُوْنَ عَنْہٗ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جو شخص کہ انتقال کیا اور نہ شرک کیا اللہ کے ساتھ بغیر شک کے

جنت میں داخل ہوگا اگر وہ گہنگار رہا آخر اس کے گناہ معاف ہو کے جنت میں داخل ہوگا۔

مشرک کو ہرگز مغفرت نہیں ہے

مگر مشرک کو ہرگز مغفرت نہیں ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے شرک کے اور گناہوں کو شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو خدا سمجھنا جیسا کہ مشرکین اپنے بتوں کو سمجھتے ہیں یا بتوں کو اپنے شافع سمجھنا یہ ہر دو قسم شرک کے ہیں لوگ اس معنے سے غافل ہیں۔

اَخرَجَ اَبُو ذرٍ قَالَ اَتَیتُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمُ وَعَلَیہِ ثَوبٌ اَبیَضُ وَھُوَنَائِمٌ ثُمَّ اَتَیتُہ، وَقَدِ استَقَیطُ فَقَالَ مَامِن عَبدٍ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلاَّ دَخَلَ الجَنَّۃَ قُلتَ وَاِن زَنٰی وَاِن سَرَقَ قَالَ وَاِن زَنٰی وَاِن سَرَقَ قُلتُ وَاِن زَنٰی وَاِن سَرَقَ قَالَ وَاِن زَنٰی وَاِن سَرَقَ عَلٰی زَغِمَ انفِ اَبِیُ ذَر

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) ابوذر سے کہ آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر حضرت کے سفید کپڑا تھا اور وہ سوتے تھے پھر گیا میں پھر آیا میں اس وقت میں کہ جاگے تھے۔ پس فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہے نہیں معبود مگر اللہ پھر وفات پائے اس پر یعنی اسلام پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں۔ کہا میں نے اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے کہا میں نے اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے فرمایا اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر رضی اللہ عنہ کے یعنی اس بات کو اگر چہ وہ مکروہ رکھے۔

﴿ فائدہ ﴾

بخاری اور مسلم کی روایت مذکور کے آخر میں یوں ہے بِھٰذَاقَالَ وَاِن رَغِمَ اَنفُ اَبِیُ ذَرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ)

جو شخص منافق نہ ہو اور صدق دل سے کلمہ پڑھے گو کہ وہ گناہ کبائر کا مرتکب ہوا آخر جنت میں داخل ہوگا

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) نے اس کو چھوڑ دیا یعنی تھے ابوذر جس وقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگر چہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی بار بار ابوذر نے اس لئے پوچھا کہ عجیب جانتے تھے اس بات کو

خارجیوں کا عقیدہ مومن گناہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ مَن قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ لاَ بُدَّاَن یَدخَلَ الجَنَّہ اِن لَم یَکُن مُنَافِقًا وَکَانَ قَولِہٖ مِن قَلبِہٖ وَاَنَّ الاِیمَان لاَ یَزُولُ بِالعِصیَانِ وَلو بِالکَبَائِرِ وَعَلَیہِ اَھلُ السَّنّتِ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ جو کلمہ کو صدق دل سے پڑھے اور وہ منافق نہ ہو گو کہ وہ گناہ کبائر کرے آخر جنت میں داخل ہوگا یہی ہے مذہب اہلسنت وجماعت کا

﴿ فائدہ ﴾

خارجیوں کے پاس مومن گناہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ اور معتزلہ کے پاس گناہ کرنے سے نہ کافر ہے نہ مومن یہ دونوں گروہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب نمبر ۴۷

بَابُ النَّوحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نوحہ کرنے کے بیان میں

میت پر خلاف شرع نوحہ کرنا ممنوع اور حرام ہے

﴿ فائدہ ﴾

نوحہ کہتے ہیں ساتھ آواز سے چیخنا اور بے تحاشا آواز سے رونا اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا اور بال نوچنا یہ ممنوع اور حرام ہے۔ اگر کوئی غم سے روئے اور اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو بہادے منع نہیں جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ہے جب آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ پس آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) رونے لگے اور آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پس عرض کیا حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے عبدالرحمٰن بن عوف (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے، کیا آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) روئے ہو یارسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)، فرمایا تحقیق یہ رحمت ہے۔ پھر روئے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اور فرمایا تحقیق آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور بخاری و مسلم میں ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے نواسے یعنی حضرت زینب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) کے فرزند (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) جب جانکنی کی حالت میں تھے، اس وقت آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) رونے لگے اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ پس عرض کیا حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کیا آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) روتے ہیں یارسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّم)؟ فرمایا یہ رحمت ہے پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں۔ پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مگر رحمت کرنے والوں پر۔ یہ جو حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا دل غمگین ہے اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ جو غمگین نہ ہو۔ بسبب انتقال کرنے اپنے ماں باپ یا اولاد کے وہ سنگدل ہے اور جو روئے نہیں وہ بے رحم ہے۔ پس غم کرنا اور رونا نزدیک اہل کمال کے کامل تر ہے نہ یہ کہ مرے اس کے ماں باپ یا اولاد اور وہ ہنستا ہو وہ سنگدل اور بے رحم ہے۔

میت کو عذاب ہوتا ہے بسبب ان کے گھر والوں کے رونے سے اگر وصیت کی میت نے

اَخْرَجَ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) من نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّه، يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَة

نقل کی یعنی بخاری اور مسلم شریف میں حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا، یارسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جس پر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس بتحقیق وہ عذاب کیا جائے گا بسبب نوحہ کیے جانے کے دن قیامت کے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ النَّوْحَةَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَاَنَّه، حَرَامٌ فِيْهِ اِثْمٌ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ نوحہ کرنا میت پر منع ہے اور گناہ کا سبب ہے اور یہ فعل حرام ہے

﴿ فائدہ ﴾

یہ جو حدیث بالا میں آیا ہے جس پر نوحہ کیا جاتا ہے بتحقیق وہ عذاب کیا جائے گا یہ اس صورت میں

ہے کہ اس میت نے رونے پیٹنے اور نوحہ کرنے کیلئے وصیت کی ہو جیسا کہ مؤلف خود ذیل میں کہے گا اور در مختار جلد اول باب صلوة الجنازہ میں ہے اَنَّمَا یُعَذَّبُ الْمَیِّتُ بُبُکَاءِ اَھْلِہٖ اِذَا اَوْصٰی بِذٰالِکَ۔ یہ جو میت کو عذاب ہوتا ہے ان کے گھر والوں کے رونے سے بشرطیکہ اس میت نے رونے کی وصیت کی اور ردالمحتار حاشہ درمختار بہ شامی میں اس کی علت یہ بیان کی گئی وَلَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی قرآن شریف کی آیت ہے یعنی نہیں اٹھاتا ہے کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اس دلیل کو حضرت بی بی عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) نے فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ کافر کو عذاب زیادہ کرتا ہے بسبب رونے اس کے اہل کے

جیسا کہ بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ یہ قول حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا جب روبرو حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) کے بیان کیا گیا، کہا حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) نے رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) پر قسم ہے خدا کی رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اس کے نہ کہ نوحہ کرنے سے اس میت کو عذاب ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) نے کفایت ہے تم کو قرآن کہ فرماتا ہے لاتزروازرة وزرا اخری نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔ مطلب یہ کہ کافر راضی ہوتا ہے ساتھ نوحہ کرنے کے بلکہ بعضے وصیت کر جاتے تھے پس حدیث مذکور کفار پر محمول ہے۔

نوحہ کرنے والی عورت پر خدا تعالیٰ اور ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہے

لَمَّا رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ النَّائِحَتُہ وَمَنْ حَوْلَھَا مِنَ الْمُسْتَمِعِیْنَ عَلَیْھِمْ لَعَنَةُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَتِہ وَالنَّاسِ

اس لئے مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا نائحہ یعنی نوحہ کرنے والی عورت اور جو اطراف ان کے کھڑے ہیں اور اس نوحہ سے راضی ہیں ان تمام پر لعنت خدا اور ملائکہ اور لوگوں کی ہے۔

میت عذاب پاتی ہے زندوں کے رونے سے

وَرُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ اَیْ بِالنَّوْحِ عَلَیْہِ وَمَدْحِہٖ بِرَفْعِ صَوْتٍ وَنُوْعِ غِنَاءٍ وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ الْعَادَةُ بِالْوَصِیَّتِہٖ بِہٖ فَیُعَذَّبُ بِہٖ لِاَنَّ الْمَیِّتَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ یُوْصِیْ بِہٖ فَھُوَ یَکْرُھُہٗ وَمَا یَکْرُھُہٗ فَفِیْہِ عَذَابٌ لِاَنَّ الْعَذَابَ وِجْدَانُ النَّفْسِ مَا یَکْرَہُ

اور مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے فرمایا تحقیق میت البتہ عذاب پاتی ہے رونے سے زندوں کے یعنی نوحہ کرنے سے اور اسکی جھوٹی تعریفیں کرنے سے بلند آواز سے اور ابیات مدحیہ گانے سے تفصیل اس کی یوں ہے اگر اس میت نے نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو تو البتہ عذاب پائے گی نوحہ کرنے سے اگر اس نے وصیت نہ کی ہو تو نوحہ کرنے والے گناہ گار ہوتے ہیں۔

وَقِیْلَ مَرَّ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بِقَبْرِ یَھُوْدِیِّ وَاَھْلُہٗ یَبْکُوْنَ عَلَیْہِ وَیَمْدَحُوْنَہٗ بِالنِّیَاحَةِ فَمَعْنٰی قَوْلُہٗ بِمَانِیْحَ عَلَیْہِ وَبِبُکَاءِ الْحَیِّ اَیْ فِیْ وَقْتِ الْبُکَاءِ وَالنِّیَاحَةِ عَلَیْہِ وَھُمْ لَا یَطَّلِعُوْنَ عَلٰی اَحْوَالِہٖ وَاِلَّا لَمَا یَمْدَحُوْنَہٗ۔

اور مروی ہے کہ گزرے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایک یہودی کی قبر پر اور اس کے لوگ روتے تھے اور جھوٹی تعریفیں کرتے تھے تو فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یہ روتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اور وہ عذاب دوزخ میں مبتلا ہے۔

كَمَا رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِنَّهٗ لَیَبْکِیْ عَلَیْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهَا یَعْنِیْ یَهُوْدِیَه.

جیسا کہ مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اس یہودیہ پر کفار روتے ہیں اور عذاب پاتی ہے قبر میں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا منع فرمایا نوحہ کرنے سے ان عورتوں کو جنھوں نے حضرت جعفر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) پر نوحہ کیا

اَخْرَجَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِذْهَبْ فَاحْثِ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ یَعْنِیْ نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ اَکْثَرَ عَلَیْهِ الْبُکَاءُ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْتَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) حضرت بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے کہ جب غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) شہید ہوئے یہ خبر سن کر ان کے گھر والی عورتوں نے نوحہ وزاری بلند آواز سے شروع کی، آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) وہاں تشریف لے گئے ان کو نوحہ کرنے سے منع فرمایا، تب ایک شخص نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی غلبہ کیا عورتوں نے ہم پر یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)، کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے پس ڈال ان کے منہ میں مٹی۔

جو عورتیں نوحہ کرتی ہیں ان کو خاموش کرانا لازم ہے

قَالَ دَلَّ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه) اَلْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اِسْکَانَ النِّسَاءِ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِی الْبُکَاءِ وَالنَّهْیُ عَنِ النِّیَاحِ لَازِمٌ مَنْ رَضِیَ بِهٖ فَعَلَیْهِ مِثْلُ وِزْرِهِنَّ وَالسُّنَّتُه، هٰکَذَا وَالنَّاس

دَاعُوْنَ بِالْبُکَاءِ الْمَنْهِیِّ وَغَافِلُوْنَ عَمَّا هُوَ الْمَامُوْر

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جو عورتیں نوحہ کرتی ہوں یعنی بلند آواز سے روئیں اور مار پیٹ کرتی ہوں ان کو خاموش کرانا لازم ہے۔ پس جو شخص اس نوحہ سے راضی ہوا اس کو گناہ ہوگا مثل ان کے یہی ہے طریق سنت افسوس ہے ان پر کہ ان احادیث شریفہ کا ہرگز خیال نہیں کرتے اور نوحہ وزاری کرتے ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِمَانِیْحَ عَلَیْهِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتَه، یَلْعَنُ عَلَی النَّائِحَةِ وَلِلْمُسْتَمِعِیْن

نقل کی ابو حمید الساعدی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تحقیق جس پر نوحہ کیا جاتا ہے وہ عذاب کیا جائے گا بسبب نوحہ کئے جانے کے بتحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ لعنت کرتے ہیں نوحہ کرنے والی عورت پر اور جو اس کے سننے والے ہیں، رضا و رغبت سے۔

قَالَ رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا تَنُوْحُ النَّائِحَه یُؤْخَذُ بِالنَّاصِیَتِه یُقَالُ لَهٗ هَلْ کُنْتَ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ اَوْصٰی بِهٖ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ یُوْصٰی بِهٖ یُقَالُ لَهٗ هَلْ کُنْتَ کَذَا وَکَذَا وَهُوَ یَسْتَحْیِیْ وَیَکْرَه، ذٰلِکَ وَیُقَالُ عَلَیْهِ وَمَنْ رَضِیَ بَالنَّوْحَتِه مِنَ النِّسَاءِ فَیُحِبِّیْنَ لَهَا اَوْمِنَ الرِّجَالِ فَیَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْهَا یَکُوْنُ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَتُه.

مؤلف کہتا ہے مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا جب نوحہ کرتی ہے نوحہ کرنے والی اور اس میت نے نوحہ کرنے کیلئے وصیت کی ہو وہ میت کو اوندھے سر کے بل کھینچیں گے عذاب کریں گے اور فرشتے اس کو عذاب کے وقت کہیں گے کیا تو نے رونے کیلئے وصیت کی پس اب مزا چکھ اس کا اگر میت رونے کیلئے وصیت نہ کی ہو اور یہ اپنے ہی رضا و رغبت سے نوحہ کرتے ہیں تو ان نوحہ

گروں کو عذاب مذکور ہوگا اور فرشتے ان کو عذاب کے وقت کہیں گے کیا تم فلاں میت پر نوحہ نہ کرتے تھے پس اب اس کا مزا چکھو۔ الحاصل جو نوحہ کرے اور یا نوحہ کرنے سے راضی ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

وَرُوِیَ اَنَّہٗ لَا یَقْطَعُ صِلَتُہُ الرَّحِمِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنُ فِیْ مَعِیْشَتِھِمُ الْغِنَاءُ وَلَمْ یَمْتَنِعُوْا وَفِیْ مُصِیْبَتِھِمُ النِّیَاحُ وَلَمْ یَنْزَجِرُوْا۔

مروی ہے جس نے اپنے خوشی یعنی تونگری میں گانا بجانا اختیار کیا اور گھر والوں نے اس کو اس فعل قبیح سے منع نہ کی اور اس کے فعل سے راضی ہوئے تو ان کی صلہ رحمی یعنی حق قرابت ٹوٹ گئی اور گناہ میں مثل اس کے مبتلا ہوئے ایسا ہی جو کوئی ایک مصیبت پر نوحہ کرے اور ان کے لوگ منع نہ کریں اور اس فعل سے راضی ہوئے وہ بھی حق اپنے قرابت کا بجالاتے بلکہ گناہ میں مثل اس کے مبتلا ہوئے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۸

بَابُ سَبْقِ الْکِتَابِ بِالسَّعَادَۃِ وَالشَّقَاوَۃِ

بیچ آگے لکھی جانے تقدیر ساتھ سعادت اور شقاوت کے

پیدائش انسان کی تحقیق کا بیان

اَخْرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یَجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَتِہٖ ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَتِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَتً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ وَاَوْسَعِیْد ثُمَّ یَنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدُکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا۔

نقل کی (یعنی بخاری و مسلم نے) حضرت ابن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ حدیث کی ہم کو رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اور وہ سچے ہیں کئے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنے کے چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اس کے یعنی چالیس دن تک پھر ہوتا ہے ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے فرشتہ کو ساتھ چار باتوں کے یعنی بعد ہڈی

گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اس کا اور موت اس کی اور روزی اس کی اور بدبخت ہونا یا نیک ہونا اس کا پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اس کے روح پس قسم ہے اس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے تحقیق ایک تمہارا، البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اس شخص کے اور درمیان بہشت کی مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوپر اس کی سرنوشت اس کی پس کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ میں اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے دوزخیوں کی سی یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اس کے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ پھر بس غلبہ کرتی ہے اس پر سرنوشت اس کی پس کرتا ہے کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں۔

کافر کو دوزخی نہ کہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْعِبْرَةَ لِلْخَاتِمَه فَلَا يَشْهَدُ لِعَمِلِ الْخَيرِ بِالْجَنَّةِ قَطْعًا وَلَا لِعَامِلِ الشَّرِّ بِالنَّارِ يَقِيْنًا اِلَّا اِنْ يُقَالَ اَنَّه' مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ خَتَمَ لَه' بِالْخَيرِ وَاَنَّه' مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنْ خَتَمَ بِعَمَلِ اَهْلِهَا.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ اعتبار خاتمہ کا ہے کوئی مسلمان کو جو زندہ ہو یہ جنتی ہے نہ کہے گو کہ وہ زاہد و عابد ہو معلوم نہیں کہ شائد اس کے بعد وہ کافر ہو جائے اور کوئی کافر کو یہ دوزخی ہے نہ کہے اس لئے کہ وہ شائد مرتے سے پہلے مسلمان ہو جائے۔

انسان نیک بختی اور بدبختی ماں کے پیٹ سے لاتا ہے

اَخْرَجَ اَبُوالدَّرْدَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَلسَّعِيْدُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالشَّقِيُّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ

نقل کی حضرت ابوالدرداء (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) نے اس حدیث کو جو نیک بخت ہے وہ ماں کے پیٹ

میں ہی سے ہے اور جو بد بخت ہے وہ ماں کے پیٹ ہی سے ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) مَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنَّه' يُكْتَبُ اَنَّه' سَعِيْدٌ اَوْشَقِيٌّ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَيَسْبِقُ عَلٰى ذٰلِكَ خَاتِمَتُه' عَمَلِهٖ فَكَانَ الْخَاتِمَتُه مُبْهَمَتُه' وَلِذَا كَانَ الْاَوْلِيَاءُ اَكْثَرَ خَشْيَتَهً عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے معنی حدیث کا یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے ملائکہ سے سعید یا شقی کر کے حالانکہ وہ ماں کے ہی پیٹ میں تھا۔ پس سبقت کرتا ہے اس پر خاتمہ اس کے عمل کا۔ پس خاتمہ ہر ایک پر مبہم ہے اسی سبب سے اولیاء کرام بہت خوف رکھتے تھے خاتمہ کا

﴿ فائدہ ﴾

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر خاتمے کے خوف سے رویا کرتے تھے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) نے تکمیل الایمان میں فرمایا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر رویا کرتے تھے ان سے رونے کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں خاتمہ کے خوف سے روتا ہوں کہ آیا ایمان سلامت لے جاتا ہوں میں یا نہیں۔

ایمان بسلامت بلب گور بریم
احسنت زهی خوبی و چالاکی ما

انبیاء کرام کبائز اور صغائر سے معصوم ہے

کتب عقائد میں لکھا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام گناہ کبائز وصغائر سے معصوم ہیں اور ان کو خوف خاتمہ کا نہیں سوا انبیاء علیہم السلام کے کوئی معصوم نہیں اور جو صحابہ و تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام ہیں

محفوظ ہیں گناہ کرنے سے گو کہ ان کو خوف خاتمہ کا ہے مگر وہ محفوظ ہیں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ آگاہ رہو کہ تحقیق اولیاء اللہ تعالیٰ کے نہیں خوف ہے اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام گناہوں سے محفوظ ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْذَرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سَعِیْدُ الْاٰخِرَۃِ فِیْ بَطْنَ اَمِہٖ وَشَقِیٌّ الْاٰخِرَۃٌ وَھُوَ لَا یَتَغَیَّرُ اَمَّا سَعِیْدُ الدُّنْیَا قَدْ یَشْقِی فَیَدخَلُ النَّارِ وَشَقِی الدَّنْیَا قَدْ یَسْعُدُ فَیَدْخَل الْجَنَّۃَ.

نقل کی حضرت ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے جو سعید ہے وہ ماں کے پیٹ ہی سے ہے اور جو بدبخت ہے وہ ماں کے پیٹ ہی سے ہے اور جو دنیا میں ہے کبھی شقی ہو کر آخر وقت دوزخ میں داخل ہوتا ہے اور جو دنیا میں شقی ہے آخر وقت کبھی سعید ہوتا ہے پس داخل ہوتا ہے جنت میں۔

جو شخص دنیا میں سعید ہے کبھی شقی ہو جاتا ہے اور جو شخص شقی ہے کبھی سعید ہو جاتا ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) مَعْنٰی الْحَدِیْثُ اَنَّ الرَّجُلَ یَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلَ الْجَنَّتہ وَسَعِیْدٌ فِیْ الدُّنِیَا اِلَّا اَنَّہ‘ قَدْ یَسْبِقُ عَلَیْہَ الْکَتَابُ فَیَعْمَلُ اٰخِرَ عُمْرِہٖ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَشْقِی وَیَدْخُلُ النَّارِ وَاِنْ الرُّجُلَ قَدْ یَعمَل بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَھُوَ شَقِیٌّ فِیْ الدُّنِیَا اِلَّا اِنَّہ‘ قَدْ یَسْبَقُ عَلَیْہِ الْکِتَابِ فَیَعْمَلُ اٰخِرَ عُمْرِہ بِعَمَلِ اَھْل الْجَنَّۃِ فَیَسْعَد وَیَدْخُلُ الْجَنَّۃِ فَسعَدُالدُّنِیَا یَتَغیَّر وَاِنَّہ‘ کَانَ شَقِیا فِیْ اَلآخرۃ فَلَم یَتغَیَّر وَ کَذَا الْشَقِیُّ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے کہا معنی حدیث کا یہ ہے کہ آدمی ابتداء عمل کرتا ہے جنت کے کاموں

سے اگر کتاب اللہ میں یعنی تقدیر میں اس کی شقاوت لکھی گئی ہو وہ آخر کافر ہو جائے گا اور شقاوت اختیار کر کے دوزخ میں داخل ہوگا اور آدمی ابتداء عمل کرتا ہے دوزخ کے عملوں سے اگر کتاب اللہ یعنی تقدیر میں اس کے سعادت لکھی گئی ہو وہ آخر مسلمان ہوگا اور کام نیکی کے کر کے جنت میں داخل ہوگا مطلب یہ کہ اعتبار خاتمہ کا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۹

بَابُ صِفُتِهِ اَرُوَاحَ الُمَوُتیٰ

بیج احوال ارواح موتیٰ کے کہ بعد انتقال کے روحیں کہاں ہوتی ہیں

روحیں شہیدوں کی سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتی ہیں

اَخُرَجَ اِبُنُ مَسُعُوُدَ رَضِی اللّٰہ عَنہُ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَنَّ اَرُوَاحَ الُمؤمِنِیُنَ طَیُر خِضُر تَعَلَّقَ مِنُ شَجَرَۃِ الُجَنَّتِہِ ھٰذَا اَذُکَرَہ' اِلَّا قُلِیُشِیّ وَاخُتَصَرہ'.

نقل کی محدث اقلیشی نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مومنین یعنی شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درختوں کی سیر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا سوال کرنا شہیدوں اور روحوں سے

وَالرِوَّایَتُہ اَنَّ اَرُوَاحَھُمُ فِیُ جَوُفِ طَیُرٍ خِضَرٍ لَھَا قَنَادِیُل مُعَلَّقَتہٌ بِالُعَرشِ تَسُرَحُ مِنُ الُجَنَّتِہ حَیُثُ شَاءَ تُ ثُمَّ تَاوِی اِلیٰ تِلُکَ الُقَنَادِیُلَ فَاطَّلَعَ اِلَیُھِمُ رَبُّھُم اِطَّلاعَہ' فَقَالَ ھَلِ تَشُتَھُوُنَ شَیُئًا قَالُوُا اِیُ بِشَیءٍ تَشُتَھِیُ وَنَحُنُ نَسُرَحُ مِنَ الُجَنَّتِہ حَیُثُ شَاءَ فَفَعَلَ ذٰلِکَ رَبُّھُمُ بِھِم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاُوااَنَّھُم لَنُ یَترکُوُا اَنُ یَسُاَلُوُا قَالُوُا یَارَبِّ نُرِیُدُ اَنُ تُرَدَ اَرُوَاحَنَا فِیُ

اَجُسَادِنَا حَتّٰی نَقُتَلُ فِیُ سَبِیُلِکَ مَرَّۃً اُخُریٰ فَلَمَّا رَاَی اَنُ لَیُس لَھُم حَاجَۃٌ تَرَکُوُا

اور ایک روایت میں آیا ہے شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتا ہے اور بہشت کے میوے کھاتے ہیں جس جگہ چاہتے ہیں پھر ان قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خواہش دریافت کرنے کیلئے کہتا ہے کیا چیز تم چاہتے ہو وہ کہتے ہیں کون سی چیز ہم چاہیں ہم جنت کی سیر کرتے ہیں اور میوے کھاتے ہیں جو چاہتے ہیں اس طور پر اللہ تعالیٰ ان کو تین بار پوچھتا ہے ہرگاہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ بار بار سوال کرتا ہے تب کہتے ہیں اب رب ہم چاہتے ہیں یہ کہ پھیر دے تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں کہ ہم جہاد کر کے پھر دوسری مرتبہ شہید ہو جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے سوائے شہادت کے پھر ان کو دوسری خواہش نہیں۔ ان کے سوال سے باز رہ جاتا ہے پھر وہ ارواح سیر کرنے لگتی ہیں۔

جہاد اکبر اور جہاد اصغر کس کو کہتے ہیں

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) الُمُرَادُ مِنَ الُمُؤمِنِیُنَ الشُّھَدَاءُ وَلَا یَبُعَد اَنُ یُرَادُ بِہٖ اَعَمٌّ مِنُ اَنُ یَکُوُنُ شَھِیُدًا فِیُ الُجِھَادِ الُاَصُغَر اَوِلُجِھَادِ الُاَکُبَر وَھُوَ الرِّیَاضَۃُ.

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مراد مومنوں سے حدیث مذکور میں شہیدان ہیں اور یہ شہادت عام ہے اس سے کہ شہید ہوں جہادِ اصغر میں یا شہید ہوں شہیدِ اکبر میں۔ جہاد اصغر وہ ہے کہ جو کفار سے جنگ میں شہید ہو اور جہاد اکبر وہ ہے جو اپنے نفس کو ریاضت سے مارے۔

شہیدوں کی ارواح بواسطہ پرندوں کے اُڑتے ہیں کیونکہ یہ شباہت ملائکہ کی ہے

وَلَا يُقَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اِنَّهُم يُفهَمُ مِنَ الْحَدِيْثُ التَّنَاسُخَ لِاَنَّ الْمُرَادَ اَنَّهُم يَطِيْرُوْن بِالْاَجْسَادِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَلِبَاسُهُم خِضَر لِاَنَّه' مُبْتَهِج اَلْوَانِ الْمَلَائِكَتِه لَا اَنَّهُم حَقِيْقَتُه صُوْرَةِ الطُّيُوْرِ الْحَيْوَانِيَّتِ وَمَا قِيْلَ اَنَّ الْمَنْهِيَّ التَّنَاسُخِ الْمَرْجُوْعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاٰخِرَ الْحَدِيْثُ بِاِيَاهُ فَهُوَ زَيْفٌ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کتاب کہتے ہیں کہ ان حدیثوں سے کوئی جواز تناسخ کا خیال نہ کرے اس لئے مراد حدیث سے یہ ہے کہ روحیں شہیدوں کے سبز پرندوں کے شکم میں داخل ہوتی ہیں واسطے شباہت ملائکہ کے ہے کیونکہ ملائکہ اڑتے ہیں اور ایسا ہے یہ روحیں بواسطہ پرندوں کی اڑتی ہیں تو شباہت ملائکہ کی حاصل ہوئی نہ یہ کہ وہ روحیں پرندے بن کر جنت میں سیر کرتے ہیں اور بعض نے سوال مذکور کے یہ جواب دیئے کہ تناسخ ممنوع وہ ہے کہ انسان کی روح عالم دنیا میں دوسرے اجسام میں نمودار ہو۔ اگر عالم آخرت میں روحیں انسان کے پرندوں میں داخل ہوں تو تناسخ نہیں۔ یہ جواب بھی عمدہ ہے۔

انسان کی بزرگی تبدیل لباس حیوانیت سے زائل نہیں ہوتی ہے

لِاَنَّه' لَا شَکَ اَنَّ صُوْرَةِ الطُّيُوْرِ الْحَيْوَانِيَةِ مَشَابِه جَنْب صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. فَلَا يَحْصُل الْكَرَامَتِهِ الْمَسُوْقِ اِلَيْهَا الْحَدِيْثُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَرَمْنَا بَنِى آدَم.

اس لئے شک نہیں ہے اس میں کہ روحیں انسان کے پرندوں میں داخل ہونے سے پرندے نہیں کہلاتے بلکہ طیوریت ایک لباس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو عمدہ صورت میں پس انسان کی بزرگی نہیں زائل ہوگی تبدیلی لباس حیوانیت سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق مکرم اور معظم کیا ہم نے بنی آدم کو۔

اَخْرَجَ اَبُوْ رَافِعِ رَضِىَ اللهُ عَنْه' اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اَنْ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ طَيْر خَضر تَعَلَّق فِى ثِمَار الْجَنَّتِه ثُمَّ تَلَا عِنْد رَبِهُم يُرزَقُوْن.

حضرت ابورافع (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تحقیق روحیں مومنین یعنی شہیدوں کے بیچ سبز پرندوں کے ہیں جو میوہ کھاتے ہیں جنت کا اور تلاوت کئے اس آیت کو عند ربھم یرزقون اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔

شہیدوں کی روحیں جنت میں رزق پاتی ہیں قیامت کے آگے بھی

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ تَرْزَق مِنَ الْجَنَّتِه قَبْلَ الْقِيَامَةِ اَمَّا هٰذَا الدُّخُولُ فِى الْجَنَّةِ وَالرِّزْقِ مِنْهَا لَيْسَ عَلٰى مَاهُوَ الْمَوْعُوْدَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ بَعْد الْحَشَرِ بَلْ هُوَ اَدنا كَمَار ءِ الدَّار وَاَخْصَار اَنْمُوذَج النَّعِيم لِصَاحِبِهَا.

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر روحیں شہیدوں کے رزق پاتے ہیں۔ جنت میں آگے قیامت کے بھی اور یہ نعمت موقوف قیامت پر نہیں ہے بلکہ بعد قیامت کے اور نعمتوں کی زیادتی ہے جیسا کہ ان کو جنت بتلانا بحسب خواہش ان کے اور تمام نعمتوں کا موجود کر دینا وقت خواہش کے۔

اَخْرَجَ اَبُوْسَعِيْدابُخُدْرِى رَضِىَ اللهُ عَنْه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى جَوْفِ طَيْر خَضر لَهَا قَنَادِيْل مُعَلَّقَتِه بِالْعَرْشِ تَسرح مِنَ الْجَنَّةِ فَتَاكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا حَيْثُ شَاء تْ ثُم تَاوِى اِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ.

روایت ہے حضرت ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے روحیں مومنین یعنی شہیدوں کے سبز پرندوں میں ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتے

ہیں اور جنت کی سیر کرتے ہیں اور میوہ کھاتے ہیں جس جگہ چاہتے ہیں پھر ان قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں۔

انبیاء کرام، اولیاء عظام مومنین مجرمین زنا کار اور کفار وغیرہما کی ارواح کا رہنے کے مقامات کا بیان

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ قَیْدَ الاَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ اَلَا اَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُمُ الْخَوَاصَّ کَالاَوْلِیَاءِ وَالشُّهَدَاءِ لَا الْعَوَامِ فَاِنَّ اَرْوَاحَ عَوَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی عِلِّیِّیْنَ عَلَیْهِمْ وَلَا یَحْبُسُوْهُمْ وَیُرْسِلُوْنَهُمْ فِی بَعْضِ الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَۃِ بِاَمْرِ اللہِ تَعَالٰی۔

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا دلالت کرتی ہے حدیث اس پر یہ جو بلند مرتبہ ہے مخصوص ہے واسطے اولیاء کرام اور شہیدوں کے اور روحیں عوام مومنین کے جو جنتی ہیں عرش کے نیچے مقام علیین میں رہتے ہیں۔ اس طور سے کہ ملائکہ ان کے روحوں کو مقید کر کے بعض اوقات فاضلہ میں حکم الٰہی سے چھوڑتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) نے شرح الصدور کے باب مقر الارواح میں فرمایا۔ واضح ہو کہ ارواح موتی کے مقام میں احادیث مختلف وارد ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اختلاف بسبب تفاوت مراتب کے ہے۔ روحیں انبیاء کرام کی اعلیٰ علیین میں رہتی ہیں اپنے مرتبوں کے موافق اعلیٰ علیین تمام بہشتوں سے اعلیٰ بہشت ہے جو مقام انبیاء ہے جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ان تمام کو شب معراج میں اعلیٰ علیین میں دیکھا تھا اور روحیں بعض شہیدوں کی سبز پرندوں میں بہشت کے ہیں جو سیر کرتے ہیں

اور میوے جنت کے حسب خواہش کھاتے ہیں اور روحیں بعض شہیدوں کی جنت کے ایک مقام میں مقید ہیں ہر ایک مقام پر تماشہ جنت کا دیکھنے کیلئے ملائکہ نہیں چھوڑتے یہ وہ شہید ہیں جو دنیا میں غیروں کا قرض اور حق اپنے سر رکھے تھے اور اپنے کو ان کے حقوق سے فارغ نہیں کئے تھے اور بعض کے روحیں قبر سے مقام علیین یعنی عرش کے نیچے سیر کرتی ہیں اور جنت کا سیر ان کو ہمیشہ میسر نہیں ہوتا بلکہ کبھی ہوتا ہے اور بعض مجرمین کے روحیں اپنے قبروں میں مقید ہیں جو وہیں اس کو عذاب ہوتا ہے اور بعض کے روحیں فقط زمین پر مقید ہیں نہیں چڑھ سکتے ہیں مقام علیین یعنی عرش کے نزدیک اور بعض کے روحیں تنور میں مقید ہیں جو وہیں جلتے ہیں یعنی ان کے روحیں دوزخ میں مقرر ہیں جیسے زنا کاروں کی روحیں اور بعض کفار کی روحیں دوزخ سجین میں ہیں جو وہیں عذاب پاتے ہیں اور بعض کی روحیں دوسرے قسم کے دوزخ میں مقید ہو کر عذاب پاتے ہیں اور بعض کفاروں کو قبر میں ہی عذاب ہوتا ہے ان کی روح ان کے قبور میں مقید ہے مگر ان سب روحوں کو ان کے اجسام سے تعلق ہے یعنی جو نعمت اور عذاب ہوتا ہے روح اور بدن دونوں پر ہوتا ہے نہ فقط روح کو جیسا کہ اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۰

بَابُ عِلْمِ الْمَوْتٰی بُزَوَّارِهِمْ وَرُؤْيَتِهِمْ لَهُمْ

بیج جاننے مردے کے زیارت کرنے والوں کو اور دیکھنا

مردوں کا زیارت کرنے والوں کو سماع موتٰی حق ہے

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِی الدُّنْيَا فِی كِتَابُ الْقُبُوْرِ عَنْ عَائِشَة رَضِی اللّٰه عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ رَجُلٍ يَزُوْرُ قَبْرَ اَخِيْهِ وَيَجْلِسُ عَلَيْهِ اسْتَانَسَ وَرَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقُوْم

نقل کی بن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں کوئی شخص جو اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے قبر کے نزدیک بیٹھے مگر وہ مردہ خوشحال ہوتا ہے اور اُنس کرتا ہے سلام کا جواب دیتا ہے جب تک زیارت کرنے والا اٹھ کر اس سے جدا ہو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتِ لَه' دَرَكٌ يَسْمَعُ مَايَقُوْلُ لَه' الْحَی عَلٰى قَبْرِهٖ وَيُجِيْبُه'

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر میت کا سماع حق ہے جو زندہ نزدیک قبر کے بولے گا اس کو میت سن کر جواب دیتی ہے۔

زندوں اور مردوں سے مدد مانگنا جائز ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِذَا اَمَرَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ اَخِيْهِ يَعْرَفُه' فَلَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ الْجَوَابِ فَاِذَا كَانَ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ وَيَرُدُ الْجَوَابَ بِالسَّلَامِ وَهُوَ دُعَاءٌ بِالْخَيْرِ لَا يَبْعَدُ مِنْهُ الْاِعَانَةُ فِی شَانِ الْحَی.

مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں) حضرت ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے جب جاتا ہے کوئی ایک آدمی قبر پر اپنے بھائی کو پہچانتا ہے وہ مردہ زائر کو اور سلام کیا زائر نے تو اس پر جواب دیتا ہے وہ مردہ سلام کا اور اس کا جواب دینا گویا دعائے خیر کرنا ہے۔ پس زندہ کا مدد مانگنا مردوں سے جائز ہے۔

اَخْرَجَ اَبْنُ الْبِر عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ اَحَد يَمُر بِقَبْرِ اخيْه الْمُؤمِن كَانَ يَعْرِفُه' فِی الدَّنْيَا فَيُسَلِّم عَلَيْهِ اِلَّا عَرَّفَه وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلام صَحَّحَه' عَبْدُالْحَق.

نقل کی ابن عبد البر نے استذکار و تحمید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جب جاتا ہے کوئی ایک آدمی قبر پر اپنے بھائی مسلم کے اور اس کو پہچانتا تھا دنیا میں اور سلام کیا اس پر اگر پہچانتا ہے وہ مردہ اس کو اور جواب دیتا ہے اس کے سلام کا اور محدث عبدالحق (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے اس حدیث کی صحت کی ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شفاعت، شفاعت کبریٰ ہے اور دوسروں کی شفاعت، شفاعت صغریٰ ہے

قَالَ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) دَلَّ الۡحَدِیۡثُ عَلٰی اَنَّ الۡمَیِّتِ یَعۡرِفُ زَائِرہ، وَیَدۡعُوۡلَہ، بَالۡخَیۡرِ لَّانِ السَّلَامَ دُعَاء فَیَصُحُ الۡاِسۡتَعَانَتَہِ مِنۡہُ اِلَّا اَنَّہ قِیۡلَ لَا یَکُوۡنُ الۡاعَانَتَہ، اِلَّا مِنَ الۡخَواصِ وَھُمَ یَشۡفَعُوۡنَ بِاذۡنِہٖ تَعَالٰی کَمَا فِیۡ یَوۡمِ الۡقَیَامَۃِ.

مؤلف (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ میت پہچانتی ہے زیارت کرنے والے کو اور دعا کرتا ہے اس کو نیکی کا اس لئے کہ مردہ جواب سلام کا دیتا ہے تو اس کیلئے دعا خیر کرتا ہے۔ پس زندہ لوگوں کا مردوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اعانت کرنا خواصوں سے چاہیے یعنی اولیاء وانبیاء۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شفاعت کبریٰ ہے اور دوسری کی شفاعت صغریٰ ہے۔

جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک دن بعد مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں

اَخۡرَجَ اَبۡنُ اَبِی الدَّنِیَاعَنۡ مُحَمَّدَ بۡنِ وَاسِع قَالَ بَلَغِنِی اَنَّ الۡمَوتٰی یَعَلَمُوۡنَ بِزَوارِھِمِ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ یَومًا قَبۡلَہ، وَیَوۡمًا بَعۡدَہ،.

اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے محمد بن واسع رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا مجھ کو خبر پہنچی ہے بلاشبہ جمعہ

کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک بعد مردے زیارت کرنے والوں کا پہچانتے ہیں۔

وَرُوِیَ عَنۡ الضَّحَاکِ قَالَ مَنۡ زَارَ قَبۡرً یَوۡمَ السَّبۡتِ قَبۡلِ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ عَلِمَ الۡمَیِّتِ بِزِیَارَتِ وَیَسۡمَعُ مَایَقُوۡلُ عَلَیۡہِ قِیۡلَ لَہ، کَیۡفَ ذٰلِکَ قَالَ لَمَکَانَ فَضۡلِ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ

اور روایت کی ہے ضحاک رحمتہ اللہ علیہ سے کہ فرمایا جو شخص شنبہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرے مردہ اس سے خبردار ہوتا ہے لوگوں نے ضحاک رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا اس کا سبب کیا ہے فرمایا جمعہ کے دن قرب واتصال زیادہ ہوتا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

فَافَادَالۡحَدِیۡثُ اَنَّ الۡمَیِّتِ اِذَا کَانَ یَسۡمَعُ کَلَام الزُّوَارِ وَیَعۡرِفُ اَحۡوَالَھُمۡ لَا یَبۡعدُ اَنۡ یُعَیۡنَ الۡمُتَحیَّرُ فِیۡ اَمۡرِہٖ اِنۡ کَانَ لَہ، ذٰلِکَ الۡمَکَانُ عَنۡدَ اللّٰہ تَعَالٰی.

فائدہ دیتی ہے حدیث اس پر کہ میت زیارت کرنے والے کے کلام کو سنتی ہے اور پہچانتی ہے زائر کے احوال کو اگر وہ زائر کسی کام میں متحیر ہو اور اس موتی سے استعانت چاہے اگر وہ موتی مقبول الٰہی ہو مانند اولیاء وصلحاء وشہداء کے تو اس کیلئے دعا مانگتے ہیں اور استعانت چاہتے ہیں۔

رُوِیَ فِیۡ الۡاَخۡبَارِ اَنَّ الۡاِنۡسَانِ اِذَا یَصۡعبُ عَلَیۡہِ اَمۡرِ فَیُنَادِی وَلِیًّا مِنۡ اولَیَاء اللّٰہ تَعَالٰی فَاِنۡ کَانَ حَیًایَسۡمَعُہ الرِّیۡحِ طُرۡفَتَ الۡعَیۡنَ اَو یَعۡلَمُہ الۡوَلّی بِکَشۡفِ الۡقُلُوبِ وَاِنَ کَانَ مَیۡتًا فَیَسۡمَعُہُ الۡمَلَائِکَتِہ یَعِیۡنُ لَہُ بِالشَّفَاعَۃِ عِندَاللّٰہ تَعَالٰی وعَلَیۡہِ الۡمَشَائخ.

حدیثوں میں آیا ہے تحقیق جب انسان کو کوئی سخت امر پیش آئے دینی یا دنیوی کی اس کو چاہئے کہ استعانت چاہے کسی ایک ولی سے اولیاء اللہ سے اگر وہ ولی حیات سے ہوں تو ان کو ہوا یہ استعانت پہنچا دیتی ہے یا ولی اپنے کشف سے پہچان لیتے ہیں اور اس کے طرف متوجہ ہو کے مدد کرتے ہیں اگر وہ ولی ان میں

سے ہیں جو پیشتر انتقال کر گئے ہیں۔ پس یہ کیفیت ملائکہ اس ولی کو سناتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی استعانت کرتے ہیں اسی پر اتفاق ہے علماء وعرفاء کا۔

روح کا جسم میں واپس آنا مقام قبر میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے

تَنبِیه قَالَ السُّبکِیُّ (رَحمَةُ اللهِ عَلَیهِ) عَوْدُ الرُّوْحُ اِلَی الْجَسَدِ فِی الْقَبْرِ ثَابِتٌ فِیْ الصَّحِیْح لَسَایِر الْمَوْتٰی فَضلا عَنْ الشَّهَداءُ وَاِنَّمَا النَّظر فِیْ اِستِمْرارِهَا فِیْ الْبَدَنِ وَفِیْ اَنَّ الْبَدَنَ یُصِیْرُ حَیًّا کَحَیَاتِه فِیْ الدُّنِیَا اَوْ حَیًّا بِدُوْنِهَا وَهِیَ حَیْثُ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی فَاِنِ مُلازِمَةالْحَیَواةِ لِلرُّوْحِ اَمْرٌ عَادِیٌّ لَا عَقْلِی لِهٰذَا اَیُ الْبَدْنُ یَصِیْرف حَیًّا کَحَیَاتِهٖ فِیْ الدُّنیَا مِمَّا یَجُوزه' الْعَقْل فَاِنَ صَحَّ بِهٖ سَمعَ وَاتُّبِعُ وَقَدْ ذَکَرَه' جَمَاعَتُه' مِنَ الْعُلَمَاء وَیَشْهَدُ لَه' صَلٰوةُ مَوسٰی عَلَیْهِ السَّلَامَ فِیْ قَبْرِهٖ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ تَسْتَدْعِیْ جَسدًا حَیًّا وَکَذٰلِکَ الصِّفَاتُ الْمَذْکُورَةُ فِیْ الْاَنبِیَاء لَیْلَةَ الْاَسْرَاءِ کُلُّهَا صِفَاتُ الْاَجْسَامِ وَلَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِهَاحَیَواةً حَقِیْقَةً اَنْ یَکُوْنُ الْاَبْدانُ مَعَهَا کَمَا کَانَتُ فِی الدُّنْیَا بِصَفَتِه الْاِحتِیَاج اَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَغَیْرَ ذٰلِکَ مَنْ صَفَاتِ الْاَجسَامِ الَّتِی تُشَاهِدُهَا بَلْ یَکُوْنُ لَهَا حُکْمٌ اٰخر قَبْلَ الدُّخُوْل فِی الْجَنَّةِ.

امام سبکی (رَحمَةُ اللهِ عَلَیهِ) نے فرمایا روح کا جسد میں واپس آنا مقام قبر میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے علاوہ شہیدوں کے یہ متفق علیہ ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا روح ہمیشہ رہتی ہے بدن میں اور کیا روح کے آنے سے اس کو حیات حاصل ہوتی ہے مانند حیات دنیا کے یا اور قسم کی حیات ہوگی یہ بات اللہ تعالیٰ پر مفوض ہے اس لئے کہ لازم آنا حیات کا روح کو ایک امر عادتی ہے نہ عقلی پس روح کے واپس آنے سے جسد میں حیات آتی ہے مانند حیات دنیا کے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل اس کو جائز رکھتی ہے۔ اس لئے

یہ بات صحیح ہے اس کو سننا اور اتباع کرنا چاہئے اور صراحۃً ایک جماعت علماء نے اس کو ذکر کیا ہے اور دلیل ظاہر اس پر یہ ہی کہ رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے شب معراج حضرت موسیٰ (عَلَیهِ السَّلَام) کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے نماز کا پڑھنا بغیر حیات جسمی کے ممکن نہیں اور آنخضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ایسا ہی شب معراج بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا اور انکی امامت کی۔ پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا نماز پڑھنا ثابت ہوا۔ بین دلیل ہے اس پر کہ انبیاء تمام زندہ ہیں حیات حقیقی سے اس سے یہ بات لازم نہیں آتی جب حیات سے ہوں دنیا کے مانند کھانا اور پینا چاہئے بلکہ ان کے حیات کا دوسرا حکم ہے جو استغراق اور عبادت الٰہی کو مانع نہیں جنت میں داخل ہونے کے آگے۔

شہدا کو زائروں سے کلام وسماعت ثابت ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالٰی وَمَا تَشْتَهِیْه الْاِنْفُسُ فَهُوَ فِی حَقِّ اَهْلَ الْجَنَتِ بَعْدِ الدُّخُوْلُ وَقَوْلَه' تَعَالٰی یُرْزَقُوْنَ فَهُوَ مَخْصُوْصٌ بِالشُّهَدَاءُ مُسْتَثْنِی مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْاَدْرَاکَاتُ کَالْعَلْمِ وَالسَّمْعِ فَلاَ شَکَّ اَنْ ذٰلِکَ ثَابَتُ لَهُم وَلِسَائِرِ الْمَوْتٰی وَعَلَیْهِ اَهْلِ السُّنَةتَفْسِیْرُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الْخَطَابُ لِرَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَوْلِکُلِّ وَاحِدِ الَّذِیْنَ قُتِلُوا فِیْ سَبِیْلَ اللّٰه اَمْوَاتا بَلْ اَحْیَاءُ عَنْد رَبُهِم اِیْ بَلْ هُمْ اَحْیَاءُ مُقَرَّبُوْنَ وَهُوَ تَاکِیْد لَکُوْنِهِمْ عِنْدَاللّٰه تَعَالٰی ذُوْزُلْفِی یُرْزَقُوْنَ مِثْل مَایُرْزَقُ سَائِرِ الْاَحیَاءُ یَاکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَهُوَ تَاکِیْدٌ لِکَوْنِهم اَحْیَاءٌ وَصُفٌ لِحَالِهِم الَّتِی کَانُوْا عَلَیْهَا مَنْ الْتَّنعِیْم یَرْزُقُ اللّٰه تَعَالٰی فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُم اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَهُوَ التَّوْفِیْقُ فِیْ الشَّهَادَةِوَالرِّیَاضَتِهٖ وَمَاشَاء اللّٰهُ تَعَالٰی مَن الْکَرامَتِه وَالتَّفْصِیْلُ عَلٰی غَیْرِهِمْ مِنْ کُوْنِهُم اَحْیَاءُ مُقَرَّبِیْنَ اِلَّی اللّٰه تَعَالٰی مُعَجَّکَ لَهُم رِزْقَ الْجَنَّةِ وَمَا یَلْتَمِسُوْنَ مِنْهُ.

اور اللہ تعالیٰ کا وہ جو چاہتے ہیں ان کے نفوس حق میں اہل جنت کے ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا وہ رزق پاتے ہیں مخصوص شہیدوں کیلئے ہے اور علیحدہ ہے احوال آخرت سے یعنی شہداء بعد آخرت کے لیے نعمتیں ہیں سوا اس کے اور شہداء کو زائروں سے کلام وسماعت ثابت ہے خصوصاً اور عموماً کل اموات کو سماع وکلام ثابت ہے اسی پر ہیں اہل سنت وجماعت اور جو آیت میں ہے فلا تحسبن خطاب ہے واسطے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے یا عموماً خطاب ہے ہر ایک کو وہ جو آیت میں ہے جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں مرگئے بلکہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس یعنی وہ زندہ اور مقرب ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس بل احیاء تاکید ہے یعنی شہداء مانند زندوں کے کھاتے ہیں پیتے ہیں اور یرزقون تاکید ہے احیاء کی اور وصف ہے شہداء کے حال کا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق اور نعمت دی گئی ہے۔ فرحین بما اتھم اللہ من فضلہ اور خوش ہیں ساتھ اس چیز کے جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یعنی توفیق شہادت اور ریاضت کی اور ان بزرگیوں اور خوبیوں کو اللہ تعالیٰ مخصوص دیا ہے اور زندہ رکھا اور قیامت کے آگے بھی جنت کا کھانا کھاتے ہیں اور پاتے ہیں وہ چیز جس کو خواہش کرتے ہیں۔

فضیلت شہدائے احد علیہم رضوان

قَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَرْوَاحَھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَدُوْرُ فِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ وَقِیْلَ ھٰذَا الرِّزْقُ لَھُمْ فِی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ ضَعِیْفٌ لِاَنَّہٗ لَا یَبْقٰی لِلتَّخْلِیْصِ۔

فرماتے حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) (یعنی روایت کیا امام احمد اور ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے) جب تمہارے ہمراہی جنگ احد میں شہید ہوگئے اللہ تعالیٰ ان

کے ارواح کو سبز پرندوں میں رکھ دیا بہشت کے ندیوں میں آتے ہیں اور وہاں کے میوے کھاتے ہیں اور عرش کے نیچے سونے کے قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ارواح شہیدوں کے جو جنت میں میوے کھاتے ہیں بعد قیامت کے ہے۔ یہ ضعیف ہے اس تخصیص میں کچھ فائدہ متصور نہیں۔

شہداء حقیقت میں موتٰی ہیں مگر حکم زندوں کے ہیں

وَقَالَ بَعْضُھُمْ مَعْنَی الْاٰیَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَنَّھُمْ وَاِنْ کَانُوْا مَوْتٰی فِی الْحَقِیْقَۃِ اِلَّا اَنَّھُمْ کَالْاَحْیَاءِ فِی الْحُکْمِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَجْزِیْ لَھُمْ ثَوَابَ الطَّاعَۃِ وَالشَّفَاعَۃِ فِی الْحَالِ کَالْاَحْیَاءِ وَالدَّلِیْلُ عَلَیْہِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمْ فَاِنَّ الرِّزْقَ جَزَاءُ الطَّاعَۃِ بِالْقُرْبِ وَنَیْلِ دَرَجَتِہِ الشَّفَاعَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا یَکُوْنُ لِعَوَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَضْلًا عَلَیْھِمْ۔

اور کہا ایک گروہ علماء نے آیت کا معنٰی گو وہ در حقیقت موتی ہیں مگر حکم میں زندوں کے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ثواب عبادت کا عطا فرما کے ان کو قدرت شفاعت کی اور زندوں کی امداد کرنے کی عطا فرمائی ہے زندوں کے مانند اور جو قرآن شریف میں آیا ہے رزق پاتے ہیں وہ اور خوش ہیں اس چیز سے کہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے رزق جزا اطاعت ہے ساتھ قرب کے اور حصول درجہ شفاعت کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسا کہ ہوگا عوام مومنین کو قیامت کے دن یعنی اپنے درجے کے موافق شفاعت صغریٰ کریں گے۔

وَقَدْ صَحَّ اَنَّ اَکْثَرَ الْمَشَائِخِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ الْاِسْتِعَانَۃَ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ بَعْدَ النَّقْلِ جَائِزٌ اِلَّا اَنَّ الْبَعْضَ قَالُوْا لَاشَفَاعَۃَ مِنْھُمْ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا قَالَ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔

اور تحقیق اکثر مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ استعانت کرنا اولیاء کرام سے عالم برزخ میں جائز ہے یہی مذہب جمہور علماء وعرفاء کا اور بعض نے کہا وہ شفاعت کرتے ہیں بعد حکم الٰہی کے جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے کون ہے شفاعت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس مگر بغیر اذن کے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ قول بعض کا مخالف جمہور کے ہے۔ تفسیر بیضاوی وتفسیر کبیر وتفسیر حسنی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ کفار کے شان میں نازل ہے یعنی کفار کہتے تھے کہ بت ان کے شفیع ہونگے اللہ تعالیٰ ان کے رد میں فرماتا ہے بتوں کو کیا طاقت ہے اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کرنے کی بغیر اذن الٰہی کے کیونکہ یہ مخذول ہیں۔

وَقَدِاخْتُلِفَ فِی حَیٰوةِ الشُّهَدَاءُ هَلْ هِیَ لِلرُّوْحِ فَقَطْ اَوْلِلْجَسَدِ مَعَهَا بِمَعْنٰی عَدِمَ الْبَلٰی قَالَ الْبَیْهِقِیٌّ اَلْاَنْبِیَاءُ بَعْدَ مَا قَبَضُوْا رَدَّتْ اِلَیْهِمْ اَرْوَاحُهُمْ فَهُمْ اَحْیَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ کَالْشُّهَدَاءِ.

اور ایک جماعت علماء کی اس بارے میں اختلاف کی کہ شہداء جو حیات حقیقی سے ہیں آیا یہ حیات روح کو ہے فقط یا روح اور جسد کو ہے اس معنی سے کہ ہر دو فانی نہ ہوں کہا علامہ بیہقی نے (رسالہ اعتقاد) میں کہ انبیاء کرام واولیاء عظام جب وہ انتقال ہوئے پلٹتے ہیں۔ روحیں ان کے جسموں میں پس وہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہیدوں کے مانند۔

ارواح دو قسم کے ہیں ایک منعمہ دوسرا معذبہ

وَقَالَ اِبْنَ الْقَیِّمُ فِی مَسْئَلَةِ تَزَاوُرُ الْاَرْوَاحُ وَتَلَافِیُهَاالْاَرْوَاحَ قِسْمَانِ مُنْعَمَتُهٗ' وَمُعَذَّبَةٌ فَامَا الْمُعَذَّبَتَه فِی شُغْلٍ عَنِ التَّزَاوُرِ وَالتَّلَافِی وَاَمَّا الْمُنْعَمَتُهَ الْمَرْسُوْلَته غَیر الْمَحْبُوْسَةُ وَفَتَلَاقٰی تَتَذِا کَرُمَا کَانَ مِنْهَا فِی الدُّنْیَا وَمَا یَکُوْنُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا فَتَکُوْنُ کُلُّ

رُوْحٍ مَعَ رَفِیْقِهَا الَّذِیْ هُوَ عَلٰی مِثْل عَمَلَهَا وَرُوْحُ نَبِیِّنَا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی قَالَ اللّٰه تَعَالٰی وَمَنْ یُّطِعَ اللّٰه وَالرَّسُوْلُ فَاوُلٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ انعم اللّٰه عَلَیْهِم مِنْ النَّبِیینَ وَالصَّدِیقِیْنَ وَالشُّهَدَاءُ والصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُوْلٰئِکَ رَفِیْقَا وَهٰذِه الْمَعِیَّةُ ثَابِتَته فِیْ الدُّنْیَا وَفِی دَارِالْبَرزَخ وَفِی دَارِ الْجَزَاءِ فَیَکُوْنُ مِن الْاَوْلِیَاء وَالشُّهَدَاءُ الشُّفَاعَته فِی الْبَرْزَخِ کَمَا مِنْهُمْ فِی الدُّنیَا وَیَکُوْنُ فِی الْاٰخِرَةِ بِلَا خِلَاف.

اور کہا ابن القیم نے اس مسئلہ کی تشریح میں کہ ارواح آپس میں بایکدیگر ملتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں حق ہے۔ پس ارواح دو قسم کے ہیں نعمت پانے والے اور عذاب پانے والے لیکن جو ارواح معذبہ ہیں وہ اپنے آفات میں محبوس ہیں اور روحوں سے بایکدیگر ملنے اور ملاقات کرنے کی قدرت نہیں ہے اور جو ارواح منعمہ میں یہ غیر محبوس اور خوشحال ہیں اور روحوں سے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور زندوں کے حالت کو دریافت کرتے ہیں۔ پس ہر ایک روح اپنے رفیق کے ہمراہ ہوگی اپنے عمل اور درجے کے موافق اور روح اطہر سرورِ عالم (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی ہمراہ اپنے رفیق اعلیٰ کے ہوگی۔ کہا اللہ تعالیٰ جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پس وہ ان لوگوں کے ہمراہ ہوں گے جن کو نعمت دیا اللہ تعالیٰ نے اور انہوں نے انبیاء وشہداء وصالحین سے بہتر ہے انہوں کی رفاقت اور یہ معیت ثابت ہے دنیا اور در برزخ اور در جزا میں (برزخ کہتے ہیں درمیان کے شی کو یعنی مابین دنیا وآخرت اور وہ زمانِ موت سے وقت قیامت تک ہے اور جو شخص انتقال پائے وہ داخل برزخ ہے) پس اولیاء کرام وشہداء عظام شفاعت اور استمداد کرتے ہیں زندوں کی عالم برزخ میں جیسا کہ کرتے تھے دنیا کے حالت زندگی میں اور اس میں کچھ اختلاف نہیں یعنی بالاتفاق علماء کے پاس استمداد کرنا انبیاء اولیاء سے بغیر اختلاف کے جائز ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

اگر کوئی کہے کہ بعض علماء استعانت اولیاء کا انکار کئے ہیں پھر مؤلف کا بالاتفاق کہنا کیسے صحیح ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض کا قول مخالف جمہور معتبر نہیں اور ان کا قول لایعبابہ ہے یعنی شمار میں نہیں اسلئے مؤلف نے قول کو شمار نہ کر کے بالاتفاق کہا ایسا ہی داب علماء کا ہے کہ بعض کے اختلاف کو مسئلہ مختلف فیہ نہیں کہتے۔

شہید زندہ ہے روح اور جسد سے

وَقَالَ شَیْدَلَتُه قِیْلَ فِیْ قَوْلَه تعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوافِیْ سَبِیْلَ اللّٰه اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءُ کَیْفَ یَکُوْنُ اَمْوَاتًا اَحْیَاءٌ قُلْنَا یَجُوْزُا اَنْ یُحْسِیُهُمُ اللّٰه تَعَالٰی فِیْ قُبُوْرِهُمْ وَاَرْوَاحُهُمْ تَکُوْنُ فِیْ جُزْءٍ مِنْ اَبْدَانِهِم یَحُسُّ جَمعُ بَدْنِهٖ بِالْتُنعَمَ وَاللَّذَّةِ لِاَجْلُ ذٰلِکَ الْجُزْءِ کَمَا یَحُسُّ جَمِعُی بَدَنِ الْحَیَّ فِی الدُّنیَا بُرُوْدَةٌ وَحَرَارَةٌ تَکُوْنُ فِیْ جُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءُ بَدْنِهٖ وَقِیْلَ الْمُرَادُاَنَّ اَجْسَامَهُمْ لَا تُبْلٰی فِی قُبُوْرِهِم وَقَالَ اَبُوْ حَیَانَ فِیْ تَفْسِیر هٰذَه الْاٰیَته اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ هٰذِه الْحَیٰوۃَ فَقَالَ قُوْمٍ مَعْنَا هَا بَقَاءٌ اَرْوَاحِهِم دُوْنَ اَجْسَادِهِمْ لِاَ نَّا نُشَاهِدُ فَسَادَهَا وَفَنَاءَ هَا وَهٰذَا زَیِّفَ وَذَهَبَ الْاٰخِرُوْنَ اِلٰی اَنَّ الشُّهَیدَ حَیّ الْجَسَدِ وَالرُّوح.

پس اگر کہا جائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت گمان کر تو ان لوگوں کو جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اگر کوئی کہے وہ تو انتقال کئے تھے پھر کیوں زندہ ہوئے۔ اس کا جواب ہم کہتے ہیں جائز ہے زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کا انہوں کو اپنے قبور میں روحوں کو ان کے جسموں میں مقید کیا۔ پس وہ بسبب روح کے محسوس کرتا ہے اپنے جمیع بدن سے نعمت اور لذت کو جیسا کہ زندہ آدمی دنیا میں محسوس کرتا ہے حرارت اور برودت کو اور بعضوں نے کہا مراد یہ کہ اجسام ان کے نہیں فانی ہوں گے اپنے قبروں میں اور کہا ابوحیان رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ اپنی تفسیر کے اختلاف کیا ہے۔ علماء نے اس حیات میں کہا بعض نے معنی

اس کا روحیں ان کے باقی رہیں گے نہ جسم ان کے اس لئے کہ دیکھتے ہیں ہم گھٹ جانے کو جسم کے اور جمہور رعایا نے فرمایا کہ شہید زندہ ہے جسد اور روح سے۔

شہیدوں کے امتیاز

وَلَا یَقْدَحُ فِیْ ذٰلِکَ عَدْمُ شُعُوْرَنَا فَنحْنُ نَرَاهُمُ عَلٰی صِفَتِهٖ الْاَمْوَاتَ مِنْ فَسَادَ الْبُدْنِ وَفَنَاءٌ هَاوُهُمْ اَحْیَاءُ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی بِالْاَجْسَادَ تَرَی النَّایُمَ عَلٰی هَیْئَته وَهُوَ یُرٰی فِیْ مَنَامِهٖ یَتنَعَّمُ اَوْ یَتَالَّمُ وَکَذٰلِکَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی بَلْ اَحْیَاءُ وَلٰکِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ فَنَبَّه بِذٰلِکَ خِطَابًا لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی اِنَّهُمْ لَا یُدْرِکُوْنُ هٰذَه الْحِیوۃ بَالْمُشَاهَدۃ وَالْحس بِلْ هِیَ حَیٰوۃَ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی وَلِهٰذَا یَتَمَیَّزُ الشُّهِیْد عَنْ غَیْرِه وَلَوْ کَانَ الْمُرَادَ حَیٰوۃَ الرُّوح فَقَطْ لَمْ یَحْصُل لَه، یَتَمیز عَنْ غیْرِه لِمُشَارَکَةٌ سَایَرَ الْاَمْوَاتَ وَفِیْ ذٰلِکَ وَلِعِلْمِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَیٰوۃَ کُلُ الْاَرْوَاحَ وَلَم یَکُنْ لَقولِهٖ تعَالٰی وَلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ مَعَنی وَقَدْ یَکْشِفُ اللّٰه تَعَالٰی لِبَعْضِ الْاَوْلِیَاءِ الْاَحیَاءِ ذٰلِکَ فَیُشَاهِدُوْا ذٰلِکَ الْحَیٰوۃَ عَنْدَ تَلَافِیِ الشُّهَدَاءُ فَهُم اَحیَاءُ بَحَیٰوۃ الْاَبْدَانِ وَیُسمَعُوْنَ مَا یَقُوْلُ الزَّائِرُ وَالدَّاعِی لَهُمْ بِکَرَامِته اللّٰه عَلَیهم.

اور نہیں سمجھتے ہیں اس کو ہماری عقلیں پس ہم دیکھتے ہیں انہوں کو اموات کی صفت پر بدن کے فاسد ہونے سے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں ساتھ جسد کے جیسا کہ خواب میں آدمی نعمتوں سے فرحت پاتا ہے اور کبھی سختی دیکھنے سے دردناک ہوتا ہے اسی واسطے کہا اللہ تعالیٰ بلکہ وہ زندہ ہیں تم نہیں جانتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خطاب کر کے اشارہ کیا کہ تم نہیں جانتے اس حیات کو مشاہدہ اور حس سے بلکہ وہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اور یہ امتیاز ہے شہید کی غیروں سے اگر روح کا زندہ ہونا فقط مراد ہو تو پھر شہید کو غیروں سے کس بات میں تفوق حاصل ہوئی کیونکہ ہر ایک ارواح زندہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے

کلام کا کہ تم نہیں جانتے کیا معنی ہوگا اور بتحقیق اللہ تعالیٰ اولیاء اور بزرگانِ دین پر ان کا احوال کھول دیا ہے پس وہ زندہ پائے انہوں کو ملاقات کے وقت اس طور سے کہ وہ زندہ ہیں روح اور جسد سے اور زائر کے کلام کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور زائر کیلئے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں شفاعت کرتے ہیں۔

خواص اور عوام موتٰی کی قدرت سمع اور استعانت کا بیان

وَمَا قِيلَ فِي عَدَمِ الْإِسْتِعَانَةِ بِاَنَّهُمْ لَا يَسْمَعُونَ مَايَقُولَه الْاَحْيَاءُ لِقَوْلِه تَعَالٰى اَنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تَسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوامُدْبِرِيْنَ لَمَّا كَانَ الْكُفَّارَ لَا يَعُوْنُ وَلَا يَسْمَعُوْنَ شَبَّهُوا بِالْمَوْتٰى وَالصَّمَّ وَاكَدُحَالُهُمْ بِالْاَدْبَارِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ تُبَاعِدُهُمْ عَنِ الدَّاعِي يَدُلُّ عَلٰى كَوْنِهِمْ اَبعد عَنْ اَدْرَاكَ الصَّوْتِ وَالسَّمْعِ وَلَا شَكَّ اَنَّ الْمُشَبَّهَ لَابُدَّانْ يَكُوْنُ اَقْوٰى فِي وَجْهِ الْمُشَبَّهِ فَوَضَحَ اَنَّ الْمَوْتٰى لَا يَعُوْنُ وَلَا يَسْمَعُوْنَ بَعْدُ التَّوَلِّي بِالْمَوْتَ وَالْاِدْبَارِ عَنْ الْاَحْيَاءُ فَاذَا يَسْمَعُوْنَ فَكُيْفَ السَّعْيُ مِنْهُمْ فِي اِسْعَافِي حَوَائِجِ الدَّاعِي.

فَالْجَوَابُ مِنْهُ، اَنَّ الْاِيَتُه نَطَفُت فِي حَقِّ الْمَوْتٰى مَنْ عَوَامِ النَّاسِ وَلَا كَلَامَ فِي اَنَّه، لَا شَفَاعَتُه، لَهُمْ فِي الْبَرْزَخ وَاَمَّا الْخَوَاصُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى فِي شَانِهٖ بَلْ اَحْيَاءُ وَقَالَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰه لَا يَمُوْتُوْنَ فَلَا نُنْكِرَ سَمْعَهُمْ وَالَّا لَمَا يُفِيْدُ الْحَيَواةِ فِي اَبْدَاهِمْ فَاذَا سَمِعُوْا لَا يَبْعُدُ مِنْهُمْ الاسْتِعَانَةُ.

اگر کوئی اعتراض کرے کہ استعانت قبروں سے نہ کی جائے اس لئے کہ وہ زندوں کے کلام کو نہیں سنتے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق تو نہیں سنا تو مردوں کو اور نہیں سنا سکتا تو بوڑھے کو جب کہ پیٹھ پھیریں گے وہ حالت نگونساری میں اس لئے کہ کفار اعانت وامداد کی قدرت نہیں رکھتے ہیں اور نہیں سنتے ہیں تو مشابہت رکھتے ہیں مردوں اور بوڑھوں سے اور ان کی بدبختی کا حال بیان کیا گیا ہے اس لئے ان کی آواز نہ

سننا دلالت کرتا ہے اس پر کہ وہ درک نہیں کرتے اس میں شک نہیں کہ مشبہ بہ ضروری قوی ہونا صفت مشبہ میں۔ پس واضح ہوئی یہ بات کہ موتی کو سماعت نہیں۔ جب ان کو سماعت نہیں تو لوگوں کی حاجت مندی کیوں ادا کریں گے **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی حق میں عوام الناس کے بے شک ان کو قدرت استعانت کی نہیں لیکن خواص کا حکم اس سے جدا ہے وہ یہ ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں وہ زندہ ہیں اور فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے حدیث صحیح میں کہ تحقیق اولیاء اللہ کے نہیں انتقال کرتے ہیں اس سے عدم سماع موتی نہیں ثابت ہوتی کیونکہ جسم میں روح کا پلٹنا اور زندہ ہونا اموات ہے اور سماعت موتی حق ہے پس اموات صالحین سے استعانت کرنا جائز ہے۔

وَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامَ الْوَلِيُ فِي الْحَيَواةِ كَالْبَعِيْدَ عَنِ الْحَبِيْبِ يَحْضُرُ وَيُغِيْبُ وَبَعْدَالْمَوْتِ كَالْمُلَازِمِ الْحَاضِرِ الْمُقِيْمِ عَلٰى بَابِ حَبِيْبِهٖ لَا حَاجِبَ عَنْه'.

اور تحقیق آنخضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جو والی ہو حیات میں وہ مانند ایک دوست غائبانہ کے ہے کہ کبھی وہ حاضر ہو کے اس کی مدد کرتا ہے اور کبھی غائب ہوتا ہے جب اس کا انتقال ہو جائے اس کی روح اپنے دوست کے دہلیز کے پاس حاضر رہتی ہے بے حجابانہ اس کی اعانت ومدد کرتی ہے۔

غائب دانی کا مختصر بیان

وَبَعْضَ الْمَشَائِخِ قَالُوا يَطَّلِعُ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى عَلٰى اَحْوَالَ الْاَحْيَاءُ كَمَا كَانَ لَهُمْ ذٰلِكَ قَبْلِ وَجُوْدِالْاَشْبَاحِ فِي بَدْءِ التَّخْلِيْقِ وَاكْثِرَ عَلٰى اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ اِلَّا اَنَّ اللّٰه تَعَالٰى يَطَّلِعَهُمْ بِذَلِكَ فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى بَالتَّجلى كَمَ كَانَ يَكْشِفُهُمْ فِي الدُّنِيَا وَعَلَيْه الْمَشَائِخِ.

اور ایک گروہ مشائخ نے فرمایا کہ مطلع ہوتے ہیں روحیں موتی کے زندوں کے احوال پر جیسا کہ وہ

مطلع ہے اجسام میں داخل ہونے کے اندر اور اکثر علماء نے فرمایا ہے کہ مردگان نہیں جانتے ہیں غیب کو بالذات مگر اللہ تعالیٰ مطلع کرتا ہے ان کو امور غیبی کی اور ان پر ظاہر کر دیتا ہے کل احوالات کو مقام علیین میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے امور غیبی کو حالت زندگی میں اسی پر ہے اتفاق مشائخ کا۔

﴿ فائدہ ﴾

غیب کی دو قسمیں ہیں

غیب کے دو قسم ہیں۔ پہلا غیب بالذات یہ خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔ دوسرا غیب اضافی انبیاء اولیاء کو ہے اس کو بعض الغیب اور غیب بالوحی ہی کہتے ہیں۔ غیب کی معنی تفسیر جلالین میں مَا غَابَ عَنْهُ ہے۔ یعنی جو غائب ہو ہمارے سے وہ غیب ہے۔ اس بارے میں اہل سنت وجماعت کی بہت سی کتب ہیں اس کو دیکھیں۔

ارواح مقام علیین سے اپنے مقام پر آنے بارے میں

اہلسنت وجماعت کا مذہب

وَقَالَ الْمُحَامِلِي مَذْهَب اَهْلِ السَّنِته اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى تَرُدُّ فِی بَعْضِ الْاَوَقَاتْ مَن عَلِيِين اَوسِجِّيْنَ اِلَى اَجْسَادِهِمْ فِی قُبُوْرِهُمْ بِارَادَةِ اللّٰه تَعَالٰى خُصُوْصًا لَيْلَةُ الْجُمُعِة وَيَجْلِسُوْنَ يَتَحَدِّثُوْنَ وَيَنْعم اَهْلَ النَّعِيْمَ وَيَعْذَبِ اَهْلَ الْعَذَابِ.

اور محاملی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذہب اہلسنت وجماعت کا یہ ہے روحیں موتی کے آتے ہیں اپنے قبور پر مقام علیین سے اگر نیک ہوں خصوصاً جمعہ کی رات اور ایام فاضلہ میں اور سلام زائر کے وقت وہ ارواحیں آپس میں جلسہ کرتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور اپنی نعمتیں بیان کرتے ہیں۔ یونہی روحیں کفار

کے دوزخ سجین سے نکل کر اپنے قبور پر آتے ہیں اور عذاب پاتے ہیں ایام فاضلہ میں۔

روح مع جسد کے راحت یا عذاب پاتی ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَخْتَصُّ الْاَرْوَاحَ دُوْنَ الْاَجْسَامِ بِالتَّنْعِيْمِ اَوِالْعَذَابِ مَادَامَتْ فِی عَلِيِينَا وَسُجِينَا وَامَّا فِی الْقَبَر فَيُشتَرِکَ الرُّوْحُ وَالْجَسْدِ وَالْاَصَحُ اِنَّ التَّنْعِيْمُ وَالتَّالَّم لَهُمَا سَوَاءُ رَدَّتَ الاَرْوَاحَ اِلَى الْاَجْسَادِ فِی الْقُبُوْر اَوْلَا وَكَيْفِيَّتُه ذٰلِکَ يُفَوِّضُ اِلٰى قُدْرَتِ اللّٰه تَعَالٰى.

یہ جو بعض نے فرمایا کہ روحیں سکون کے جو مقام علیین میں راحت پاتے ہیں اور روحیں کفار دوزخ میں عذاب پاتی ہیں فقط ان ارواحوں کو ہی نعمت اور عذاب ہے سوائے ان کے جسموں کے مگر جب وہ روحیں قبر میں آتے ہیں تو مع ان کے جسموں کے راحت پاتے ہیں یا عذاب یہ قول صحیح نہیں اصح یہی ہے کہ ہر دو مقام مذکورہ میں روح مع جسد کے راحت یا عذاب پاتی ہے اور کیفیت اس کی اللہ تعالیٰ پر مفوض ہے۔

زائر کے سلام کو صاحب قبر پہچانتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے

وَقَالَ اِبْنَ الْقَيِّم اَلاحَادِيْث وَالْاَثَار تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الزَّائِر مَتٰى جَاءَ عَلِمَ بِهِ الْمَزُوْرُ وَسَمِعَ سَلَامِهِ وَاَنَسَ بِهٖ وَرَدّ عَلَيْهِ جَوَابَه' وَهٰذَا عَامٌ فِی حَقِّ الشُّهَدَاءُ وَغَيْرهُمْ وَاِنَّه' تَوُفَيت فِی ذَالِکَ قَالَ هٰذَا اَصَحُ مَن اَثَرِ الضَّحَاکِ الدَّالِ عَلٰى التُّوَفِيْتَ قَالَ وَقُدَ شَرَعَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) لِاُمَّتِهِ اَنْ يُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلَ الْقُبُوْر وَسَلَامَه' يُخَاطِبُوْنَ لا بُدَّانُ

يَكُونُ مِمَّنْ يَعْقِلُ وَيَسْمَعُ فَالصَّحِيحُ مَا قِيلَ اِنَّ يَعْلَمُ الزَّائِر وَيَسْمَعَ كَلَامَه' حَيْثُ كَانَ لِعَلَاقَتِه الرُّوحِ بِالْبُدْنِ الْمُشْرَبِ اَمَّا فِي الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَتِه وَيَسْمع كَلَامَه' حَيْثُ كَانَ لِعَلَاقَتِه الرُّوحِ بِالْبَدْنِ الْمُشْرَبِ اَمَّا فِي الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَة يَحْضُرُ الْمَيِّتِ ثُمَّ فَلَا اخْتِلَاف فِي الْقَوْلَيْنِ.

اور کہا ابن القیم نے احادیث وآثار دلالت کرتے ہیں اس پر کہ جب زیارت کرنے والا اسلام کرے قبر پر تو پہچانتا ہے صاحب قبر اس کو اور اُنس حاصل کرتا ہے اس سے اور جواب سلام کا دیتا ہے اور یہ عام ہے ارواح کو مومنوں کے سوا ارواح شہداء کے کہ ان کو زیادہ پہچانت اور قوت سماع ہے موقوف نہیں۔ اس صورت مخصوص پر کہ قبر سے صرف گزرنے والے کو پہچانتے ہیں اور یہ قول شہداء کے حق میں بہت لائق ہے ضحاک کے قول سے کہ اس نے ارواح شہداء کی سماعت اور علیت وقت زائر کے لکھا ہے۔

قبور مومنین پر سلام کرنے سے لفظ علیکم خطاب ہے مردوں کو

خودسرورِ دوجہاں (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنی امت کو ارشاد فرمایا ہے کہ قبور مومنین پر سلام کریں اور السلام علیکم میں علیکم خطاب ہے مردوں کو اگر وہ طاقت سننے کی نہ رکھتے اور سماع موتی حق نہ ہوتا تو کیوں سرورِ دوجہاں (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) خطاب کرنے کیلئے فرماتے۔ پس یہی صحیح ہے جو قول جمہور ہے کہ میت پہچانتی ہے زیارت کرنے والے کو اور سنتی ہے اس کے کلام کو اسلئے کہ روح کو ان کے جسموں سے تعلق ہے خصوصاً اوقات فاضلہ میں۔ روح کو ساتھ جسد کے زیادہ تعلق ہے اس پر اتفاق ہے کل علماء کا۔

روایت

رُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء فَانْصَرَفَ فَقُلْتُ لِيَعْبُدَ التُّرَاب فَرَأَيْتُه' فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَابُنَي وَاللّٰه بِاللّٰه لَقَدْ كُنْتَ تَشَرَّفَ عَلِي فَبَشِّرْنِي بِكَ جِيْرَانِي فَاِذَا اَتَيْتَ رَاَيْتُكَ وَسَمِعْتُ قَوْلَكَ وَلَقَدْ كُنْتَ تَنْصَرِفُ فَمَا زَالَ اَرَاكَ حَتّٰى تَدْخُلَ الْكُوْفَتَه.

مروی ہے حضرت ابودرداء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا سنا میں نے ایک اہل علم سے جو کہتا تھا میں میرے والد کی قبر کو بہت وقت تک زیارت کیا اور واپس ہونے کے وقت قبر کی طرف تاسف سے خطاب کیا کہ البتہ دوری ہوتی ہے قبر سے اب مجھ کو۔ پس دیکھا میں اسی شب خواب میں میرے باپ کو کہ کہا اے میرے فرزند! قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ جب آیا تو میری قبر کے پاس میرے ہمسایہ کے اہل قبور تیرے آنے کی اطلاع دے جب تو آ کے سلام کیا تو میں نے تجھ کو بچشم خود دیکھا اور تو واپس ہوتے وقت تیرے افسوس کے قول کو سنا اور میں دیکھتا تھا تجھ کو واپس ہوتے وقت شہر کوفہ تک۔

موت دوقسم کی ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فَاِذَا كَانَ الْمَوْتُ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَوْتٌ بَعْدَه' فَنَاءٌ لَا حَيٰوةَ سِوَى الْاَرْوَاحِ وَمَوْتَ بَعْدَه حَيٰوةٌ فِي الْبَرْزَخِ بَالْاَجْسَامِ وَهُوَ النَّقْلُ وَلَوْ بِلَا كَيْفِيَته حَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالزُّمْرَةِ الْاَوْلٰى مِنَ الْاَمْوَاتِ لَا شَفَاعَةِ لَهُمْ فِي الْبَرْزَخِ وَاَمَّا الطَّائِفَتِه وَهُمُ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءُ وَالْاَوْلِيَاء فَلَا يَبْعُدْ مِنْهُمُ الْاِسْتِعَانَتُه وَلَا يُنْكَرُ اَعَانَتِهِمْ لِوُقُوْعِ الْاَخْبَارِ وَالْاٰثَارِ اَكْثَرَ مَنْ اَنْ يُحْصٰى.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے موت دوقسم پر ہے۔ اول یہ کہ بعد موت کے روح کو مع اس کے

جسم ظاہری کے بقاء ہے اور وہ زندہ ہے حیاتِ حقیقی وجسمی سے فقط یہاں سے عالم برزخ میں نقل مکان ہوا ہے یہ حیات دنیا کی حیات سے علیحدہ کیفیت رکھتی ہے۔ دوم قسم یہ ہے کہ بعد موت کے روح کو بقاء ہے اور اس کے جسم ظاہری کو فنا۔

انبیاء، اولیاء، صلحاء زندوں کی امداد واعانت اور حاجت براری کرنے کی قدرت رکھتے ہیں

پہلا فریق انبیاء کرام واولیاء عظام وصلحائے فخام ہیں جو زندوں کی امداد واعانت کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور تمام مستمندوں کی حاجت براری کرتے ہیں اللہ تعالی ان کو مالک قدرت بنایا ہے اپنے مراتب ودرجات کے موافق زندہ کی اعانت کرتے ہیں۔

دوسرے فریق وہ لوگ ہیں جو عوام وفساق مومنین وکافرین ہیں یہ کسی قسم کی امداد واعانت زندوں کیلئے نہیں کرسکتے۔ پس فریق اول کا زندوں کی اعانت واستمداد کرنا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے ثابت ہے کہ منکر کو اس کے انکار کی کچھ قدرت نہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

فرقہ معتزلہ سماع موتٰی کا منکر ہے

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) اس باب میں سماع موتٰی کو احادیث صحیحہ وآثار قویہ سے ثابت کردیا اور ہر ایک حدیث پر دلیل فقیہ سے اس کا معنی بتلایا اور صاف ظاہر کردیا کہ اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہے سماع موتی کا حق ہے اور فرقہ معتزلہ منکر سماع موتی ہیں مگر اس آخر زمانے میں ایک فرقہ وہابیہ مشکوکہ پیدا ہوا

ہے کہ وہ سماع موتی ودیگر اجماعیہ مشہورہ کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ حنفی مذہب میں سماع موتی ثابت نہیں اور فقہاء کرام حنفیہ منکر سماع موتی ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک شخص قسم کھایا کہ فلاں سے کلام نہ کروں گا پس وہ کلام کیا اس سے بعد مرنے کے حانث نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ مردہ کلام کو نہیں سنتا یہ عدم سماع موتی پر دلالت کرتا ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ دلیل اس کی عدم سماع موتی نہیں ہے بلکہ بلحاظ عرف کے ہے جیسا کہ امام ابن الہمام (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) **فتح القدیر شرح ھدایہ** میں اس کی علت یوں بیان کرتے ہیں **مینہ لا ینعقد الا علی الحی لان المتعارف ھو الکلام معہ** یعنی وقوع قسم خاص حالت زندگی ہی پر منعقد ہوگی کہ عرف میں کسی سے بولنا اس کی زندگی ہی میں بات کرنے کو کہتے ہیں۔ یوں ہی لکھا ہے۔

فقہائے کرام سماع موتٰی کے منکر نہیں

امام عینی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) **شرح الکنز** میں اور **مستخلص شرح الکنز** میں اور **کفایہ شرح ھدایہ** وغیرہ کتب میں۔ **مترجم درمختار** جو اس مسئلہ کو انکار سماع موتی پر لایا ہے غلط ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فقہاء کرام سماع موتی کے منکر نہیں ہیں۔ دوسری دلیل ان کی یہ ہے کہ مذہب حنفیہ میں قبر پر تلقین نہیں یہ ہی عدم سماعت موتی پر دلیل ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ جو فقہاء قائل تلقین قبر نہیں ہیں ان کے پاس علت عدم سماعت موتی نہیں بلکہ یہ ہے کہ یہ باتیں جو تلقین میں بیان کی جاتی ہیں اعتقادی ہیں اس وقت پڑھنے سے کیا فائدہ نہ یہ کہ موتی نہیں سنتے جیسا کہ ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے ارکان اربعہ میں فرمایا

لِلْمَيِّتِ لَا فَائِدَةَ فِي تَلْقِيْنِهِ اَصْلًا لِاَنَّهُ اِنْ مَاتَ مُسْلِمًا فَهُوَ ثَابِتٌ عَلَى الشَّهَادَةِ بِالتَّوْحِيْدِ وَالرِّسَالَةِ فَالتَّلْقِيْنُ لَغْوٌ وَاِنْ مَاتَ كَافِرًا فَلَا يُفِيْدُ التَّلْقِيْنَ لِاَنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ الْاِيْمَانُ بَعْدَ الْمَوْتِ وَمَا قِيْلَ اَنَّ التَّلْقِيْنَ لَغْوٌ لِاَنَّ الْمَيِّتَ لَا يَسْمَعُ فَهٰذَا بَاطِلٌ۔

بعد دفن کرنے میت کے تلقین کی حاجت نہیں اگر یہ وفات کیا اسلام پر اب تلقین ان امور اعتقادی کی جو توحید ورسالت وغیرہ ہے بے فائدہ ہے اگر اس کی وفات اسلام پر نہیں ہوئی ہے اس تلقین سے اس کو کیا فائدہ ہے کیونکہ نہیں فائدہ دیتا ہے اسلام لانا بعد مرنے کے۔ اگر کوئی کہے کہ تلقین کرنا بے فائدہ ہے اس لئے کہ میت اس کو نہیں سنتا یہ قول باطل وبیہودہ ہے بیشک میت تلقین کو سنتی ہے کیونکہ سماع موتی حق ہے۔ پس مترجم درمختار عدم سماع موتی پر جو مسئلہ تلقین کی دلیل لایا اور اس کی علت عدم سماع موتی قرار دیا اس کا بطلان واضح طور سے کیا گیا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آیا حنفی مذہب میں تلقین پڑھنا قبر پر جائز ہے یا نہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ حنفی مذہب میں تلقین پڑھنا قبر پر بے شک متاخرین کے پاس جائز بلا کراہت ہے۔ اسی پر فتوی ہے جیسا کہ بنایہ شرح ھدایہ وغیرہ میں ہے۔ وہ جو اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی کی آیت کو نفی سماع پر لاتے ہیں اس آیت کو نفی سماع سے کچھ علاقہ نہیں۔ تفسیر کبیر و معالم التنزیل وغیرہ میں ہے کہ مراد اس آیت سے نفی اسماع ہے نہ نفی سماع۔ اور تفسیر مدارک میں ہے کہ یہ آیت کفار کے بارے میں نازل ہے نہ اہل اسلام کی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ آیت جب کفار کے بارے میں نازل ہو پھر واقعہ بدر میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو کفار کو نام بنام خطاب کئے کس لیے تھا۔ جواب اس کا یہ کہ یہ آیت سورۂ روم اور سورۂ نمل میں ہے اور دوسری آیت وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ کی سورۂ فاطر میں ہے۔ پس یہ تینوں آیتیں مکیہ ہیں کہ قبل ہجرت نازل ہوئیں اور واقعہ بدر ہجرت کے بعد از ہے۔ اس قصہ سے معلوم ہوا کہ سماع موتی کفار کیلئے بھی ثابت ہے۔ پس فقہاء کرام جو سماع موتی حق لکھتے ہیں اور اس کے ادلہ لکھے جاتے ہیں۔ امام عینی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) شارح کنز عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الاذان بعد ذھاب الوقت میں فرماتے ہیں **الروح جوھر لطیف نورانی مدرک للجزئیات والکلیات** روح میت کی ایک جوہر لطیف

نورانی ہے کہ علم وسمع وغیرہا تمام ادراکات رکھتی ہے۔ امام ابن الہمام (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) فتح القدیر حاشیہ ھدایہ کے آخر کتاب الحج میں فرماتے ہیں **وقالوا فی زیارۃ القبور مطلقا الاولی ان یاتی الزائر من قبل رجل المتوفی لامن قبل راسہ فان اتعب لبصر المیت** علماء کرام نے عام طور سے قبروں کے زیارت میں حکم دیا ہے کہ زیارت کرنے والے کو چاہئے کہ میت کی پائنتی کی طرف سے آگے سلام کرے نہ سرہانے کی جانب سے کہ اس میں مردے کی نگاہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مردے کو علم وسمع وبصر حق وثابت ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) حنفی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں علم وادراک وسماع موتی کی تحقیق وتفصیل لکھ کر فرماتے ہیں۔ بالجملہ کتاب وسنت مملو ومشحون اند باخبار وآثار کہ دلالت میکند بر وجود علم موتی بدنیا واہل آن۔ پس منکر نہ شود آنرا مکر جاہل باخبار ومنکر دین۔ حاصل کلام کتاب اور سنت میں آیات شریفہ واحادیث صحیحہ ہیں کہ دلالت کرتے ہیں سماع موتی پر اور علم موتی کا کلام زائر پر اور جو سماع موتی کا انکار کرے وہ جاہل محض ہے۔ میں فرمایا۔ دریں حدیث دلیل واضح ست برحیات میت و علم وے وائلہ واجب است احترام میت نزد زیارت وے خصوصا صالحا ومراعاتِ ادب برقدر مراتب ایشان چنانکہ درحالت حیات ایشان۔ اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ سماع موتی وعلم وشعور موتی حق ہے اور اسی حدیث سے احترام قبر کا زیارت کے وقت واجب ہوگیا۔ خصوصاً تعلیم کرنا قبور صالحین کو اور رعایت ادب کی کرنا ان کے مرتبے کے موافق جیسا کہ زندگی میں کرتے ہیں۔ بخوف طوالت مشتے نمونہ بخر وارے اس پر اکتفا کیا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۱

بَابُ اِنْقِطَاعِ الْعَمَلِ بِالْمَوْتِ

بیچ منقطع ہوجانے عمل کے ساتھ موت کے

بندہ کا انتقال کرنے سے دفتر اعمال بند ہوجاتا ہے

اَخْرَجَ اَبُوْهُرَيْرَه اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُه‘ وَاِنَّه لَايَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُه‘ اِلَّا خَيْرًا

نقل کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جب انتقال کرے ایک تمہارا بند ہوجاتا ہے عمل اس کا اور تحقیق مومن کی عمر زیادہ ہونے سے اس کی نیکی بھی زائد ہوتی ہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّه‘ لَا يَتَمَنَّی الْمُؤْمِنَ الْمَوْتِ لَانَ دَرَجَتَه‘ فِی الْاٰخِرَةِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَبِالْمَوْتِ يَنْقَطِعُ الْعَمَلُ.

مؤلف کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مومن مرنے کی تمنا نہ کرے کیونکہ زیادتی عمر کی زیادتی کرتی ہے نیک عملوں کو جس سے آخرت میں درجہ زائد ہوتا ہے اور انتقال کرنے سے عمل بند ہوجاتا ہے۔

روایت مطرب بن الشخیر رحمته الله عليه

اَخْرَجَ اَبُوْسَعِيْد بَنْ الْمُعَلّٰی اَنَّ بِالْمَوْتِ يَطْوِی صَحَائِفَ الْاَعْمَالِ وَاَنَّ الْمَيِّتِ لَا يَقْدِرُ عَلَی الْعَمَلِ الصَّالِحِ وَلَا يَقْدِرُ عَلٰی رَدِّ السَّلَامِ بِرِوَايَته قَالَ رُوِیَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشَّخِيْرِ اَنَّه‘ قَالَ مَدَرْت لَيْلَةَ الْجُمْعَة فِی بَقِيْعَةٍ وَكُنْتَ اَمُرُّ هَنَالِكِ فِی سَائِرِ اللَّيَالِی

فَرَاَيْتُ هَنَاكَ قَوْمًا عُرَاةً فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلٰی الْجَوَاب فَوَقَفْتُ فَقَالُوْا بَيْنَهُمْ هٰذَا مُطَرِّفُ الشَّخِيْرَ فَقُلْتَ يَا عَجَبًا اَنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ وَاِسْمَ اَبِیْ وَلَا تَرِدُوْنَ عَلٰی الْجَوَابَ فَقَالُوا يَا مُطَرِّفُ نَحْنُ الْمَوْتٰی وَقَدْ طُوِيَتْ صَحِيْفَتِنَا مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَتِه وَلُو قَدَّرْنَا عَلٰی رَدِّالسَّلَامَ لَافَدَيْنَاهُ بِالدُّنِيَا. وَمَا فِيْهَا فَقُلْتُ لَهُمْ اِنِّی اَرَاكُمْ عُرَاةٌ قَالُوْا تَحَرَّقَتْ اَكْفَانَا وَلَمْ يَبْلُغْ اَلَيْنَا مَا نَسْتُرُبِهٖ عِوْرَاتُنَا فَقُلْت مَالِی اَرَاكُمْ جُمْلَتَه فَقَالُوا لَانَّه‘ اَجْتَمَعَ فِی كُلُ قَبْرُ سَبْعُوْنَ مَنَ الْمُوْتٰی فَكَثَر نَافَقُلْتَ لَهُمْ اَلَا تَسْتَحُيُونَ حَيْثُ نَرِیَ الْنِسَاءُ مَعَكُمْ عَرَاةِ فَقَالُوا يَا مَطَرَّفُ مَرَارَةِ الْمَوْتِ سَكَرَاتِهٖ اَذْهَبَ عَنَّا عُقُوْلَنَا فَلَا يَعْلَمِ الرَّجُلِ اَنَّه‘ رَجُلٌ وَلَا اَمْرَاةِفَقُلْتَ لَهُمْ مَالِی اَرَاكُمْ هٰذَه اللَّيْلَةِ وَلَمْ اَرَی اَحَدا هُهنا فِی سَائِرِ الِلْيَالِی فَقَالُوا يَامَطَرَّفُ اَنَّ هٰذَه الْلَيْلَته الْجَمْعَةِ وَنَحْنُ اِنَّمَا نَخَرُجَ لِيَلَةَ الْجَمِعَةِ هُلِ يَذْكِرنَا اوْلَادنَا وَاهَلُونَا وَهُلَ يَتَصَّدقُوْنَ بِنَا قَالَ فَاِذَا اَرَدّتُ اَنْ اَذْهَبَ فَقَالُوا قِفْ يَامُطَرَّفُ اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَتُه‘ فَقَالَ وَمَا هِی فَقَالُوا اِذَا اَتَتِ الْجَمِعَةِ نَادِ فِی النَّاسِ فَقُلْ لَهُمْ اِكْفَاننا قَدْ تَحَرَّقَتْ وَاَبْدَانَنَا قَدْ بَلَيْتُ وَعِظَامَنَاقَدْ رَمَتْ وَاَشْعَارِ نَا قَدْ ثَنَا ثَرَتْ وَاَنْتُمْ يَسْتَمُوْنَا فَارْحَمُوَا اَحْوَالَنَا وَاغْتَنِمُوْا الْحَيوٰةِ بِا لَاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَاِنَّاقَدْنَدَمْنَا بِتَرْكِهَا.

نقل کی ابوسعید بن المعلی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے کہ تحقیق انتقال ہونے سے بند ہوجاتے ہیں دفتر اعمال کے اور میت عمل صالح کرنے کی قدرت نہیں رکھتی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کو جواب سلام کی قدرت نہیں جیسا کہ مروی ہے مطرف بن الشخیر رحمتہ اللہ علیہ سے کہ کہے وہ ایک وقت میں نے شب جمعہ کو جنت البقیع میں گزرا اور میں ہمیشہ اس راہ پر آیا جایا کرتا تھا۔ اس وقت ایک جماعت کو دیکھا جو بالکل برہنہ ہیں۔ سلام کیا میں او پر ان کے انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیئے۔ پس کھڑا رہا میں، کہے وہ

آپس میں یہ مطرف بن الشخیر رحمۃ اللہ علیہ ہے کہا میں ان کو عجب کرتا ہوں کہ تم مجھ کو اور میرے والد کو جانتے ہیں اور میرے سلام کا جواب نہیں دیتے۔ پس کہے وہ اے مطرف رحمۃ اللہ علیہ ہم موتی ہیں تحقیق بند ہو گئے ہمارے دفتر اعمال اگر ہم جواب دیتے تو دنیا و مافیہا کو فدا کرتے یعنی ہم کو اہل دنیا کا کچھ خیال نہیں ہے۔

میں نے ان کو کہا کہ تم برہنہ کیوں ہو کہا انہوں نے جل گئیں ہماری کفنیں اور نہیں میسر ہوا جس کو کوئی جو ہماری شرمگاہ کو ڈھانپیں۔ کہا میں کہ تم سب یہاں جمع ہو کر میں انہوں نے کہا ہر ایک قبر سے ستر موتی جمع ہیں اس لئے بہت معلوم ہوتے ہیں کہا میں نے ان کو کہ تم میں سے ایک جماعت عورتوں کی پاتا ہوں جو برہنہ ہیں کیا تم کو شرم نہیں آتی۔ کہا انہوں نے مردوں ہے اور عورت کون۔ کہا میں کہ فقط آج اس رات تم کو دیکھا حالانکہ اس مقام پر ہمیشہ گزر کرتا ہوں۔ کہا انہوں نے اے مطرف رحمۃ اللہ علیہ یہ رات جمعہ کی ہے ہم اس لئے قبور سے نکلے ہیں انتظار کرتے ہیں کہ کوئی ہمارے اولاد و اقربا سے فاتحہ بخشی کیا ہے تو ہم کو اس کا اجر پہنچے گا۔

جب میں وہاں سے لوٹنے کا ارادہ کیا تو کہا انہوں نے جب دوسرے جمعہ آئے ندا کر تو تمام لوگوں میں اور بیان کر کہ کفن موتی کے جل گئے اور بدن ہمارے مٹ گئے اور ہڈیاں ہمارے کہنہ ہو گئے اور بال ہمارے جھڑ گئے اور تم زندہ ہو ہمارے حال پر رحم کرو اور ثواب بخشی کرو اور زندگی کو غنیمت جانو ہمیشہ اعمال صالحہ کرو افسوس کہ ہم اعمال صالحہ کو نہیں کئے اگر کئے ہوتے آج بڑے رتبے پر ہوتے۔

وصیت کرنا مردوں کی اپنے زندوں کو

وَفِي هٰذَهِ الاثرِ فَوَايِدَ مِنهَا اَنَّ لِلْمَوْتىٰ اَجساد مرئية لِما رَاهُمْ مطرِّفُ وَمنها اَنَّ الاَكْفَانِ بَعْدَ البِلىٰ لا يَبْقىٰ مَعَ هٰؤُلاء الاجسادَ لَما رَاهُمْ مَطرِّفُ عراةً ومِنها اَنَّ المَوتىٰ لا يَقدِرُونَ عَلىٰ رَد الجَوابِ وهٰذا يُخالِفُ اَكثَرَ الاحاديثُ الوارِدة فِي رَدِّهُم السَّلامَ وَالتَّوفِيقَ انهُم يَردُونَ السَّلامَ الا انَّه' لا يَكُونُ ذٰلِكَ عبادةً مِنهُم كَما قالُوا طويت

صَحائِفَ اَعْمالِنا فَمَعنىٰ قَولهُم لو قَدرنا عَلىٰ اَنَّ نرد السَّلام عَلىٰ وَجهِ الثَّوابِ لا فَدِيناه بِالدُّنيا وَمَا فِيهَا وَانَّما يردُوْنَ عَلىٰ وَجهِ الاحتساب والمُؤمِنَ وَاقارِهُم وَلَم يَردُوا عَلىٰ هٰذه الوجهِ ايضا عَلىٰ مَطرَّف اظهارا معه' ذٰلِكَ التحسر وَمِنها اَنَّ الكَفن يَبلىٰ وَلا يَبقىٰ مَعَ المَوتىٰ الا انَّه' لوتصدق لِلميِّتِ ثوب بَعدهِ فانَّه' يَبقي ويسر المَيِّت بِذٰلِكَ ويُقال لَه' الكَفنَ الدائمُ مادلّ عَلىٰ هٰذا قولهُم وَلَم يَبلَغ اِلينا ما نَستربه عوراتنا وَمِنها اَنَّ الارواح يَاتُونَ لِيلَةِ الجُمعَةِ فَيُقفُونَ اولا عَلىٰ قُبُورِهُم ثُمَّ يَاتُونَ بيوتِ الاقرباء كَما قالُوا جتمع فِي كُلُّ قبرٍ سَبعُونَ وَمِنها اَنْ مَرارة المَوتىٰ يَبقي زَمانا طَويلا بَعدَ المَوتِ كَما قالُوا اذهَب عنا عقُولَنا وَمِنها اَنَّ اَرواحَ الرِّجالِ وَالنِّساءِ يَتَميَّزونَ بِاشخاصِهِمْ بَعدَ المَوتِ كَما يَتَميَّزونَ فِي حالِ الحَيٰواةِ كَما قالَ مَطرَّف نرى النِّساءِ مَعكُم عراة وَمِنها اَرواحَ المَوتىٰ يَاتُونَ لَيلةَ الجُمعَةِ. فَيَطَّلِعُونَ عَلىَ الاحياءَ مِنَ الاقاربَ واهلِهُم وَمِنها انَّ المَوتىٰ يَحتاجُونَ اِلىٰ الاحياءُ بِتَصدّقِ لَهُم ويَكرهُونَ اشتغالهُم بِالدُّنيا لَما رَاوالاخرة.

اس روایت میں کئی فوائد مرتب ہیں۔ پہلا یہ کہ موتی کیلئے ظاہری جسم ہیں کہ مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دیکھا اور ان سے کلام کیا

قبر خاص کی یا عام کی وہ جواب سلام کا دیتی ہے

یہ بھی ثابت ہوا کہ کفن بعد کہنہ ہونے کے جھڑ جاتا ہے جیسا کہ مطرف نے دیکھا اور یہ ثابت ہوا کہ عام موتی نہیں قدرت رکھتے ہیں سلام کے جواب کی مگر یہ روایت بہت احادیث شریفہ و اقوال کثیرہ کے مخالف ہے اس لئے مقبول نہیں اسلئے کہ صاف وارد ہے کہ موتی جواب سلام کا دیتے ہیں تو اس کی تطبیق بدین طور ہے کہ یہ موتی جن کو مطرف نے دیکھا عوام المومنین سے تھے نہ خواص سے فقط انہوں نے خفگی سے

کو حسنات مثل زندوں کے ملتے ہیں ان کے انتقال ہو جانے سے اعمال حسنہ ان کے بند نہیں ہوتے جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے شب معراج میں دیکھا ہے اور یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کا اپنے قبروں میں قرآن شریف پڑھنا بروایت جمہور ثابت ہے۔

☆....☆....☆....☆

مروی ہے ابوشریح الخزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا جب انتقال کرے کوئی ایک تمہارا منقطع ہو جاتا ہے عمل اس کا اور مومن کی عمر زائد ہونا نیکی کو زیادہ کرتی ہے۔

مومن کو ایک ساعت کی زندگی بھی غنیمت ہیں

قَالَ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا قِيْمَتِهِ لِبَقِيَّتِهِ عُمْرِ الْمُؤْمِنِ وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا لَا يَرْفَعُ عَنْهُ ذَنْبًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ مِنَ الدُّنْيَا عُمْرُ سَاعَةٍ فَنَدِمَ وَتَابَ يَكُوْنُ مَحْوَ الذُّنُوْبِ سِنِيْنَ.

مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہ مومن کی عمر جتنی زائد ہو کوئی بات نہیں مومن کو ایک ساعت کی زندگی ہی غنیمت ہے اور اگر وہ نیکی کرے اعمال صالحہ ہوتے ہیں ورنہ توبہ کرے تو بیشتر کے گناہوں سے گو کہ ساٹھ سال کے ہو پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

عوام مومنین کے انتقال کرنے سے ان کے نیک اعمال بند ہو جاتے ہیں

وَمَعْنٰی اِنْقِطَاعِ الْعَمَلِ اِنْقِطَاعُ ثَوَابِهِ الْمُتَرَتِّبِ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا اَمَّا مُجَرَّدُ الْعَمَلِ فَقَدْ رُوِیَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ رَغْبَتُهٗ وَشَوْقًا فِی الْعِبَادَةِ كَمَا رُوِیَ عَنْ صَلٰوةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ فِی الْقَبْرِ وَتِلَاوَةُ بَعْضَ الْاَوْلِيَاءِ الْقُرْاٰنَ فِی الْقَبْرِ.

یہ جو حدیث مذکور میں آیا ہے کہ آدمی انتقال ہو جانے سے اس کے نیک اعمال بند ہو جاتے ہیں یہ بات عوام المومنین کے حق میں ہے نہ خواص مومنین کے اس لئے کہ احادیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کرام واولیاء عظام اپنے قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اذان دیتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ پس ان

کوحسنات مثل زندوں کے ملتے ہیں ان کے انتقال ہوجانے سے اعمال حسنہ ان کے بند نہیں ہوتے جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے حضرت موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے شب معراج میں دیکھا ہے اور یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کا اپنے قبروں میں قرآن شریف پڑھنا بروایت جمہور ثابت ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب۵۲

بَابُ مَوْتَ الْوَلَدِ قَبْلَ الْحُلِمِ يُفِيْدُ اَبَوَيْهِ

بچہ نابالغ فوت ہوجائے تو والدین کی شفاعت کرے گا.

مسلمانوں کے نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کرنے کا بیان

اَخْرَجَ اَبُوْهُرَيْرَه رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَتُه مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

اورمروی ہے حضرت ابوہریرہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے (یعنی نقل کی اس کو بخاری اور مسلم نے تغیر الفاظ سے) کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں انتقال پائے تین فرزند کوئی مسلمان کے پھر چھوئے اس کو آگ مگر واسطے کھولنے قسم کے

﴿ فائدہ ﴾

یعنی فقط گزرہے پل صراط پرسے ہوئے گا اس قسم کے سچ ہونے کیلئے اور عذاب نہیں پانے کا۔عرب کہا کرتے ہیں کہ یہ کام میں نے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسی قدر کیا کہ بسبب اس کے عہدہ سوگند سے برآؤں اور اس کے لئے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف میں کرے کافی ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْوَلَدَ الصَّغِيْرِ اِذَا مَاتِ يَشْفَعُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ جس کا چھوٹا بچہ انتقال کرے وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت کرے گا۔

بچوں کی شفاعت سے ماں باپ جنتی

اَخرَجَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَامَنْ مُسْلِم یَمُوْتُ لَہ، ثَلٰثَۃ، مِنْ وَلَدٍ لَمْ یَبْلُغوا الْحَنثَ اِلَّا اَدْخَلَہ، اللّٰہ تَعَالٰی فِی الْجَنۃِ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ اِیَّاھُم۔

مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ نہیں مرتے واسطے کسی کے تم میں سے تین فرزند کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو مگر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اپنی خاص رحمت سے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اللّٰہ تَعَالٰی یَرْحَمُ عَلٰی صِغَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَبِرَحْمَتِہٖ عَلَیْھِم یَدْخُلُ اٰبَاءَ ھُمُ الْجَنۃَ۔

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے مسلمانوں کے بچوں پر جو انتقال کرتے ہیں اور ان کی شفاعت سے ماں باپ کو جنت میں داخل کرتا ہے۔

فرط کس کو کہتے ہیں

اَخرَجَ اَبُوْطَلْحَۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَامِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتِ لَہ، ثَلٰثَۃِ مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا جَعَلَھُمُ اللّٰہ تَعَالٰی فَرَطًا وَسلْفًا بَیْنَ یَدَیْہِ۔

مروی ہے حضرت ابوطلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر گردانتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ فرط اس کیلئے

﴿ فائدہ ﴾

فرط اس کو کہتے ہیں کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کیلئے تیار کرتا ہے اور مراد یہاں وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہو جانے کے مرجائے کہ پہلے جا کر درستی نعمتوں بہشت کی کرتا ہے۔ ماں باپ کیلئے یعنی شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس امت مرحومہ کے قیامت کے دن میر منزل ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) فَقِیْلَ لَہ، وَلَوْ مَاتَ اِثْنَانِ مِنَ الْوَلَدِ یَارَسُوْلَ اللّٰہ فَقَالَ وَلَوْ اِثْنَانِ ثُمَّ قِیْلَ وَلَوْ مَاتِ وَاحِد مَنْ وَلَدِہٖ یَارَسُوْلَ اللّٰہ فَقَالَ وَلَوْ وَاحِدَ ثُمَّ قِیْلَ وَلَو لَمْ یمت لَہ، وَلَدٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہ فَقَالَ وَاَنَا فَرْطُہ وَطُوْبٰی لِمَن کَانَ لَہ رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فَرطًا۔

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ پوچھا گیا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ اگر دو بچے انتقال کریں کیا ان کا ایسا ہی حکم ہے فرمایا اگر دو بچے انتقال کریں پھر پوچھا گیا کہ اگر ایک فرزند اس کا انتقال کرے فرمایا کہ اگرچہ ایک بھی انتقال کرے۔ پھر پوچھا گیا جس شخص کا کوئی فرزند انتقال نہ کرے اس کا کیا حال ہو۔ فرمایا پس میں ہوں میر منزل امت اپنی کا اور خوشخبری ہو اس کیلئے جو رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میر منزل ہوں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۳

بَابُ تَخَيُّرِ الْاَنْبِيَآءِ بَيْنَ الْبَقَاءِ وَالْاِنْتِقَالِ اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

کہ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے زندہ رہنے اور انتقال ہونے کی قدرت رکھتے ہیں

ہر نبی (عَلَیْهِ السَّلَام) کو انتقال کا اختیار دیا جاتا ہے

اَخْرَجَ اَبُوسَعِيْد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ نَبِيٍّ لَا يُخَيَّرُ عِنْدَ الْمَوْت

روایت کی حضرت ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ہر ایک نبی کو اپنے وقت انتقال اختیار دیا جاتا ہے زندہ رہنے اور رحلت کرنے پر۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) وَفَائِدَة هٰذَا التَّخَيُّرُ اِكْرَامَةٌ لِاَنَّه' تَحْوِيلٌ مِنْ دَارٍ فِيْهَا الْعَمَل الصَّالِح الَّذِى لَا يُوَازِيْه' غَيْرَه' اِلٰى دَارٍ لَا عَمَلَ فِيْهَا لِاَنَّه اِذَا مَاتَ الْاِنْسَان اِنْقَطَعَ عَمَلُه.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے فائدہ اس اختیار کا انبیاء کی بزرگی ظاہر کرنا ہے اس لئے کہ اس کا انتقال صرف بطور مسافرت کے ہے ایک جائے سے دوسری جائے نقل کرتے ہیں وہ ایسا دار ہے کہ جزا اپنے اعمال حسنہ کا پاتے ہیں اس لئے جب انسان انتقال کرتا ہے تو اعمال اس کے بند ہو جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے انبیاء کرام کو اختیار دیا حیات وممات کا

اَخْرَجَتْ عَائِشَة قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ نَبِى يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ.

روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہر ایک پیغمبر اپنے وفات کے وقت اختیار دیا جاتا ہے درمیان حیات وممات کے۔

اولیاء کرام خلیفے ہیں انبیاء کرام کے

قَالَ وَقْتَ الْقَضَاءِ الْاَجَلِ يُخَيَّرُ النَّبِىُّ بَيْنَ الْبَقَاءِ فِى الدُّنْيَا وَبَيْنَ الْاِنْتِقَالِ اِلٰى جَوَارِ الْكَرِيْم وَالنَّبِىُّ يَعْلَمُ بِبَقَاءِ مَا عِنْدَ اللّٰه تَعَالٰى يَخْتَارُ الْاٰخِرَةَ الْبَتَّة لَا يُخَيَّرُ غَيْرَه لِاَنَّه' لِقُصُوْرِ النَّظَر لَا يَخْتَارُ الْاٰخِرَةَ الْبَتَّه.

مؤلف کہتا ہے کہ انبیاء اکرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار کیا ہے کہ وقت انتقال حیات کو قبول کریں یا ممات کو چونکہ انبیاء کرام بقاء دائمی کو درمیان نقل کے دیکھتے ہیں تو انتقال ہونے کو اختیار کرتے ہیں اور غیروں کو ایسا اختیار نہیں ہے اس لئے وہ دار اخروی دائمی کو اختیار کرنے کی تمیز نہیں رکھتے

﴿ فائدہ ﴾

اولیاء کرام کو بھی حیات وممات قبول کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے

اولیاء کرام خلیفے ہیں انبیاء کرام کے اور جو ان میں اعلیٰ درجے کے ولی ہیں جیسے قطب الاقطاب

محبوب سبحانی معشوق ربانی حضرت ابو محمد سلطان محی الحق والدین میران محی الدین سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ)۔ ان اولیاء کرام کو وقت انتقال اختیار دیا گیا ہے حیات دنیا کو اختیار کریں یا